U32917. P-26-KC

Title - FAREB AMAL.

Creator - John. Golswardi; mutarjuma ~~Jal~~ J
Mohan Lal Rawaan.

Publisher - Hindustani Academy (Allahabad)

Date - 1930

~~Subjects~~ Pages. - 293.

Subjects - Angrezi Adab - Drama; Angre

یعنی

جان گالز وردي کے انگریزي ڈرامہ
"Skin-Game" کا اُردو ترجمہ



از

منشي جگت موهن لال رواں
ایم - اے' ایل ایل بي



الہ آباد

هندوستاني ایکاڈیمي' یو - پي
۱۹۳۰

Publi
The Hindustani A , U.
Allahabad.



First Editio
Price, Rs. 2

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

## عرض

ہندوستانی ایکاڈیمی نے اہتمام کیا ہے کہ یورپ کے سربرآوردہ ڈرامہ نویسوں کے ڈراموں کا ترجمہ ملک کے سامنے پیش کرے تاکہ اہل ملک کو ڈرامہ سے لطف اُٹھانے کا موقع حاصل ہو - اس میں شک نہیں کہ ہندی اور اردو میں ناٹکوں کی کمی نہیں، لیکن ہمارے ناٹکوں میں خیالوں کی ترتیب واقعوں کی سلسلہ‌بندی اور جذبوں کے بیان کی کمی ضرور ہے - اس کا ہمیں افسوس ہے - ہندوستان کو یونان کی طرح اس بات کا فخر ہے کہ اس نے ڈرامہ کو پیدا کیا اور ترقی دی - پہلے دور کے بعد صدیوں تک یورپ اور ہندوستان میں ناٹک کا فن مردہ حالت میں رہا، لیکن یورپ میں نئے جنم ( Renascence ) نے اس میں روح پھونکی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کے ہر ملک میں بڑے پایہ کے ڈرامہ نویس پیدا ہوئے اور

انھوں نے ایسے ڈرامے رچے جن کو ساری دنیا نے پسند کیا - شیکسپیر کے زمانے کے بعد ڈرامے کی بستی سونی سی ہو گئی لیکن اُنیسویں صدی میں اس میں پھر بہار آئی - ناروے کا مشہور ڈرامہ نویس ھنرک ابسن (Henrik Ibsen) اس نئے دور کا رھنما ہوا، اور برنارڈ شا، گالزوردی اور دوسرے لکھنے والوں نے اس کی انگلستان میں پیروی کی - فرانس اور جرمنی اور یورپ کے اور ملکوں کے ڈرامہ نویسوں نے اسی کے قدموں پر چل کر شہرت حاصل کی -

اُنیسویں صدی میں یورپ کی قوموں میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی جس کا گہرا اثر ان کی سماج، رھنے سہنے کے طرز، تجارت، اور صنعت کے طریقہ اور ملکی انتظام پر پڑا - انسان کی زندگی کا کوئی پہلو اس اثر سے نہ بچا - آزادی، برابری اور وطن کی محبت کے جذبوں نے لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو بدل دیا - اور سچ تو یہ ھے کہ تاریخ میں شاید ھی ایسے بہت کم زمانہ گذرے ھیں جن میں انسان اور سوسائٹی کی زندگی میں ایسا تلاطم برپا ہوا ہو -

هر ایک تحریک میں نئے اور پرانے گذرے ہوئے اور آنےوالے زمانے کي جد و جهد پائي جاتي هے - هوتا یه هے که جب انقلاب کي چال تیز هوتي هے اور جد و جهد کي کیفیت میں گرمي آتي هے تو انسان کے جذبوں میں اضطراب هوتا هے اور وه عمل کي راه تلاش کرتے هیں - نه دبنےوالے احساسات بهڑک اُٹهتے هیں ' لکهنےوالے کا دل تهیس کهاتا هے ' اور اسے مجبور کرتا هے که اس روحاني کشمکش کو ڈرامے کي شکل میں ظاهر کرے - اس لئے ڈرامه انسان کي زندگي کا آئینه هے جس میں اس کي جد و جهد کي صورتیں نظر آتي هیں - اُنیسویں صدي میں انسان کي غیرت گوارا نهیں کرتي که اُس کے پیر پراني بیڑیوں سے بندهے رهیں ' اس کو اپنے وقار کا نیا احساس مساوات اور آزادي کي نئي راهوں پر چلاتا هے اور اس کے دل میں نئي رسموں ' نئے رواجوں ' زندگي کے نئے طریقوں کي خواهش پیدا هوتي هے - اس کا پرتو اس کے ڈرامے میں دکهائي دیتا هے -

هندوستان میں بهی آج کچه ایسے هي خیال

اور جذبے موجزن ہیں - ہماری زندگی میں ایک عجیب ہلچل ہے جو یورپ کے اُنیسویں صدی کے انقلاب سے بھی زیادہ اہم ہے - یہاں بھی نئے اور پرانے دور کی کشمکش نے بھیانک صورت اختیار کر لی ہے - اس کشمکش کا اثر رسم و رواج پر، مذہب پر، سوسائٹی پر، غرض قوم کی زندگی کے ہر پہلو پر نظر آتا ہے - یہ ممکن نہیں کہ اس سے دلوں میں جنبش نہ ہو، خون جوش میں نہ آئے، اس عالمگیر لڑائی کے اثر سے جذبوں میں بےچینی اور خیالوں میں حرکت پیدا نہ ہو، اور تڑپتے دل بیتابی کے اظہار کے لئے ڈرامہ کو روحانی تسکین کا ذریعہ نہ بنائیں -

ہماری خواہش ہے کہ ہمارے اہل قلم ان ڈراموں کی طرف توجہ کریں اور اہل وطن ان میں دلچسپی لیں - یہ تو سب مانیںگے کہ انسان، یورپ کے ہوں یا ایشیا کے، انسان ہیں - رسم و رواج کے باریک پردہ ان میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ نمودار کریں، وہی جذبہ وہی خیال سب جگہ حاوی ہیں - اگر یورپ کے ڈرامے ہندوستانی زبان

میں پیش کئے جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ان
کو دیکھ کر ہمارے ملک میں برنارڈشا ، گالزوردی
اور میز فیلڈ کے سے ڈرامہ نگار پیدا ہو جائیں -

ہمارا یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ ترجمے محاورہ
اور زبان کے اعتبار سے کامل ہیں - ان میں نقص
ہونا ضروری ہے - وجہ یہ ہے کہ ابھی ہماری زبان
ڈرامہ سے نا واقف سی ہے اور اس میں اصلاح
کی کافی گنجایش ہے - ہمیں اُمید ہے کہ یہ ترجمے
اس کمی کے پورا کرنے میں مدد دینگے -

مارچ سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
سکریٹری

# مضامین

—|•*•|—

صفحہ



---

# ڈرامہ کے اشخاص

| | |
|---|---|
| هل کرایسٹ | ایک زمیندار |
| آمي | اس کي بیوی |
| جل | اس کي لڑکي |
| ڈاکر | اس کا مختار |
| هارن بلوڈر | ایک شخص جو ابھي دولتمند هوا هے |
| چارلس | اُس کا بڑا لڑکا |
| کلو | چارلس کي بیوي |
| رولف | هارن بلوڈر کا چھوٹا لڑکا |
| فیلوز | هل کرایسٹ کا خانساماں |
| آنا | کلو کي خادمہ |
| جیکمون | میاں بیوي |

ایک نیلام کنندہ

ایک مختار عام

دو اجنبي

# پہلا ایکٹ

## پہلا سین

ھل کرایست کا دفتر — نہایت خوشنما کمرہ — الماریوں میں نفیس
کتابیں چنی ہوئی — دیواروں پر تصویریں لگی ھیں جن سے
واضح ھے کہ اس خاندان کے لوگ دور دور کا سفر کر
چکے ھیں — تاج محل کی ایک بڑی تصویر ایک جانب —
امریکہ کے پہاڑوں کا منظر — مصر کے مناروں کا سماں سب
جدا جدا تصویروں سے نمایاں - داھنے کو ایک خانہ‌دار منبر
ھے جس پر ریاست کے کاغذات جمع ھیں — دو لومڑیوں کی
پوری کھالیں لگی ہوئی ھیں — گلدانوں میں پھول — کشادہ
آرام کرسیاں — پشت پر ایک بڑی کھڑکی جس میں‌خوبصورت
شیشے جڑے ہوئے — سامنے حد نظر تک دلکش منظر — اگست
کی صاف دھوپ میں کسی قدر بلند سطح پر ھرے کھیتوں
کی بہار - بائیں کو پتھر کا خوبصورت خوش قطع آتشدان —
بغل میں دروازہ جوابی دروازہ — داھنی جانب تمام کمرہ کا
رنگ ایسا پختہ جیسے پورا کمرہ پتھر کا بنا ہوا ھے —
ھلکا لاھی رنگ بیل بوٹوں سے رنگ کی خوبصورتی دوبالا —

[ هل کرایست ایک گهومتي کرسي پر بیٹها هے اور ریاست کے کاغذات دیکهنے میں مصروف هے — اس کو گٹهیاباٹي کي شکایت هے اور اس کے بائیں پاؤں میں پٹي بندهي هے — دبلا پتلا آدمي جسم میں هڈي چمڑے کے سوا گوشت کا نام نهیں — عمر کوئي پچپن سال — صورت سے تهذیب نیک مزاجي اور کسی قدر سنک کے آثار نمایاں — پاس هي اس کي سرو قامت ١٩ ساله لڑکي جِل کهڑي هے — گندهے هوئے بال کسي قدر مردانه مگر خوبصورت چهره — ]

جِل — ابّا آج کل تو بڑے گل کهل رهے هیں یہاں —

هل کرایست — هاں ' شهدے تو شهدے —

جِل — ابّا ' شهدا کسے کہتے هیں ؟

هل کرایست — شهدا اسے کہتے هیں جو اپني هي کهے دوسروں کي نه سنے — خود غرض ' خود بیں —

جِل — اس هارن بلوئر کو لے لیجئے — دور کیوں جائیے —

هل کرایست — میں هارن بلوئر کا ذکر بهي سننا نهیں چاهتا —

جل — آپ ذکر نہیں سننا چاہتے! میں کہتی ہوں
وہ یہاں تنگ گیا ہے آکے - دیکھئے چارلی —
چیرلی — چارلی کیوں کہوں، خاص نام نہ
لوں، وہ اور ہی بات ہے -

ہل کرایسٹ — ارے توبہ! تم ان کے خاص نام بھی
جانتی ہو -

جل — ابّا جان کچھ خبر بھی ہے؟ ان کو یہاں
رہتے سات سال ہو گئے -

ہل کرایسٹ — اگلے وقتوں میں تو ہم کو خاص
ناموں کا پتہ صرف سنگ مزار سے ملتا تھا -

جل — چارلی ہارن بلوئر! یہ نام تو پھر اور ناموں
کو دیکھتے ہوئے اچھا ہے - خرابی سے دور -

ہل کرایسٹ — کسی قدر زد میں تو ہے - میرے ذہن
میں اکثر شکار کے استعارات آتے ہیں -

جل —
[ بڈھے کے بالوں کو ہاتھ سے جنبش دیتے ہوئے ]

اچھا اب ان کي بیوی کلّو کي بابت کیا
راے ھے ؟

ھل کرایست — خدا کي پناہ ! تمھاري ماں کو
غش آ جائیگا اگر تم کو کلّو کھتے ھوئے سن
لینگی -

جِل — بڑا چت پٹا نام ھے -

ھل کرایست — کلو ، ھونھ ! میرے ایک کتے کا بھي
یھي نام تھا -

جِل — ابّا ! آپ بڑے تنگ نظر ھیں - ذرا دنیا کو
آنکھیں کھول کے دیکھئے - ایسے کام نھیں
چلیگا - کلونے دنیا دیکھي ھے - اور تو خیر
کیا ، مگر کلو ھے بڑے مزے کا نام - آپ
فکر نہ کریں - امّي جان کمرے میں نھیں
ھیں -

ھل کرایست — لے تم نے تو جِل اب —

جل — حد کر دی ! اچھا ، رولف کو آپ کیا کھتے
ھیں ؟

ھل کرایست — آیں ، یہ رولف کیا ؟ کیا کسی دوسرے
کتے کا نام ھے ؟ بڑے میاں تو بڑے چھوٹے
میاں سبحان اللہ !

جل — خوب ، رولف ھارن بلوئر ! چوتھي کا شخص
ھے - حقیقت میں رولف ھارن بلوئر ھے
بڑي خوبیوں کا آدمي -

ھل کرایست —

[ کسي قدر تیز نگاہ ڈالتے ھوئے ]

اچھا ، ھارن بلوئر بڑي خوبیوں کا آدمي ھے !

جل — جي ھاں - بڑي خوبیوں کا آدمي ھے - آپ
جانتے ھیں ابّا جان ! بڑي خوبیوں کا
آدمي کس کو کہتے ھیں ؟

ھل کرایست — اگلے زمانے میں تو میں جانتا تھا
لیکن اب نہیں جانتا ھوں خوبیوں کا
آدمي کون ھوتا ھے -

جل — مجھ سے سنئے میں بتاؤں - پہلي خوبي
تو یہ ھے کہ وہ شوقین مزاج نہیں ھے -

ھل کرایست — کیا ؟ خیر، یہ تو اطمینان کے قابل
بات ھے -

جل — لیکن یوں بات چیت میں خندہ پیشانی،
بامذاق، دلچسپ آدمی ھے -

ھل کرایست — کس کے لئے دلچسپ آدمی ھے ؟

جل — سب کے لئے - میرے لئے خود -

ھل کرایست — یہ کہاں ؟

جل — سب جگہ - کیا آپ سمجھتے ھیں کہ میں
گھر کے احاطہ ھی میں قید رھتی ھوں ؟
آپ تو خوب واقف ھیں میرے پاؤں ایک
جگہ نہیں تھمتے -

ھل کرایست — تم نے کبھی کہا نہیں ایسا ؟

جل — دوسری خوبی اس میں یہ ھے کے وہ زیادہ
ادب قاعدے کی پابندی کا قایل نہیں -

ھل کرایست — یا خدا ! اور اس کی یہ تعریف !

جل —— تیسری خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کو
خاطر میں نہیں لاتا -

ہل کرایست —— اچھا ، تو اچھی لڑکیوں میں بھی
یہ خوبی ضروری معلوم ہوتی ہے !

جل ——

[ بڈھے کے بالوں کو کسی قدر اُلجھا کے ]

آپ رہنے دیجئے ! چوتھے یہ کہ اس کے
خیالات بہت ہی پاکیزہ ہیں -

ہل کرایست —— یہ تو ظاہر ہے -

جل —— مثلاً میرا جیسا اس کا بھی خیال ہے کہ ——

ہل کرایست —— پھر کیا کہنا ! ہاں ، ہاں -

جل ——

[ پیار سے بڈھے کے بالوں کو کھینچتے ہوے ]

اس کا خیال ہے کہ یہ بڈھے لوگ فضول بات
کا بتنگڑ بنایا کرتے ہیں حد سے زیادہ -
ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے - ذرا سا
کسی نے کچھ کہہ دیا اور ان کی تیوری

چڑھ گئي ' بس چھوٹي موٹي بالکل!
ابّا جان ' کیا آپ بھي چھوٹي موٹي ھیں ؟

ھل کرایسٹ — البتہ ' ھوں تو میں - لیکن اب
چھوٹی موٹي کي بابت کیا کہوں ؟

جل — رولف کا خیال ھے کہ جب تک ایک بڈھا
بھي دنیا میں رھیگا تو جوانوں کي زندگي
وبال ھي رھیگي - ان کو کل کو کسي اونچے
درخت پر چڑھا دینا چاھئے اور پکے آموں
کي طرح ایک ھي جھونکے میں گرا دینا
چاھئے -

ھل کرایسٹ —

[ خشک انداز سے ]

اچھا ' یہ نمونہ ھے پاکیزہ خیالات کا !

جل — ورنہ جس طرح یہ پرانے چنڈول ایک
دوسرے کي حق تلفي کي فکر میں رھتے
ھیں ' ان کے مارے تو نو جوانوں کي زندگي
ھي عذاب ھو جائیگي -

ہل کرایسٹ --- ان کے باپ جان کا کیا خیال ہے ؟
وہ بھی بیٹے کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں ؟

جل --- باپ سے تو رولف بات بھی کرنا پسند نہیں
کرتا - ان کا منھہ ہے کہ پہاڑ - ابا جان ،
آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ نہیں ؟

ہل کرایسٹ --- ہاں ، ہاں - دیکھا کیوں نہیں ؟

جل --- کیا بڑا بھاری منھہ ہے !

[ بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرتے ہوے ]

ابّا جان ! ایک آپ کا منھہ ہے - کیسا ننھا
سا ! جیسے بات بھی نہیں کرنا جانتے -

ہل کرایسٹ --- ذرا دیر میں بدل جائیگا - میری
گتھیا کی تکلیف کا بھی کچھہ خیال ہے
کہ نہیں ؟

جل --- چھ ، چھ ! ابا جان ، یہاں آپ کو رہتے
کتنا زمانہ ہوا ؟

ہل کرایسٹ --- کم سے کم ملکہ الزبتھہ کے زمانہ سے
تو مستقل طور سے یہاں رہتے ہیں -

جل — [ پہاڑں کی طرف دیکھتے ہوے ]
ابا جان! بہت دن تک ایک ہی جگہ رہنا
بھی اچھا نہیں ہوتا! کیوں ابا جان، آپ
کا کیا خیال ہے ھارن بلوئر کے باپ تھا
کہ نہ تھا؟ مجھے تو بالکل خود رو
معلوم ہوتا ہے - ہاں خوب یاد آئی، آخر
ھارن بلوئر کے خاندان کے ساتھ آپ لوگوں
کا یہ برتاؤ کیوں رہتا ہے؟
[ جل منھ بناکے ایسا اشارہ کرتی ہے جیسے کوئی
کسی کو چلے جانے کے لئے اشارہ کرتا ہے ]

ھل کرایسٹ — اس لئے کہ وہ بڑے چلتے پرزے ہیں -

جل — آپ بھی امّی جان کی سی باتیں کرتے
ہیں! ہم لوگ یہاں کے باشندے ہیں، ان
کو جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں آے
یہاں - اب ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ وہ
بھی ہماری طرح یہاں کے باشندے ہو
جائیں؟

ھل کرایست — یہ ناممکن ھے -

جل — یہ کیوں ؟

ھل کرایست — اس کے لئے زمانہ چاھئے - ایک
پشت میں انسانیت تو کیا رواداري بھی
نہیں آتی - ایسے لوگوں کا تو یہ حال ھے
کہ انگلي پکڑتے پھونچا پکڑتے ھیں - ایک
اِنچ زمین پا جائیں تو دنیا آباد کرنے کے
لئے ھاتھ پیر مارنے لگیں !

جل — لیکن اگر پھونچا پا جائیں تو اُنگلی کي
طرف ھاتھ نہ بڑھائیں - آخر اس نوچ
کھسوٹ سے کیا حاصل ؟ ھر شخص کو
نفسي نفسي پڑی ھے !

ھل کرایست — "نفسي نفسي" ! جل - یہ زبان تم
نے کہاں سیکھي ھے ؟

جل — آپ تو تالنے لگے -

ھل کرایست — زندگي نام ھي اسي نوچ کھسوٹ کا

ھے - کوئي بڑا کوئي چھوٹا ، کوئی مہذب،
کوئي انیلا ، کسي کا اثر کم کسي کا زیادہ ،
کوئي دولتمند ، کوئي محتاج ، سب میں
جدھر دیکھو وھي نوچ کھسوٹ - اسي کو
جنگ حیات کہتے ھیں - اب کہو گزر کس
طرح ھو؟ سو اس کے سوا اور چارہ کار نہیں
کہ اس کشاکش کے قاعدے معین کر لئے
جائیں اور انھیں کو آپس میں برتا جائے -
تم ھي دیکھو کہ ھارن بلونٹ وغیرہ کے جیسے
لوگوں کو تو یہ ابتدائي قاعدے بھي معلوم
نہیں ، ان کا تو ایک ھي اصول ھے - جو
کچھ ملے سمیٹ سمیٹ -

چل — ابا جان ، آپ کي بھي کیا باتیں ھیں !
جیسے اور بھلے مانس ھوتے ھیں وہ بھي
ھیں اور یوں تو جس پر چاھئے پاني
پھیر دیجئے -

ھل کرایست — جب میں نے لانگ میڈو اور شاگرد
پیشہ ان کے ھاتھ بیع کیا تھا جب ان میں

اتنی خود غرضی نہ تھی - لیکن اب تو انسانیت باقی ہی نہیں رہی -

[ کسی قدر جوش میں آ کے ]

ڈیپ واٹر میں اس کا رنگ اب بہت خراب ہے - اس کاسہ گری نے تو بستی ہی تباہ کر دی - میں کیا کہوں یہاں کی تو جیسے اس کمبخت نے فضا ہی تبدیل کر دی ہے - خداوندا ! کون سے منحوس وقت اس نا معقول نے یہاں کی مٹی برتنوں کے لئے پسند کی تھی ! پہلے یہ لوگ یہ گل کٹ طریقہ جانتے ہی نہ تھے ، یہ سب بیل اسی کے بوئے ہیں - شرافت کا نام نہیں ہے -

جل --- " گل کٹ " طریقے کیا معنی ؟ کیا ہمارا گلا کاٹ لینا چاہتے ہیں ؟ ابا ، آخر آپ شریف کسے کہتے ہیں ؟

ھل کرایسٹ --- شریف کسے کہتے ہیں ؟ شریف کی تعریف الفاظ میں یہاں مشکل سے ہو

سکتی ہے - قرینہ رویہ سے خود شریف رذیل
سے ممتاز ہو جاتا ہے -

جل — پھر بھی -

ھل کرایسٹ — شریف ! شریف کی تعریف ! بس
یہ سمجھ لو کہ کسی حال میں بھی
أصول کی پابندی اور وضعداری کو ہاتھ
سے نہ دے -

جل — اور جو اس کے اصول ہی نیچے درجے کے
ہوں تو ؟

ھل کرایسٹ —

[ کسی قدر متانت سے ]

بہر حال اتنا تو مسلم ہے کہ شریف آدمی
میں ایمانداری ، مروت ، غریب نوازی ، ایثار
نفس ہونا چاہئے - غرض کا بندہ نہ ہونا
چاہئے -

جل — غرض کا بندہ ! ابّا ، سچ کہئیگا - ہم سب

غرض کے بندے ھیں - کم سے کم میں تو ھوں -

ھل کرایست —
[ ھنستے ھوئے ]
تم !

جل —
[ حقارت کے انداز سے ]
ھاں میں ' کل کي چھوکري !

ھل کرایست — اس میں کچھ راے نہیں قایم کي جا سکتی - جب تک آگ میں نہ پڑے سونے اور پیتل میں فرق ذرا دشوار ھے - کوئي کچھ نہیں کہ سکتا -

جل — سواے آمّی جان کے -

ھل کرایست — اس کے کیا معني ؟ سواے آمّي جان کے !

جل — آمّی جان ! ھاں آمّي جان ھي جیسي عورتوں سے تو انگلینڈ کا نام زندہ ھے - ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ غلطی کا امکان ہی نہیں
ہے — جو یہ کہہ دیں وہی درست !

ہل کرایست — تمہاری ماں کا کیا کہنا ! مکمل ،
بے عیب !

جل — یہی تو میں بھی کہہ رہی تھی لیکن آپ !
— آپ کو تو کوئی مکمل نہیں کہہ سکتا -
سب سے بڑا عیب تو یہ ہے کہ آپ کو گنٹھیا
بائی کا مرض ہے -

ہل کرایست — البتہ ، ہاں ذرا فیلوز کو تو بلا لینا -
گھنٹی بجا دو -

جل —

[ گھنٹی تک جاتے ہوے ]

میں بتاؤں میں کس کو شریف کہتی ہوں ؟
— جو ہارن بلوئر کے ساتھ کوتاہی نہ کرے -

[ گھنٹی بجاتی ہے ]

میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ہی کو ہارن بلوئر
کے یہاں رسمی ملاقات کے لئے ضرور جانا

چاھئے - رولف کہتے تھے کے ھارن بلوئر کو
اس کا بڑا رنج ھے - تین سال ایک جگہ
رھتے ھوئے اور کبھي آمّي جان ان کي
بھو سے دعا سلام کی بھي رواداد نہیں
ھوئیں -

ھل کرایست --- میں تمہاري امي کے ایسے کاموں
میں دخل نہیں دینا چاھتا - وہ اگر شیطان
سے بھي ملنے جائیں تو اپني جگہ پر
مجھے اعتراض نہیں ھے -

جل --- یہ تو میں جانتی ھوں کہ آپ کے اور
امي کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق
ھے -

ھل کرایست --- ھاں ، البتہ - یہ بات حفظ مرابت
کي ھے -

جل --- ابّا ، آپ کا غصہ تو کبھي ظاھر نہیں ھوتا -
لیکن ان کي بھوں تو بات بات پر تنتي
ھے اور درگزر اور معافي کا تو انھوں نے

سبق هي نهیں سیکھا - کوئي گل
لینے جائے تو ان کے هاں سے داغ لیکے
آئے -

هل کرایست — جل، تمهاري زبان کیا هے، بس —

جل — ابا جان، اب بات ٹالئے نهیں - میں یه که
رهي تهي کہ امی جان کو اب هارن بلوئر
سے ملنا چاهئے -

[ کوئي جواب نهیں ]

هل کرایست — اصل بات یه هے کہ میں کسي سے
الجهتا نهیں - جو جس کي خوشی هو
وهي مناسب — ارے رے، آج تو پاؤں کا
درد مارے ڈالتا هے!

[ بائیں جانب سے فیلوز ملازم داخل هوتا هے ]

فیلوز، ذرا کسي کو بازار بهیج کے اس دوا
کي ایک بوتل اور منگوا لو -

جل — ابّا جان، میں خود جاتی هوں -

[ باپ کا بوسه لیتي هے اور کهڑکي تک جاتي هے ]

ھل کرایست — باورچي سے کہ دینا کے آج یخني کے سوا اور کچھ نہ کھاؤنگا - آج خالی یخني پکیگي - آج بہت تکلیف ہے پاؤں میں -

فیلوز —

[ ہمدردي سے ]

بڑي تکلیف ہے حضور کو!

ھل کرایست — اب کے تیسرا دورہ ہے -

فیلوز — واقعي طبیعت کیسے نہ پریشان ہو!

ھل کرایست — اب اس کي نہ پوچھو - بھلا کبھي تم کو بھي کوئي شکایت ہوئي ہے ؟

فیلوز — جي ہاں ، مجھے موچ آ گئي ہے -

ھل کرایست —

[ خوش ہوکے ]

کہاں ، کہاں موچ آ گئي ہے ؟

فیلوز — میري کاگ کلائی میں -

ہل کرایست — تمہارے کہاں ؟ کیا کہتے ہو ؟

فیلوز — یعنی اس کلائی میں جس سے میں
بوتلوں کی کاگ کھولتا ہوں -

ہل کرایست —

[ زور سے قہقہہ لگا کر ]

والد صاحب کے وقت میں تم ہوتے تو
کلائی ٹوٹ ہی جاتی -

فیلوز — معاف کیجئیگا ! لیکن جو شراب آپ پیتے
ہیں اس سے زیادہ سخت کاگ تو دنیا
میں کسی بوتل میں نہ لگتی ہوگی -

ہل کرایست — فیلوز ' وہ زمانے ہی نہیں رہے - تم
دیکھتے ہو کہیں ان باتوں کا پتہ بھی ہے !

فیلوز — اب تو حضور ' رنگ ہی بدلتا جاتا ہے -

ہل کرایست —

[ محسوس کرتے ہوئے ]

سچ ہے ' سچ ہے - ڈاکر آئے کم نہیں ؟

**فیلوز** — ابھی تو نہیں آے ہیں - جیکمین صاحب اور ان کي بیگم آپ سے ملنا چاھتے ہیں -

**ھل کرایست** — کیوں ، کیسے آے ہیں ؟

**فیلوز** — حضور ، مجھے تو معلوم نہیں -

**ھل کرایست** — اچھا ، بلا لو -

**فیلوز** —

[ باھر جاتے ھوے ]

بہت خوب ، حضور -

[ ھل کرایست کرسي گھما لیتا ھے - جیکمین اندر آتے ہیں - دراز قامت کوئي ۵۰ سال کا سن معمولي مزدوروں کي پوشاک - آنکھیں زبان سے زیادہ عرض حال کي کوشاں - جیکمین کي بیوي پستہ قد بڑھاپے کے آثار نمایاں اور زبان آنکھوں کے مقابلے کي ]

**ھل کرایست** — آداب عرض ! آج بہت روز کے بعد ملاقات ھوئي - کیا ارشاد ھے ؟

[ اپنا پاؤں سرد آہ بھرتے ھوے سمیٹتا ھے ]

**جیکھین** ---

[ افسردہ انداز سے ]

ہم کو تو مکان خالی کر دینے کے لئے
نوٹس دے دیا گیا!

**ہل کرایست** --- کیا ؟

[ بہت زور دے کے ]

**جیکھین** --- اسی ہفتہ میں مکان خالی کر دینا
پڑیگا -

**بیگم جیکھین** --- جی ہاں! اب یہ نوبت ہے -

**ہل کرایست** --- یہ کیسے ؟ لیکن جب ہم نے لانگ
میڈو اور شاگرد پیشہ بیچا ہے تو خاص
طور سے یہ بات طے ہوئی تھی کہ جو
لوگ رہتے ہیں بدستور رہینگے -

**بیگم جیکھین** --- یہ سچ - لیکن اب تو کوئی صورت
نظر نہیں آتی - ہم لوگ سب مکان خالی
کر دینگے - بیگم آروی اور ڈروز ہم سب
اسی مصیبت میں ہیں - اور یہاں تمام

بستي میں کوئي دوسري عمارت خالی
نہیں ھے - کوئي مکان اور نہیں ملتا -

**ھل کرایست** — یہ میں جانتا ھوں - مجھے خود
چرواھے کے لئے ضرورت ھے وھي جو گائے چراتا
ھے - یہ تو کچھ اچھی بات نہیں ھے -
خیر ، اور یہ پتہ کیسے ملا ؟

**جیکھین** — خود ھارن بلوئر صاحب سے - ابھي تو
تشریف لائے تھے - ابھي ایک گھنٹہ بھي
نہ ھوا ھوگا - خود آئے اور کہا کہ ھم کو
بہت افسوس ھے لیکن آپ لوگ مکان خالی
کر دیجئے -

**بیگم جیکھین** —

[ ترشروئي سے ]

شرافت تو چھو ھي نہیں گئي اس کو !
آئے اور نہایت بے مروتي سے کہا آپ
لوگ مکان خالي کر دیجئے - آپ خیال
کریں ۳۰ سال ھو گئے اس مکان میں رھتے ،
اور اب حکم ھوتا ھے کہ دوسرا دروازہ

دیکھو - کیا کریں ، میرے مولا ! ایسی مصیبت نہ ہوتی تو آپ کو بھلا تکلیف دینے کیوں آتے ! میں خیال کرتی ہوں کہ میرا قصور قابل معافی ہے -

**ہل کرایست** — یہ کیا فرماتی ہیں ؟ ہونہہ !

[ کھڑے ہوکے لکڑی کے سہارے آتشدان تک لنگڑاتے لنگڑاتے جاتا ہے ]

یہ بے مروتی ! یہ تو سراسر بے ایمانی ہے ! میں اُن کو لکھونگا - توبہ ! اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو کون مردود اس کے ہاتھ ایک بسوہ زمین بھی بیچتا -

**بیگم جیکھین** — وہ تو معلوم ہو گیا - یہ سب انہیں برتنوں کے کارخانہ کا نتیجہ ہے - اب اس میں کاریگر لوگ رہینگے -

**ہل کرایست** —

[ غصہ سے ]

ہاں ہاں ، یہ سب صحیح ، لیکن پھر

مجھے کیوں یقین دلایا کہ کرایہ‌دار بدستور
رهینگے -

جیکمبین —

[ بھاري آواز سے ]

خبر تو یہ هے کہ انھوں نے سنتري خرید
لي هے اور وهاں نئي چمني لگائینگے اور
اسي سلسلہ میں یہ مکانات بھي خالي
کرائے جا رهے هیں -

هل کرایست — کیا ؟ کیا ؟ سنتري ! یہ کیسے هو
سکتا هے ؟

بیگم جیکمبین — جي حضور اور کیا ' کیسي عمدہ
جگہ هے ! یہاں سے منظر تو جیسے بہشت
کا نظر آتا هے -

[ کھڑکي سے باهر دیکھ کر ]

یہاں تو کوئي ایسي جگہ هي نہیں -
میں تو همیشہ کہتي هوں کہ بس سنتري
ساري بستي کي جان هے ' اور یہ تو آپ
کي موروثي جائداد هے - حضور کے دادا جان

کے وقت سے ہے حضور کے پاس - کہا
کہیں کس بری ساعت اس کا بیعنامہ ہوا '
حضور معاف کریں !

**ہل کرایست — سنتری !**

[ گھنٹی بجاتا ہے ]

**بیگم جیکمین —**

[ ذرا خوش ہوکے ]

خدا کا شکر ہے ! اب حضور کی بدولت
مصیبت سے بچ جائینگے ' نہیں ہم کو تو
کسی کام کا نہ رکھا تھا ! ہم کر ہی کیا
سکتے ہیں ؟ کس کی چوکھٹ پر سر
پٹکتے جاکے ؟ میں نے تو کہ دیا تھا کہ
ہمارے حضور کبھی یہ گوارا نہ کرینگے کہ
ہم لوگ مارے مارے پھریں ' لیکن وہ تو
ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے - کہنے لگے
ہل کرایست کوئی چیز نہیں .........
حضور معاف کریں گستاخی ! مروت تو وہ
خدا کا بندہ جانتا ہی نہیں کس کو

کہتے ہیں ؟ کہنے لگے اس میں اگر مگر
کي گنجائش نہیں ہے ! بس اپنا تنگ
توبڑا اُٹھائیے یہاں سے ! ہم لوگ کے ناموں
سے بھی واقفیت نہیں لیکن باتیں سنئے
تو توبہ ہي بھلي ! میں نے ایسا آدمي
ھي نہیں دیکھا ، شکل دیکھئے تو معلوم
ھوتا ہے کوئي اجگر چلا آ رہا ہے —

[کسي قدر مروت آمیز حقارت سے ]

سنا اُتّر کے رہنے والے ھیں ، جب ھي
تو ! —

[ بائیں جانب سے فیلوز آتا ہے]

جیکمین — ھارن بلوڈر صاحب خود ھي حضور
سے ملنے آنے والے ھیں ، جب ھي تو ھم
نے کہا کہ پیش قدمي کر کے پہنچ جانا
چاھئے -

ھل کرایسٹ — بہت اچھا کیا !

بیگم جیکمین — میں نے تو صاحب سے پہلے

هي کها تها کہ حضور سے هم لوگوں کی
ذلت دیکھی نہ جائیگی - حضور سو پشت
کے رئیس هیں ' اور اس کو تو نہ همسائے
کا خیال نہ کسي کا ' جیسے آدمیوں میں
رهنا هي نهیں ! روپیہ ' روپیہ ' بس روپیہ
کے سامنے سب کچھہ هیچ ! بس تهسک
سے اور روپیہ سے کام ! میں نے پہلے هي کہ
دیا تها کہ شریف لوگ شرافت پر جان
دیتے هیں -- ان کے یہاں اس طرح دولت
چھپر پھاڑ کے نہیں آتي اور نہ اتني جلدي
دولت کا نشہ آتا هے - یہ تو نو بڑهیا میں
ان سے اور کیا هوتا ! کوئي شریف هوتا
تو ایسي حرکتیں کبھي نہ کرتا -

هل کرایست —

[ خیالات میں محو ]

سچ هے ! سچ هے !

[ اپنے آپ ]

سنٹري ! یہ تو نہ هوگا !

[ بیگم ھل کرایست تشریف لاتي ھیں - صاف ستھرا لباس - وضعداري کا نمونہ - چہرے سے مستقل مزاجي ھویدا - نک سک سے درست -]

کچھہ سنا آپ نے ؟ جیکمین اور بیگم جیکمین اپنے مکان سے نکال دئے گئے اور مسٹر آروي اور ذروز بھي - جب کہ ھارن بلوئر کے ھاتھہ بیعنامہ کیا گیا تھا تو صاف لفظوں میں اقرار کر لیا گیا تھا کہ ان کو بدستور رھنے دیا جائیگا —

بیگم جیکمین — بس سنیچر تک اور میعاد ھے - ایک ھفتہ کا وقت کُل ملا ھے - اب کہاں جائینگے میرے اللہ ! حضور دیکھیں تو کیسي مشکل ھے - جیکمین صاحب کا کارخانہ سے زیادہ دور رھنا نہیں ھو سکتا — نہیں تو کام کیسے چلیگا ؟

ھل کرایست —

[ فیصلہ کن انداز سے ]

خیر ' اب تم اس کي فکر نہ کرو - اچھا

آداب عرض ! آداب عرض ! میں قابل معافی
ہوں - گٹھیا کی وجہ سے اُٹھ کے آپ لوگوں
کو رخصت بھی نہیں کر سکتا -

بیگم جیکمن — ہم لوگوں کو آپ کو اس طرح بیمار
دیکھ کر بڑا صدمہ ہوتا ہے - آپ نے حضور
بڑی مہربانی کی -

[ باہر جاتے ہیں ]

ہل کرایست — غضب خدا کا ! ۳۰ سال کے کرایہ دار
نکالے جائیں ! میرے جیتے جی تو یہ نہ
ہونے پائیگا - یہ تو سراسر بے ایمانی ہے -

بیگم ہل کرایست — کیا خوب ! گویا ہارن بلوئر
آپ کی پروا کرتا ہے ! وہ اپنے سامنے کسی
کو سمجھتا کب ہے -

ہل کرایست — اس کو سمجھنا پڑیگا - اگر ذرا بھی
شرافت ہے تو مانیگا اور پھر مانیگا -

بیگم ہل کرایست — شرافت اسے چھو بھی نہیں
گئی -

ھل کرایست —

[ جلدي سے ]

جیکمین تو کہتے تھے کہ ھارن بلوئر نے
سنتري خرید لي ھے اور وھاں نئي
چمنیاں بنتے جا رھي ھیں -

بیگم ھل کرایست — خیر ' یہ تو نہیں ھو سکتا -
خدا نہ کرے !

[ کھڑکي سے باھر دیکھتے ھوئے ]

سارے منظر پر اوس پڑ جائیگي اور ھم
لوگوں کا ڈیوک خاندان سے باھر کوئي واسطہ
نہ رھیگا - یہ ناممکن بات ھے - مس ملنز
کبھي بغیر ھم سے پوچھے سنتري بیچ نہیں
سکتیں -

ھل کرایست — خیر ' اس کي بابت آیندہ دیکھا
جائیگا - اُس شاگرد پیشہ کا معاملہ پہلے طے
ھونا چاھئے -

**بیگم ھل کرایست —**

[ زیر لب جس میں بنانے کا انداز پایا جاتا ھے ]

تو پہلے ھي آپ کو دیکھ بھال لینا چاھئے تھا - آپ کا کیا خیال ھے ' ساري دنیا آپ جیسي ایماندار بستي ھے! ڈاکر سے کہا ھوتا کہ اقرارنامہ لکھا لے - ھمیشہ ایسی باتیں لکھا لینی چاھئے اور ڈاکر کے سپرد کرنی چاھئے -

**ھل کرایست** — اب اس کی تو بات ھی دوسری ھے' نہیں تو جب ھم نے صاف صاف کہ دیا کہ آپ کو ان کرایہ داروں کو نکالنے کا اختیار نہ ھوگا اور ھارن‌بلوئر نے منظور کر لیا تو اور کیا چاھئے؟ اگر یہ بھی قابل اعتبار نہیں تو ستم ھے!

**بیگم ھل کرایست** — آدمی آدمی میں فرق ھوتا ھے - ایسے آدمی بس اپنے مطلب کے ھوتے ھیں اور کسی بات کی پروا نہیں کرتے -

[ باھر دیکھتے ھوئے ]

اگر سنتری بک گئی اور چمنیاں یہاں لگ گئیں جب تو پھر ٹھہرنا ہی دشوار ہو جائیگا -

هل کرایست — والد صاحب کی روح قبر میں بیچین ہو جائیگی -

بیگم هل کرایست — اِس سے تو بہتر تھا کہ وہ سنتری فروخت کر دیتے اور باقی ریاست محفوظ رہتی - هارن‌بلوئر — هارن‌بلوئر ہم لوگوں کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے - وہ سمجھتا ہے کہ ہم لوگ اس کو ذلیل سمجھتے ہیں اور اس کو قریب نہیں آنے دیتے -

هل کرایست — خیر، یہ تو ٹھیک ہی ہے -

بیگم هل کرایست — دنیا میں کون ایسا ہے جو ان کو ذلیل نہ سمجھیگا - کہیں اِن کے باپ دادا کا پتہ ٹھکانا بھی ہے! بالکل قلمی معلوم ہوتے ہیں، بس کسی بات سے مطلب ہی نہیں ہے - روپیہ ہی روپیہ کی دھن ہے -
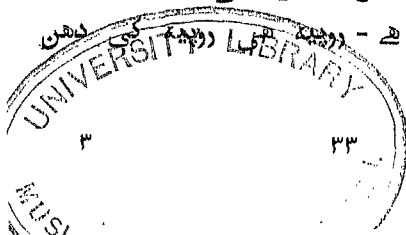
**هل کرایست** — خدا نہ خواستہ ! کمبخت نے ہم لوگوں کي بات نہ ماني تو بیچارے جیکمین کو بڑي دشواري ہوگي -

**بیگم هل کرایست** — وہ دو کمرے جن میں بہور رہا کرتا تھا — اصطبل کے دو منزلہ پر وہ خالي ہیں - وہي دے دینگے -

[ فیلوز آتا ہے ]

**فیلوز** — حضور ! ڈاکٹر صاحب آئے ہیں -

[ ڈاکٹر پستہ قد - لمبائي چوڑائي برابر - جھلا سا آدمي ہے - چہرہ سرخ سفید شلہ سوار بنے ہوئے ' گیٹس لگائے ہوئے - ]

**هل کرایست** — ڈاکٹر ' ہم کو تو پھر وہي گنٹھیا کي شکایت ہو گئي -

**ڈاکٹر** — خدا جلد صحت دے ! بڑي تکلیف ہو جاتي ہے حضور کو - بیگم صاحب ' آپ کا مزاج تو اچھا ہے ؟

**هل کرایست** — جیکمین سے ملاقات ہوئي تھي -

ڈاکر — جي -

[ ڈاکٹر صاحب کبھي پوري بات نہيں کہتے - ایک لفظ ختم
نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا لفظ لے اڑتے ہیں ]

ڈاکر — یہ ھارن بلوئر بڑا چلتا ھوا آدمي ھے -
ھوا کے گھوڑے پر سوار رھتا ھے ھر وقت -

ھل کرایست — چلتا ھوا ؟

ڈاکر — اب اپنے پڑوسیوں کي شان میں اور کیا کہا
جائے -

بیگم ھل کرایست — شہدہ ھے ' پورا شہدہ !

ڈاکر — بیگم صاحب ' آپ نے صحیح کہا - ذرا خیال
تو کیجئے - اُسے جب سوجھتي ھے اپنے فائدے
کی -

ھل کرایست — سنتري کا حال کل معلوم ھوا -

ڈاکر — ھاں سنا کہ ھارن بلوئر خریدنے کي فکر
میں ھیں ' بہت دن سے دانت لگائے
ھیں -

ھل کرایست — میرا تو خیال ھے کہ مس ملئز بیچیںگي نہیں - تمہارا کیا خیال ھے ؟

ڈاکر — نہیں حضور، بیچنا تو چاھتي ھیں -

ھل کرایست — غضب ھو گیا ! سنٹري بیچ ڈالینگي -

ڈاکر — بات یہ ھے کہ داموں کا ھارن بلوئر کے یہاں کوئي سوال ھي نہیں ھے -

بیگم ھل کرایست — بھلا کتنے کی بکیگي سنٹري ؟

ڈاکر — اب یہ تو اس امر پر منحصر ھے کہ کس ضرورت سے خریدی جائیگي -

بیگم ھل کرایست — اس کو بدلہ لینے کي ضرورت ھے، ھم کو اپني بات رکھنے کي ضرورت ھے -

ڈاکر — قیمت کي کوئي بات نہیں - جتنے کي آپ چاھینگي مل جائیگی لیکن ھارن بلوئر مالدار ھے -

بیگم ھل کرایست — خدا کي مار !

ڈاکر —

[ هل کرایست سے ]

حضور ، اپنا عندیه دےدیں - میں کوشش کرونگا کہ هارن بلوئر سے پہلے هي میں بڑي بي سے بات چیت کر کے سودا چکا لوں -

هل کرایست —

[ غور کرتے هوئے ]

میں خریدنا نہیں چاهتا ، لیکن جب کوئي اور صورت نه هوگي تو مجبوری هے - بهر حال روپیه جایداد مکفول کرکے لینا هوگا اور جایداد میں گنجائش هي کتني هے ! ایسي حیوانیت کي تو امید نہیں رکھ سکتا - اس مکان کے سامنے ۳۰۰ گز کے اندر اندر ! مجھے تو خیال هي سے وحشت هوتي هے -

بیگم هل کرایست — میرے خیال میں تو آپ پہلے ڈاکر سے کہئے - معامله کر لیں ، اس کے بعد دیکھا جائیگا -

هل کرایست —

[ بے چینی سے ]

جیکمین کہتے تھے کہ هارن بلوئر مجھ سے
ملنا چاهتا ھے ، آئیگا تو میں اُس سے بھی
پوچھونگا ، دیکھوں کیا جواب دیتا ھے -

ڈاکر — خواہ مخواہ اس کی آگ اور بھڑکاتا ھے -
پہلے معاملہ کی فکر کرنا چاهئے -

هل کرایست — جیسے کو تیسا ، ارے توبہ ! اس درد
کے مارے تو جان عذاب میں هو گئی -

[ بمشکل اپنی کرسی پر واپس آتا ھے ]

سنا ڈاکر ! میں نے تو تم کو پھاٹک کے
معاملہ میں کچھ بات چیت کرنے کے لئے
بلایا تھا -

فیلوز —

[ اندر داخل هوتا ھے ]

هارن بلوئر صاحب آئے هیں !

[ هارن بلوئر داخل هوتا ھے ]

[ اوسط قد خوب چوڑا سینہ تنا ہوا جیسے مارے غرور کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے - کالے کالے موٹے بھدے گھنے بال حال ہی کے ترشے ہوئے - موٹی بھویں - بڑا سا منھ - بہت ہی معمولی پوشاک جیسے کسی نے بہت سمجھ بوجھ کے بنوائی ہو - کوٹ میں چھوٹا سا گلاب کا پھول لگا ہوا - ٹوپی ہاتھ میں لئے ہوئے جیسے سر پر چھوٹی ہوگی - ]

ہارن بلوئر — آداب عرض ہے ! سلام ہے ڈاکٹر صاحب ! کہئے کیسے مزاج ہیں ؟ آج کیا خوب موسم ہے ، کیسی سہاونی صبح ہے !

[ اس کی آواز میں عجب پھناٹا ہے نہ شمالی نہ اسکاٹلینڈ کی آواز معلوم ہوتی ہے ]

ہل کرایسٹ صاحب ، آپ سے تو بہت عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی ہے -

ہل کرایسٹ —

[ کھڑے ہوکے ]

جی ہاں ، جب سے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ کا بیعنامہ ہوا بس اس کے بعد سے

ملنے کا اتفاق آج ہوا ہے -

**ھارن بلوئر** — خوب ! خوب !! اور اسی ضرورت سے میں آج حاضر بھي ہوا ہوں -

**ھل کرایست** —

[پھر کرسي میں بیٹھتے ہوئے]

معاف کیجئیگا ' تشریف رکھئے -

**ھارن بلوئر** —

[کھڑے کھڑے]

کیا آپ کو گٹھیا بائي کی شکایت ہے ؟
بڑا خراب مرض ہے مجھے کبھي ایسی کوئي
شکایت نہیں ہوئي ' مجھے ایسے مرض
کسی سے میراث تو ملے نہیں ' یہاں تو
یہ جھنجھٹ ھي نہیں ہے - بس -
" ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی "
والا مقولہ ہے -

**ھل کرایست** — آپ بڑے خوش نصیب ھیں -

**هارن بلوئر** — آپ کي بیگم صاحبہ کا تو ایسا خیال نہیں ھے - کیوں جناب بیگم صاحبہ آپ کی کیا رائے ھے ؟ یہاں ماضي کا تو سوال ھي نہیں ، مستقبل ھي ھے جو کچھ ھے - آپ مجھے اپنا مستقبل درست کرنے کے متعلق خوش قسمت سمجھینگے یا بد قسمت ؟

**بیگم هل کرایست** — آپ کو یہ کیونکر یقین ھو گیا کہ آپ کا مستقبل بن رھا ھے ؟

**هارن بلوئر** —

[ قہقہہ لگاکر ]

آخر آپ نے کتار کا ایک ھاتھ لگا ھي دیا ! بس آپ لوگوں کے اس رسمي اخلاق کي تہ میں چھریاں بھري ھوتي ھیں - آپ لوگوں کي نرم اور ریشمي آستیں میں ھمیشہ خنجر ھي ملتا ھے - خیر بیگم صاحبہ ، آپ اطمینان رکھیں میرا مستقبل میرے قابو میں ھے اور بن رھا ھے -

**ہل کرایسٹ** — ہارن بلوئر صاحب ' جیکمین صاحب میرے پاس سے ہوکے گئے ہیں -

[ معنیخیز انداز سے ]

**ہارن بلوئر** — یہ کون جیکمین ؟ وہ تو نہیں جن کی گنجی سی بیوی ہے - زبان قینچی سی چلتی ہے - بس بزم میں شعلہنوائی سے اجالا کر دیتی ہے -

**ہل کرایسٹ** — وہ بہت معقول لوگ ہیں - اور اس مکان میں پورے ۳۰ سال سے نہایت سلامتروئی سے رہتے ہیں -

**ہارن بلوئر** —

[ اپنی کلمہ کی انگلی ہلاتے ہوے جو اس کا مخصوص انداز تقریر ہے ]

اچھا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ذرا آپ لوگوں کو ذرا رنگ پر لاؤں - لانگ میڈو کے لوگوں کو ذرا ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے - اور حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں جہاں میں پہنچا لوگوں کو ٹھیک کرکے چھوڑا — جلد ہی

لوگ رنگ پر آ گئے - آپ دل میں کہہ رہے
هونگے کہ هارن بلوئر رنگ پر تو کیا لائینگے۔
رنگ میں بھنگ کر دینگے -

[ هنستا هے ]

بیگم هل کرایست — بہر حال ' یہ تو هم لوگ هر
شریف آدمي سے توقع رکھتے هیں کہ وہ
بات کا دهني هوگا -

هل کرایست — کیوں جی ؟

بیگم هل کرایست — نہیں ' کوئي بات نہیں - کچھ
میں کہتي تھوڑا هي هوں - میں ایسي
ایسي باتوں سے ناخوش نہیں هوتي -

[ بیگم هل کرایست ڈاکر کو اشارہ کرتي هے اور وہ
دبے پاؤں کھسک جاتا هے - ]

هل کرایست — آپ کو یاد هے کہ آپ نے وعدہ اور
پکا وعدہ کیا تھا کہ آپ کرایہ‌داروں کی
سکونت میں مخل نہیں هونگے -

هارن بلوئر — هاں ' یهي تو میں کہنے آیا هوں

کہ یاد ہے ' لیکن ضرورت کا بھی تو خیال
کیجئے - جب وہ بیعنامہ ہوا تھا تو
ضرورت ہی کیا تھی ؟ اُس وقت میرا
خیال تھا کہ ڈیوک صاحب نرم گرم
معاملہ کر لینگے ' لیکن نرم کی کون کہے
وہ گرم معاملہ بھی آسانی سے نہیں کرتے -
اور اب تو ہمارے مزدوروں کے لئے اشد
ضرورت ہے - آپ جانتے ہیں کہ ہمارے
کیسے کیسے غیر معمولی کام چھڑے ہوئے
ہیں -

**ہل کرایست** ---

[ کسی قدر برہم ہو کے ]

جیکمین بھی معمولی لوگ نہیں ہیں -
وہ بھی انہیں مکانوں پر مدت سے لو لگائے
ہوے ہیں -

**ہارن بلوئر** --- کیا خوب ! کسی کا ہاتھی مرا کسی
کی ہانڈی پھوٹی - میرے کام سے تو ہزاروں
بندگان خدا کا پیٹ پلتا ہے اور میں اُن

پر لو لگائے ہوں - اور اُسی پر کیا ہے '
میرے لئے تو اکسیر ' کیمیا جو کچھ کہئے
وہی لوگ ہیں - کچھ میں پست ہمت
کم حوصلہ تو ہوں نہیں ' میں تو جس
کام میں ہاتھ لگاتا ہوں اُسے ختم کرنے کے
لئے پوتے ٹیک دیتا ہوں - اب ایسی ذرا
ذرا سی باتوں کا خیال کروں تو ہر پھر
کے دائرے ہی میں قدم رہ جائے -

**ہل کرایست** — ہاں ' لیکن ایسا طریقہ تو کوئی
بھی روا نہیں رکھتا -

**ہارن بلوئر** — کیوں ؟ آپ روا نہ رکھتے ہونگے اور
ضرورت ہی آپ کو کیا ہے ؟ آپ لوگ تو
یہاں اطمینان سے باپ دادا کی میراث لئے
بیٹھے ہیں ' اسی دائرے میں ساری دنیا
ہے ! اُس کی کہئے جو ترقی کی شاہ راہ
پر ہے - آپ کے باپ دادا کا دل جانتا
ہوگا کہ کیسے کیسے ایک ایک بسوہ زمین
ملتی ہے -

**هل کرایست** — بدعهدي سے تو هرگز حاصل نہ هوئي
هوگي اور چاهے جو کچھ بھی هوا هو !

**هارن بلوئر** —

[ اُنگلي کے بل بات کرکے ]

کہنے کي باتیں هیں ! ضرور وعدہ خلافي
بد عهدي تو ان کا شعار هي رها هے -
ایسے ایسے کتنے هی جیکمین کو وہ دم زدن
میں فنا کر دیتے ! "سن تو سهي جہاں
میں هے تیرا فسانہ کیا" -

**بیگم هل کرایست** — هارن بلوئر صاحب، ایسی
اهانت آمیز باتیں کرنا آپ کو لازم نہیں
هے -

**هارن بلوئر** — اسے اهانت کہتے هیں یا جواب
باصواب کہتے هیں - ایسے هي آپ کو
جیکمین عزیز هیں تو ان کے لئے آپ
دوسرا مکان بنوا دیجئے - خدا کے فضل سے
آپ کو جگہ کي کوئي کمي نہیں هے -

ھل کرایست — یہ دوسري بات ھے ' آپ نے ھم سے
وعدہ کیا تھا اور ھمارے آپ کے معاملے میں
یہ خاص شرط تھي جب میں نے بیعنامہ
کیا تھا -

ھارن بلوٹر — ھاں ' تو یہ بھي شرط تھي کہ ھم
کو ڈیوک سے اور زمین مل جائیگي -

ھل کرایست — ھم کو اُس قصہ قضیہ سے کوئي
واسطہ نہیں ھے - ڈیوک کا معاملہ ڈیوک
سے چکائیے -

ھارن بلوٹر — غرض کیسے نہیں ھے ؟ اب غرض
معلوم ھو جائیگي - ذرا مکانات میرے قبضہ
میں آ جانے دیجئے ' اور اب آتے ھي ھیں -
آئیںگے کیسے نہیں !

ھل کرایست — میري نظر میں تو یہ........

[ اپنے غصہ کو روک لیتا ھے ]

ھارن بلوٹر — واضح رھے کہ شاید آپ کو مجھ
جیسے آدمیوں سے ابھي واسطہ نہیں پڑا

ہے - خدا نے مجھے حوصلہ دیا ہے ' زمین
دی ہے - میں خزانہ پر کا سانپ نہیں
ہوں کہ دولت کی حفاظت کرتا رہوں!
میں نے ترقی کی راہیں سیکھی ہیں -
میں اپنی قوت پر بھروسہ کرتا ہوں -
ایسی ایسی بے تکی باتوں کی ذرا بھی
پروا نہیں کرتا - جیکمین کے خاندان کے ۴۰
آدمیوں کی میری نظر میں ذرہ برابر وقعت
نہیں ہے - آپ یہ جذبات محبت لئے
بیٹھے رہئے - میں کاروباری آدمی! میرے پاس
ان فروعات کی گنجائش نہیں ہے -

**ھل کرایست** —

[ ناراض ہوکر ]

باتیں مارنا ' شیخی کی اُڑانا ' یہ میں
خوب سمجھتا ہوں -

**ھارن بلوئر** — جی نہیں ' میں صاف آدمی ہوں '
جو دل میں آتا ہے وہی زبان سے نکلتا
ہے - میں چاہتا نہیں کہ مقامی انتظامات

دقیانوسي کیلنڈے پر رهیں - میں تجدید
کرنا چاهتا هوں - آپ خوب سمجھ لیجئے
کہ همارا آپ کا گزر ایک جگہ ذرا مشکل
هے -

هل کرایست --- اچھا تو یہ کہئے ' آپ کب تشریف
لے جائیگا ؟

هارن بلوئر --- اس دهوکے میں نہ رهئیگا ! میں
" تشریف " نہ لے جاؤنگا -

هل کرایست --- کیا کہوں میں اس درد کے هاتھوں
شرمندہ هوتا هوں - آخر آپ کا مطلب کیا
هے ؟ ذرا میں بھي سنوں -

هارن بلوئر --- مطلب ؟ واہ واہ واہ ! اجی جناب
میں هوں شمال کا رهنے والا -

[ معني خیز هنسی هنستے هوئے ]

هل کرایست --- خیر نہ بتائیے ! مجھے سب خبر
مل چکی هے ' آپ سنتري خرید کے یہاں
نئي چمنیاں لگانے والے هیں اور ---

[ کھڑکي کے باھر اشارہ کرتے ھوئے ]

اس کا خیال نہیں کہ ھم جس مکان
میں سو پشت سے رھتے ھیں وہ غارت
ھوگا کہ رھیگا - ھمارا آرام ، ھماري خوشي ،
چولھے بھاڑ میں گئي - کیوں ؟

**ھارن بلوئر** — آپ کي باتیں بھی خوب ھوتي ھیں!
آپ کا خیال ھے کہ آپ کے بزرگوں نے آپ
کے لئے پر فضا مکان بنا دیا تو پوري فضا
کي فضا آپ کي میراث ھو گئي - کیوں ؟
اور مکان کی اگر کہئے تو اس میں صرف
پڑے پڑے آپ کو روٹی کھانا ھے — کھایا
کیجئے — کام کاج تو کچھہ آپ کو ھے نہیں!
یہ تو ظاھر ھے کہ کچھہ کام کاج ھوتا تو ایسي
ایسي نہ سوجھتي - واہ ري بیکاري! کیسے
کیسے نفع ھیں -

**ھل کرایست** — بس اور سب کچھہ کیجئے ، میرے
سر کاھلي اور بیکاري کا الزام نہ رکھئے -
ڈاکر! کہاں گیا ڈاکر؟ اگر میری طرح

ریاست کے کاغذات کي چکي پیسنا پڑے تو
آنکھیں کھل جائیں ! تو کیا سنٹري خریداری
کي خبر سچ ھے ؟

ھارن بلوئر — صحیح ! آیت وحی کي طرح صحیح !
آپ جاننا ھي چاھتے ھیں تو سن لیجئے -
اسي وقت میرا لڑکا چارلي خرید رھا ھوگا -

ھل کرایست —

[ دوسري طرف گھوم کے ]

کیا ؟ کیا ؟

ھارن بلوئر — جي ' اس وقت بڑی بی سے بات
چیت ھو رھی ھوگي - منھ مانگے دام
جیسے تیسے بھي نہیں !

بیگم ھل کرایست —

[ بہت بگڑکر ]

اس کو نوچ کھسوٹ نہیں کہئے تو اور
کیا ؟

**هارن بلوئر** — فقرے بهي آپ کو خوب یاد هیں -
"نوچ کهسوٹ" ! هاں کیا گالي دینے سے
هڈی توٹتي جاتي هیں ؟ کسي کے جسم
پر اُچهل تهوڑا هي آتي هے ! لیکن گالی
دل کو پتهر کر دیتی هے - بیگم صاحبه
نه هوتیں یہاں تو آپ بهي جانتے کم گالي
کا جواب گالي هے -

**بیگم هل کرایست** — میري وجه سے آپ اپنے پر جبر
نه کیجئے -

**هارن بلوئر** — هاں بےشک مجهے جبر نه کرنا
چاهئے - آپ هي هماري سد راه هیں اور
میری راه روکنا آسان کام نہیں هے - یا تو
میرا راسته چهوڑ دینا هوگا یا پهر وهي
هوگا جو میں چاهتا هوں ، اور میری مرضي
آپ کو معلوم هے - سنتری اور سنتري میں
چمنیاں - آپ کچه، خدا تو هیں نہیں کم
آپ کا چاها همیشه هوا کرے -

**هل کرایست** — سچ هے ، سچ هے ! اور اسي کا نام

ہمسایہ نوازی ہے !

**ہارن بلوئر** — جی ہاں ! اور آپ نے ہی تو ہمارے
ساتھ بڑی ہمسایہ پروری کی ہے - مانا کہ
میرے بیوی نہیں ہے بہو تو ہے ' آج تک
کبھی بیگم صاحبہ آپ نے بھی قدم رنجہ
فرمایا ؟ میں تو یہاں چار دن سے رہتا
ہوں اور آپ لوگوں کو مدتیں ہو گئیں آپ
ہم سے نفرت کرتے ہیں - ہماری ترقی دیکھ
کے جلتے ہیں - ہم گرجا جاتے ہیں وہ
بھی آپ کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے - ہم
چیزیں بناتے ہیں فروخت کرتے ہیں '
یہ بھی آپ کو پسند نہیں آتا - ہم زمین
خریدتے ہیں وہ بھی آپ کو ناگوار ہوتا ہے -
اغل بغل سے منظر خراب ہوا جاتا ہے !
اب ہوا جاتا ہے تو ہو جائے - ہمیں آپ
دشمن کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ہم بھی
آپ کو دوست نہیں سمجھتے ! بہت دن
آپ کی نبھی اب خدا حافظ ہے ایندہ -

**ہل کرایست** — مطلب یہ ہوا کہ آپ وہ مکانات
خالی ہیں کرا لینگے!

**ہارن بلوئر** — جی ہاں! جی ہاں! ہم مکانات
خالی کرا لینگے - ہم کو مکانات کی ضرورت
ہے، بغیر مکانوں کے ہمارا کام نہیں چلتا -
نئے نئے کام چھڑنے والے ہیں -

**ہل کرایست** — تو گویا آپ نے لڑائی چھیڑ دی!

**ہارن بلوئر** — سچ، بالکل سچ! میں نے چھیڑ دی
یا آپ نے لیکن خیر میں ہوں تو میں
ہی سہی - میں خورشید صبح آپ ہیں
آفتاب شام بقول کسی شاعر -

**ہل کرایست** —

[ گھنٹی میں ہاتھ لگاکے ]

میں دیکھونگا کہ یہ سختی آپ کی کتنے
دن چلتی ہے! ابھی تک تو ہر بات
وضعداری سے کی جاتی تھی لیکن اب
آپ ان باتوں پر اترائے ہیں تو ہم بھی

جو کچھ بن پڑیگا اُٹھا نہ رکھینگے -

[ فیلوز سے جو دروازہ پر کھڑا ھے ]

جیکسین ابھی یہیں ھیں ؟ ھوں تو ذرا
بلا لو -

**ھارن بلوئر —**

[ کسی قدر پریشان ھوکے ]

میں ان لوگوں سے مل چکا ھوں - مجھے
اب ان سے کچھ نہیں کہنا ھے - میں نے
ان سے پہلے بھی کہ دیا ھے کہ پانچ پونڈ
نقل مکان کے لئے ان کو دئے جائینگے -

**ھل کرایست —** آپ کو یہ نہیں سوجھتا کہ چھوٹا
آدمی ھو خواہ بڑا آدمی ھو وہ کوئی بھی
دوسروں کا محتاج ھونا نہیں پسند کرتا -
آزادی انسان کی فطرت ھے -

**ھارن بلوئر —** کل تک میں خود آزاد نہ تھا - اور
میں کیا کوئی نہیں ھو سکتا - قسمت فقط
ھمت کا نام ھے باقی مکاری ' فریب ' اور

کچھ نہیں - آپ لوگ جنگلی دیہاتی
ہیں سب کے سب مکار ہوتے ہیں - تکلف '
تہذیب ' بس یہی آپ کا معیار حیات ہے -
جب قابو حاصل ہوتا ہے تب یہ باتیں
خوب کرتے بنتی ہیں - لفافہ ہی لفافہ ہوتا
ہے ! ڈھول کے اندر سوا پول کے اور ہے ہی
کیا ؟ سچ پوچھئے تو آپ مجھ سے کہیں
زیادہ سنگ دل ہیں -

**بیگم ہل کرایسٹ —**

[ جو خاموش کھڑی یہ سب باتیں سن رہی تھی ]

یہ محض آپ کا حسن ظن ہے !

**ہارن بلوئر —** اس میں حسن‌ظن کا سوال نہیں ہے -
جہاں تک آپ دیکھیںگی ہر مذہب اسی
بات پر متفق ہے کہ خدا بھی اُسی کی
مدد کرتا ہے جو ہمت رکھتا ہے - میں
ہمت رکھتا ہوں لہذا خدا میری مدد
کرنا چاہتا ہے -

**بیگم ہل کرایست** — واقعي آپ کا تبحّر علمي قابل داد ھے !

**ہل کرایست** — ہم لوگ حق بجانب ھیں اور خدا .........

**ھارن بلوئر** — کاش آپ یہي سمجھتے تو پھر کیا تھا ! لیکن آپ میں یہ سمجھنے کي قدرت ھی نہیں !

**بیگم ہل کرایست** — نہ اتنا غرور ھے !

**ھارن بلوئر** —

[ ایک اُنگلي اُٹھا کے بات کرتا ھے ]

اپنی طاقت پر بھروسہ کرنے کو غرور نہیں کہتے - ھاں ' شرط یہ ھے کے کافي اسباب ھوں -

[ جیکمین داخل ھوتے ھیں ]

**ہل کرایست** — بیگم جیکمین صاحبہ ' مجھے سخت افسوس ھے ' لیکن آپ خود دیکھ سکتي ھیں کہ میں نے کوئي دقیقہ کھنے سنے

میں اُتھا نہیں رکھا -

**بیگم جیکھین** — جي هاں -

[ مشکوک انداز سے ]

لیکن میں سمجھتي تھي کہ ان پر آپ
کے کہنے کا بھي کوئي اثر نہ ھوگا طوطاچشم
ھیں بالکل !

**هارن بلوئر** — کیوں ؟ گھر تو گھر - جیسے یہ گھر
ویسے دوسرا گھر - رھا نقل مکان کا صرفہ
سو میں نے پانچ پونڈ دینے کو کہہ ھي
دیا - اب اس میں بات ھي کیا رھي !

**جیکھین** —

[ آھستہ سے ]

پانچ پونڈ کي خوب کہي ! پچاس پونڈ
دیں جب بھي ھم مکان نہ چھوڑینگے - تین
بچے ھمارے اسي مکان میں پالے پوسے گئے
ھیں اور دو بچوں کو اسي مکان سے ھم
دفن کر آے ھیں - یہ گھر چھوڑا تھوڑا ھي

جاتا ھے ھم سے!

بیگم جیکھین — ھم کو اس مکان سے محبت ھو گئی ھے - اس پر ھماری لو لگی ھے!

ھل کرایست — اور جو کوئی آپ کو آپ کے مکان سے نکالے تو کیا ھو؟

ھارن بلوئر — یہ کون سی بات ھے؟ لیکن بڑی ضرورتوں کے آگے چھوٹی ضرورتیں رد کرنی پڑتی ھیں - خیر، اب ھم دس پونڈ دے دینگے اور ایک گاڑی بھی اسباب لے جانے کے لئے بھیج دینگے - اب تو کوئی شکایت کا موقع نہیں رھا - چلئے جھگڑا مٹا لیکن اب آیندہ کچھ گنجایش نہیں ھے -

[ جیکھین اور ان کی بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ھیں - ان کے چہرے سے سخت غصہ ظاھر ھوتا ھے - گویا یہ سوال ھے کہ پہلے کون جواب دے ]

بیگم جیکھین — میت پڑے ایسے دس پونڈ پر!

[ اپنے خاوند سے ]

آپ کیا کہتے ھیں؟

**جیکمین** — نام نہ لو! کچھ آج سے ہم لوگ اس
مکان میں رہتے ہیں؟ میں اس مکان
میں آیا جب شادی بھی نہ ہوئی تھی!

**هارن بلوئر** — تم لوگ بڑے ناعاقبت‌اندیش ہو -

**هل کرایست** — آپ ان کو لکچر نہ دیجئے! ان
باتوں میں وہ آپ سے کوسوں آگے ہیں!

**هارن بلوئر** —

[ غصہ سے ]

یوں تو میں ایک ہفتہ کی مہلت دے
دیتا لیکن اب اگر ایسی ہی بات ہے
تو اگلے سنیچر تک مکان خالی ہو جانا
چاہئے - اگر ایک منٹ کی بھی دیر ہوئی
تو سامان نکلوا کے پھکوا دونگا چاہے پانی
ہی کیوں نہ برستا ہو -

**بیگم هل کرایست** —

[ بیگم جیکمین سے ]

خیر، میں آپ کا سامان اپنے یہاں منگوا

لونگی - جب تک آپ ہمارے یہاں چلئے رہئے - خدا کی خدائی میں کیا وہی ایک مکان ہے !

[ بیگم جیکمین شکریہ ادا کرتی ہے — آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رہے ہیں - ]

**جیکمین —**

[ گھونسہ دکھاتے ہوئے ]

تم کو شریف کون کہتا ہے ؟ بس اب زیادہ غصہ نہ دلاؤ -

**ہل کرایست —**

[ آہستہ سے ]

جیکمین !

**ہارن بلوئر —**

[ مغرور انداز سے ]

آپ سن رہے ہیں ؟ یہ آپ کے پروردہ صاحب ہیں ! لیکن ان کو سمجھا دیجئے کہ میرے منھ نہ لگیں، تو نہیں میں ان کو

ٹھیک ھی کر دونگا - میں اِن کو پولیس
کے حوالہ کر دونگا ، درست ھو جائینگے -
یہ دھمکی دینا بھول جائینگے ! کوئی
دل‌لگی نہیں ، ھم سے بگڑینگے تو بن
جائینگے -

ھل کرایست --- جیکمین صاحب ، میرے خیال میں
آپ جائیے - اب یہاں ٹھہرنا بیکار ھے -

[ جیکمین دروازہ کی طرف سے چلے جاتے ھیں ]

جیکمین--- خیر خدا چاھیگا تو اس کا نتیجہ آپ
بھی دیکھ لینگے -

[ باھر جاتے ھیں - بیگم ھل‌کرایسٹ بھی ساتھ ساتھ
دروازہ تک جاتی ھے ]

ھارن بلوئر --- خوب ! میں کہتا ھوں کیسے بےعقل لوگ
ھیں - اپنے فائدہ نقصان کا جیسے احساس
ھی غائب ھے - میں نے تو ایسے لوگ
دیکھے ھی نہیں -

ھل کرایست --- میں نے آپ جیسے متمرّد نہیں
دیکھے -

ھارن بلوئر — یا خدا! یہ متمرّد کون بلا ھے - جو
کچھ کہنا ھو صاف کہئے - یہ بڑے بڑے
الفاظ کي آڑ کیوں لیتے ھیں؟ اب تو
وہ بیگم صاحبہ جو شرافت کي دیوي
تھیں وہ بھي گئیں -

ھل کرایست — میں آپ سے تو تو میں میں نہیں
کرنا چاھتا ' لیکن یہ طریقہ آپ کا بہت
نفرت انگیز ھے -

ھارن بلوئر — ادھر دیکھئے - خیر ' آپ کو تو
میں قابل اعتراض نہیں سمجھتا - آپ
اپني شان شوکت اور گتھیا بائي لئے بیٹھے
رھئے ' لیکن یہیں تک آپ کي حد ھے ؛ اِس
سے آگے بڑھے تو خیریت نہیں - آپ کو
معلوم ھے کہ نہیں کہ یہاں میں اپنے دم
سے نئي روح پھونکنا چاھتا ھوں؟ میرے
حوصلے بلند ' میري ھمت عالي ' میں
پارلیمنٹ کے لئے امیدوار ھوں - میں
چاھتا ھوں کہ اِس بستي میں ھُن برسے -

اگر آپ مجھ سے اچھی طرح ملینگے تو
میں بھی بھلا آدمی ہوں - آپ نے مجھے
محض پڑوسی کہ کے چھوڑ دیا ہے - میں
آپ کی خاطر نئی چمنیوں سے کرنا چاہتا
ہوں - ہاتھ لانا یار ' کیوں کیسی کہی !

[ ہاتھ بڑھاتا ہے ]

**ہل کرایست —**

[ نظر انداز کرتے ہوئے ]

آپ کا یہی مطلب ہے - جب غرض ہوئی
وعدہ کر لیا اور جب موقع ملا وعدہ خلافی
کی !

**ہارن بلوئر —** آپ تو اپنی ہی دُھن میں ہیں '
آپ ہم سے ملینگے تو ہم سا دوست کوئی
نہیں اور ہم سے عداوت رکھینگے تو ہم سا
دشمن بھی کوئی نہ ہوگا - کھڑکی سے چمنی
بہت خراب معلوم پڑیگی - کیوں ؟

**ہل کرایست —**

[ بہت غصہ سے ]

ھارن بلوئر صاحب ، اگر آپ یہ سمجھتے ہوں کہ جیکمین کے اس معاملے کے بعد بھی میں آپ سے کوئی واسطہ رکھونگا تو یہ آپ کی غلطي ھے - آپ چاھتے ھیں کہ آپ ان پر ستم ڈھائیں اور میں مروت کروں - یہ غیر ممکن ھے - خیریت اسي میں ھے کہ آپ جیکمین وغیرہ کو بدستور رھنے دیجئے ورنہ کم سے کم ھمارا آپ کو ھمیشہ کے لئے سلام -

ھارن بلوئر — خیر ، اس کي تو پروا نہیں ھے - اس میں میرا کیا بگڑیگا - لیکن آپ اپني جگہ پر ذرا پھر سوچ لیجئے - آپ کو ھے گٹھیا اور اسي سے آپ ھر بات میں جلدي کرتے ھیں - میں ایک بار پھر کہونگا کہ ھم سے دشمني آپ کے حق میں اچھي نہیں ھے ، یا آپ ھم سے میل کیجئے یا آپ اپنے مکان کي خوبصورتي سے ھاتھ دھو ڈالئے -

[ موٹر کي آواز سنائي دیتي ھے ]

اچھا ہمارا موٹر آ گیا ! میں نے چارلی
اور بہو کو بھیجا تھا کہ سنڈری کا معاملہ
آج طے ہو جائے - یقین ہے کہ بیعنامہ جیب
میں لائے ہونگے - پھر نہ کھٹیگا ' آج سے
معاملہ ختم ہوتا ہے - میں ذاتی طور سے
آپ کو برا آدمی نہیں سمجھتا - میں تو
جانتا ہوں کہ پرانے چنڈولوں میں آپ سے
بہتر کوئی نہیں ہے - ہاں سوسائٹی میں
البتہ آپ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں -
لے بس آؤ -

[ ہاتھ بڑھاتا ہے ]

**ہل کرایسٹ** — یوں تو خیر کیا ' اگر آپ دس مرتبہ
بھی سنڈری خرید لیں جب بھی ہمارا
آپ کا میل نہیں ہو سکتا - آپ کے ہمارے
طریقے جدا ' انداز قرینے مختلف !

**ہارن بلوئر** —

[ بہت غصہ میں ]

اچھا تو یہ کہئے ! خیر معلوم ہوا - اب

میں آپ کو سکھا ھي دوں اور جلدی ھي
سکھا دوں - ھوش کي دوا کیجئے آپ گھرے
ھوئے ھیں، بالکل گھرے ھوئے - .

[ ھاتھ سے آھستہ آھستہ ھوا میں جیسے دایرہ
کھینچتا ھے ]

آپ ھل میں نے خرید ھي لیا ھے،
یہاں سب کام پھیلا ھوا ھے - لانگ
میڈو کي کوئی بات ھی نہیں - سنٹری
ابھی ابھي مول ھی لے لي ھے - آپ کو
صرف کھیتوں سے معلوم ھوا کریگا کہ ھم
بھی دنیا میں ھیں - سو آپ کے مکان اور
کھیتوں کے درمیان بھي عام سڑک ھے -
شمال کی طرف میں سڑک تک قابض ھو
گیا ھوں، اور پچھم طرف گھر تک میں
بڑھتا چلا آتا ھوں - جب نیا کارخانہ کھلیگا
تو خواہ مخواہ تھیلوں کے آنے جانے کے لئے
راہ بنانی پڑیگی کیونکہ ادھر ھی سے سب
مال مسالا جائیگا، جب حال معلوم ھوگا!

ابھی بیٹھے بیٹھے مزہ کیا کرتے ہو - کیوں جناب ؟

[ مارے غصہ کے ھل کرایسٹ جامہ سے باھر ھے یہاں تک کہ مارے غصہ کے منھہ سے آواز نہیں نکلتی - کھڑکی تک بغیر لٹھیا لئے ھوے چلا جاتا ھے - ھ'رن بلونڈر کی طرف پیٹھہ کئے کھڑا ھے - اتنے میں دروازہ یکبارگی کھلتا ھے اور آگے جل داخل ھوتی ھے اس کے پیچھے چارلس اور اس کی بیوی کلو اور رولف داخل ھوتے ھیں -

[ چارلس خوبصورت سا آدمی - مونچھیں ایسی جیسے اس کی وجاھت میں تواز واقعی ترقی ھو رھی ھے - عمر کوئی ۲۸ سال وسٹکوٹ کے کالر میں سفید حاشیہ --

[ چارلس کلو کے بغل میں اس طرح ھاتھہ دئے چلا آ رھا ھے جیسے پلٹ پڑنے سے روکنے کا ارادہ ھو -- کلو حسین نو جوان عورت -- سیاہ چشم - ھونٹ بالکل سرخ جیسے پوڈر لگا ھو -- اور لباس مقامی حالتوں کو دیکھتے ھوے کسی قدر کم حیثیت --

[ رولف جو سب سے پیچھے آ رھا ھے -- ایک بیس سالہ نو جوان ھے -- کشادہ چہرہ اور بھورے بھورے

سخت بال - جل اپنے باپ کے پاس سیدھي دوڑي چلي جاتي ھے - باپ اب تک کھڑکي میں کھڑا ھے - جل کے ھاتھہ میں ایک بوتل ھے - ]

جل —

[ خاص آواز سے ]

ابّا جان، میں ٹھیک وھي دوا لائي -
خاص وھي دوا جو بہت فائدہ کرتي ھے -
وھی چیز ابّا جان کم نہیں ؟ آئیں یہ
معاملہ کیا ھے ؟

[ یہ بات کچھہ اس انداز سے کہي گئي جیسے کمرہ کي حالت سے اُس نے تاڑ لیا ھو کہ کچھہ جھگڑا ھو رھا ھے - ھل کرایسٹ اپني جگہ یعني کھڑکي کے پاس سے جہاں کھڑا ھے جنبش نہیں کرتا اور وھیں کھڑے کھڑے اِشارے سے جواب دیتا ھے - جل اسي کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے - کبھي اپنے والد کي طرف گھور کے دیکھتي ھے کبھي ھارن بلوئر کي طرف - اس کے بعد جیسے دونوں کے درمیان میں کھڑي ھو کے باپ سے مخاطب ھوتي ھے - چارلس اپنے باپ کے پاس کھڑا ھو جاتا ھے جو کینٹہ سے اب تک جوں کا توں کھڑا ھے جہاں سے اُس نے

آخري تقرير کي تهي - کلو اور رولف پس و پیش کے
عالم میں آتشدان اور دروازہ کے درمیان کھڑے ھیں - ]

هارن بلوئر — چارلي کهو - بیٹے ، کیا هوا ؟

چارلس — معامله طے نہیں هو سکا ؟

هارن بلوئر — نہیں هو سکا ، کیا معني ؟

چارلس — بس وہ کہ هي رهي تهي کہ دو تین
هزار پانسو پر طے ہو کہ اتنے میں ڈاکٹر
پہنچ گیا -

هارن بلوئر — یہ ڈاکٹر کہاں سے پھاند پڑا بیچ میں !
کُتا کہیں کا ! ابھی ابھي تو یہاں تھا -
اچھا اب میں سمجھا -

چارلس — بس سرپٹ پہنچا اور بڑي بي کو علیحدہ
لے جا کے کچھ بات چیت کي - اب کیا بات
چیت هوئي یہ مجھے معلوم نہ هو سکا -
لیکن پلٹنے کے وقت بالکل اُلّو کي شکل
تھي اور الو سے بھي زیادہ هوشیار معلوم

ھوتا تھا - بڑي بي نے پھلے تو فرمایا کہ
میں ذرا سوچ لوں پھر سوچنے سے یہ
معلوم ھوا کہ اور باتوں پر بھي غور کرنا
ھے -

ھارن بلوٹر --- تم نے کہا تھا کہ دام چاھو اسي وقت
لے لو ؟

چارلس --- جي ھاں ! قریب قریب انھیں لفظوں
میں کہا تھا -

ھارن بلوٹر --- پھر کیا کہا ؟

چارلس --- کہا کہ زیادہ مناسب یہي معلوم ھوتا
ھے کہ نیلام کر دیا جائے تاکہ کسی کو شکایت
نہ ھو اور یہي باتیں دریافت ھوئیں - وہ
تو بالکل حرص کي تصویر ھے -

ھارن بلوٹر --- نیلام ! خیر ، اگر ابھی تک بولي
ختم نہیں ھوئي جب تو ھم لے بھي
لینگے - یہ سب اسي مردود ڈاکر کي

کارستانی ہے - ہل کرایست سے تو ہم سے
ٹھن گئی -

**چارلس** --- میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا -

[ وہ ہل کرایسٹ کی طرف متخاطب ہونے کو مڑتا ہے
کہ جل آگے بڑھ کے آ جاتی ہے - ]

**جل** ---

[ چہرہ تمتمایا ہوا - انداز رعب دار بنا کے ]

ہارن بلوئر صاحب ، یہ کون سی شرافت
ہے ؟

[ اس کے الفاظ سن کے رولف بھی آگے بڑھ جاتا ہے ]

**ہارن بلوئر** --- مس صاحب ، آپ دونوں فریق کو
سن لیجئے جب کچھ کہئے - یہ یکطرفہ
فیصلہ ٹھیک نہیں -

**جل** --- اس میں سننا کیا ہے ؟ جب آپ نے وعدہ
کر لیا تھا تو اب اس کے خلاف جیکمین
کو نکالنا بہت بیہودہ بات ہے - اس کا

اور مطلب ھي کیا ھو سکتا ھے ؟

ھارن بلوئر — مطلب کیا ھو سکتا ھے ، بڑے غضب کي بات ھے ! میں تو اس دھن میں ھوں کہ اس بستي کي حالت کچھ سنبھل جائے اور یہاں ذرا ذرا سي باتوں پر میرے انتظام کو ملیا میٹ کر دینے کی فکر ھو رھي ھے !

جل — اب تک تو میں آپ کی طرف ھوکے ابّا جان سے لڑائي لڑتي تھي اب میں باز آئي -

ھارن بلوئر — توبہ ، توبہ ! آخر میري بات بھي کوئي سنیگا -

جل — خیر ، اور حالات تو میں نہ جانتي ھوں ، نہ جاننا چاھتي ھوں لیکن اتنا ضرور کہونگي کہ غریبوں کو گھر سے خارج کرنا بڑي شرم کي بات ھے -

**ہارن بلوئر** — خدا کی پناہ ہے !

**رولف** — کیوں ابّا جان، کیا یہ باتیں سچ ہیں ؟

**چارلس** — چپ رہو، رولف ! تم بیچ میں کیوں دخل دیتے ہو ؟

**ہارن بلوئر** —

[ رولف پر ٹوٹ پڑتا ہے ]

اچھا ! یہ چھوکروں کی جماعت ہے - ذرا آپ چھوٹے منھہ بڑی بات کرنے کو رہنے دیجئے - بڑوں کو معاملہ طے کرنے دیجئے - آپ لوگ اس کو جانیں کیا جو بیچ میں کترنے لگے -

[ ڈانٹ پڑنے سے رولف اپنے ہونٹھہ چباتا کھڑا رہ جاتا ہے بعد کو سر اُٹھاتا ہے - ]

**رولف** — مجھے اس سے نفرت ہے کہ ایسے برتاؤ —

هارن بلوئر —

[ گویا زهر اُگل رها هے ]

کیا ؟ اگر تجهکو نفرت هے تو نکل همارے
گهر سے !

جل — یه تو صاف کهنے کي سزا هوئي ! هارن بلوئر
صاحب ، اس میں جامه سے باهر هونے کي
کیا بات هے ؟

هارن بلوئر — مس صاحب ، آپ نے واجب بات
کهي - آپ کي خاطر سے کهئیے مکان میں
رهنے دیا جائے لیکن آیندہ سے اس کو
تمیز سے بات کرنا چاهئیے - چلو چارلي
چلیں -

جل —

[ بهت نرمي سے ]

هارن بلوئر صاحب ، ذرا......

هل کرایست —

[ کهڑکي کے پاس سے ]

جل !

جل ـــ آخر اس سے حاصل ؟ تھوڑی سی تو زندگی
ہے اس میں ہنسنا کھیلنا چاہئے کہ یہ
دنیا بھر کے بکھیڑے مول لینا چاہئے !

رولف ـــ آفریں ! آفریں !

هارن بلوئر ـــ

[ جس کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ سوچنے
کے بعد اس کے ارادوں میں پستی آچلی ہے ]

دیکھو ، ذرا خیال کرو ، میں اپنے گھر میں
شورش نہیں برداشت کر سکتا - تم کو سمجھنا
چاہئے کہ جس شخص نے اتنی ترقی
کی ہے ، جس نے دنیا دیکھی ہے ، جس
نے جان توڑ کے محنت کی ہے ، اُسے
نیک بد سمجھنے کی بھی تمیز ہے -
اگر نہیں ہے تو ، خدا کے یہاں اس کا
انصاف ہوگا ، لیکن میں لونڈے لپاڑیوں سے
انصاف نہیں چاہتا ـــ

جل ـــ "خدا" واہ رے "خدا" !

ہارن بلوئر —

[ جس کو اس سے سخت صدمہ پہنچا ہے ]

ہت تیرے کافر شباب کی !

[ رولف سے ]

آپ بھی تو اسی مرض میں مبتلا ہیں ،
کیوں نہ ہو !

ہل کرایست —

[ جو قریب آ گیا ہے ]

جل ، خدا کے لئے تم اپنی قینچی سی
زبان بند کرو -

جل — میں کیا کروں ؟

چارلس —

[ ہارن بلوئر کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر ]

چلئے ، دیکھا جائیگا - ہاتھ کنگن کو آرسی
کیا ؟ زبان سے کہنے سے کیا حاصل ؟
عمل سے ثابت کرینگے جو کچھ کہنا ہے -

ہارن بلوئر — اور نہیں کیا ؟

[ ڈاکر اور بیگم ھل کرایست کھڑکي سے داخل ھوئے ]

بیگم ھل کرایست — سب ٹھیک ھو گیا ! خدا نے خیر کی -

[ سب لوگ آنے والوں کو دیکھنے لگتے ھیں ]

ھارن بلوئر — اچھا ' تو یہ کہئے آپ نے اپنا کُتا للکار دیا ؟

[ ڈاکر کي طرف اُنگلي کا اشارہ کرتا ھے ]

بڑا تیز ھے ' واہ شاباش !

بیگم ھل کرایست —

[ کلو کي طرف اشارہ کرکے جو سخت پیچ و تاب کے عالم میں کھڑي ھے ]

آپ کي تعریف ؟

[ کلو متعجب ھوکے پلٹ پڑتي ھے اور اس کا پاؤں کپڑوں پر سے کھسک جاتا ھے - ]

ھارن بلوئر — دریافت کرنے کي ضرورت نہیں ھے ' آپ خوب جانتي ھیں -

جل — امّي جان ' ان کو میں اپنے ساتھ لائي تھي -

[ کلو کی جانب کھسک کے اس کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے ]

بیگم ہل کرایست — کیا ان کو پھر تم اپنے ساتھ لاؤگی ؟

ہل کرایست — سنا جی، تم کو یاد رکھنا چاہئے کہ —

بیگم ہل کرایست — کہ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے اس گھر میں میرا فیصلہ قطعی ہوگا —

جل — امّی جان !

[ متحیر ہوکر کلو کی طرف دیکھتی ہے - کلو خود کچھ کہنا چاہتی ہے لیکن زبان ساتھ نہیں دیتی اور ایک عجیب انداز سے ڈری ڈری سی کبھی بیگم ہل کرایست کی طرف دیکھتی ہے کبھی ڈاکٹر کی طرف - ]

[ کلو سے ]

مجھے سخت رنج ہے لیکن خیر دیکھا جائیگا - آؤ چلیں !

[ بائیں جانب سے دونوں چلے جاتے ہیں - رولف جلدی جلدی ان کے پیچھے آتا ہے ]

**چارلس** — آپ لوگوں نے ہمارے گھر کے لوگوں کی توہین کی - کیوں؟ اس کا اور کیا مطلب ہے؟

[ بیگم ہل کرایسٹ صرف مسکرا کے رہ جاتی ہے ]

**ہل کرایسٹ** — میں معافی چاہتا ہوں! واقعی یہ قابل افسوس ہے، اور مجھے سخت رنج ہے - ہمارے تمہارے جھگڑوں میں عورتوں کو پڑنے کی ضرورت نہیں ہے - اگر ہماری تمہاری لڑائی بھی ہو جب بھی شرافت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے -

**ہارن بلوئر** — باتیں بنانے سے کیا فائدہ؟ اب ہماری تمہاری نوچ کھسوٹ ہی ہوگی، دستانے اُتار کے کھلے کھلے پنجوں اور ناخنوں سے نوچ کھسوٹ ہوگی ایسی ویسی بھی نہیں! اس کے بعد جس کو خدا دے وہ لے - میں تو کوئی کسر اُٹھا نہ رکھونگا - آگے خدا مالک ہے - کیوں بے ڈاکر! اپنے کو بہت ہوشیار سمجھتا ہے؟ گُنتا کہیں کا! تو روک سکتا

ہے - سنڈری خریدی ہو اور پھو خریدی ہو
جب تو سند! چارلی، آو چلو -

[ قریب سے دونوں گزرتے ہیں اور جل در بارہ کمرہ میں داخل ہو رہی ہے - دروازہ میں آمنا سامنا ہو جاتا ہے - ]

ھل کرایست — کہو ڈاکر، کیا حال ہے ؟

ڈاکر — سر دیست تو ہوا موافق ہے - بڑی بی نے اب نیلام کی ٹھانی ہے - آگے ٹس سے مس نہیں ہوتی - کہتی ہے میں دونوں کو ہمسایہ دونوں کو عزیز جانتی ہوں، کسی سے بھی مروت نہیں توڑ سکتی - لیکن اگر سچ پوچھئے تو اس کی نظر روپیہ پر ہے - باقی خیر صلاح !

جل —

[ آگے بڑھتے ہوے ]

امّی جان ! اب ؟

بیگم ھل کرایست — اب کیا ؟

جل — آپ نے اس خاتون کي توھین کیوں کي ؟

بیگم ھل کرایست — میں نے صرف یہ کہا تھا کہ
ھوا کھانے ساتھ، چلي جانا - یہ کب کہا
تھا کہ یہاں لے کے چلي آنا ؟

جل — چاھے کسي رئیس کي بیٹي شریف زادي
ھي کیوں نہ ھو ؟

بیگم ھل کرایست — بیٹي جل ! اب اس معاملہ
میں دخل نہ دو - ھمیں کو طے کرنے دو کہ
کس سے ھم سے میل رھے اور کس سے
بگاڑ رھے -

[ ڈاکر کي طرف دیکھتي ھے ]

بیگم ھل کرایست — بوکھلا گئي یا بالکل بدحواس
ھو گئي !

جل — اَمّي جان، آپ تو پہیلیاں بُجھاتی ھیں -

اگر آپ کوئی خاص بات جانتی ہیں تو
کہتی کیوں نہیں ؟

بیگم ہل کرایست —

[ اپنے خاوند سے ]

کیوں ! کیا اب کہ ہی دوں ؟

ہل کرایست — ڈاکٹر صاحب ، ذرا آپ معاف کیجئیگا !

[ ڈاکٹر سر تعظیم خم کر کے کھڑکی سے باہر نکل جاتا ہے ]

جل ، تم کو بڑوں کے سر نہ چڑھنا چاہئیے -
یہ بات چیت تمہارے منھہ سے اچھی نہیں
معلوم ہوتی -

جل — ابّا جان ، میں اس کی قایل نہیں - میرا
تو ہمیشہ کے لئے سر نیچا ہو گیا - یہ
بھی کوئی بات ہے کہ کسی بیچارے نے
زبان نہیں کھولی اور آپ توہین پر توہین
کئے چلے جا رہے ہیں - اگر ہارن بلوئر کو

آپ شہدہ کہتے ہیں تو اس برتاؤ کو آپ کیا کہتے ہیں ؟

بیگم ھل کرایست — چھوکری ' کچھ سمجھتی بوجھتی بھی ہے یا قینچی سی زبان ہی چلتی ہے ؟

ھل کرایست — آخر ماجرا کیا ہے ؟ ھارن بلوئر صاحب کی بہو کا کیا قصہ ہے ؟

بیگم ھل کرایست — میں اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتی وہ کچھ ہی قصہ کیوں نہ ہو !

[ جل کی جانب سخت نگاہ سے دیکھتی ہے اور کھڑکی سے باہر چلی جاتی ہے - ]

ھل کرایست — جل ' تم نے اپنی والدہ کو بہت پریشان کیا ہے !

جل — جی نہیں ! ڈاکٹر نے کچھ ماں سے لگائی بجھائی کی ہے - اسی نے کوئی قصہ گھڑا ہے - میں تو جب ہی سمجھ گئی تھی

جب چپکے چپکے کانا پھوسی ہو رہی
تھی - میں تو اس ڈاکر کو دیکھے خار
کھاتی ہوں! لفنگا ہے لفنگا اچھا خاصہ!

**ہل کرایست** — اب تمھاری طرح ساری دنیا تہذیب
کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نہیں رکتی -
بڑے کام کا آدمی ہے ڈاکر - جل کو
اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہئے -

**جل** —

[ اپنے بندھے ہوئے بالوں کو جنبش دے کے ]

ابا جان، یہ بات نہیں ہے - ایک ذرا سا
بھی آدمی اگر ان کے چکمہ میں آ جاے تو
نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیں - امی
جان تو جب اپنی بات پر آ جاتی ہیں
تو بالکل زہر کی پڑیا ہو جاتی ہیں -
جانا کہ ہارن بلوئر لچّا ہے، شہدہ ہے،
سب کچھ ہے، لیکن اس کا مطلب یہ
تو نہ ہوا کہ ہم سب بھی اسی کے ساتھ
ساتھ لچے بن جائیں -

ہل کرایسٹ — تو گویا ہم لوگ بھی شہدپن کرنے
کی صلاحیت رکھتے ہیں! چلو یہ سند
خوب ملی!

جل — نہیں ابّا جان، یہ بات نہیں - میں نے تو
صرف اتنا کہا تھا کہ آپ جو چاہے آپ
برتاؤ ھارن بلوئر کے ساتھ کیجئے، امّی جان
اس کو اچھا ہی کہے جائینگی - ان کا
خود اور ڈاکٹر کا تو کہنا ہی کیا ہے!

ہل کرایسٹ — اخّاہ، آج تو تم نے سنجیدگی اور
متانت کی حد کر دی!

جل — نہیں، حقیقت یہ —

[ اس کی آواز گلو گیر ہو جاتی ہے ]

اب تو ذرا میرے ہنسنے کھیلنے کے دن آئے
تو یہ دنیا بھر کی آفتیں آ گئیں - امّی
جان کے غصے کی اگر یہی حالت رہی تو
زندگی زہر ہو جائیگی - اوروں کے ساتھ
پڑکے ابّا جان آپ کو یہ طریقے نہ سیکھنے

چاهئے - آپ کا درد اب کیسا هے ؟

هل کرایست -- اچها هے - اب تو بہت افاقہ هے -

جل — دیکها ! اس سے تو معلوم هوتا هے کہ آپ
کے لئے چاهے دلچسپي کا سامان هو لیکن
هماري خدا هي خیر کرے !

هل کرایست — معلوم هوتا هے تم سے اور اس کا کیا
نام هے -- رولف سے -- کچهہ ساز باز هو
چلا - کیوں ؟

جل -- نہیں ، مگر اب اس سے کیا ؟ وہ گهروندا
بن کے بگڑ گیا !

[ اپنے هونٹهہ دانت کے نیچے دباتي هے - ]

هل کرایست -- مجهے تو اس کا ذرا بهي افسوس
نہیں -

جل — میں کچهہ شباب اور عاشقي کے خواب نہیں
دیکهنا چاهتي لیکن بهرحال راہ و رسم
میں کوئي هرج هي نہیں سمجهتی - میں
تو چاهتي هوں کہ دل خوش رکهوں ،

ھر چیز سے لطف اُٹھاؤں - لیکن جب ھر
آدمی منافرت کا وظیفہ پڑھتا ھے تو دل
خوش رکھنا معلوم ! آپ تو انھیں باتوں
میں آلودہ رھنا چاھتے ھیں ' رھی
میں سو میں کیا ! میري قسمت میں بھي
یھي پریشاني لکھی ھے - ھماري قسمت
پھوٹي ھے ! دن رات ' صبح شام ' سوائے
نفرت کے اور کوئي خیال ھی کسي کے
ذھن میں نہیں آتا !

ھل کرایست — تم کو اپنے گھر سے تو محبت ھے نہیں !

جل — محبت ؟ میں تو اپنے گھر پر جان دیتي ھوں -

ھل کرایست — یہ بات ھے تو خوب یاد رکھنا کہ جب
تک اس موذني کو روکا نہ جائیگا اس گھر
میں رھنا محال ھو جائیگا - چمني ' دھواں
ھر طرف یھی سامان دکھائی دیگا - درخت
سب پٹرا ھو جائینگے ' خدا کي پناہ !
ذرا خیال کرو وھاں !
[ اشارہ کرتا ھے ]

ذرا سوچو تو!

[ اس طرح اشارہ کرتا ھے گویا جیسے اس کو صاف دکھائي دے رھا ھے کہ چمنیاں بلند ھو رھي ھیں اور دھراں نکل رھا ھے - ]

میں یہیں پیدا ھوا ' میرے باپ یہیں پیدا ھوئے ' سب ان درختوں اور مرغزاروں کو دیکھہ کے جیتے تھے - اور اب یہ جنگلی جانے کہاں سے "ترقي" کا خبط لیے کے آ گئے ھیں! انہیں سنتري کے سبزہ‌زاروں میں میں نے گھوڑے کي سواری سیکھي ' دنیا بھر میں ایسے سبزہ‌زار ڈھونڈھے سے نہیں مل سکتے ' ایک ایک درخت پر میں چڑھا ھوں - ھاے کس منحوس ساعت میرے باپ نے اس کو بیچا! لیکن اِس دن کي ان کو کیا خبر تھي! کیا کہیں! مصیبت بھي ایسے وقت میں آئي جب روپیہ پیسہ کا توڑا ھے -

جل —

[ اس کے بازو سے چمٹ کے ]

ابّا جان !

ھل کرایست — ھاں کیا ھے ؟ لیکن جتنی محبت ھم کو اس مکان سے ھے تم کو نہیں ھے — کبھی کبھی تو میں خیال کرتا ھوں کہ تم چھوکرے چھوکریاں دنیا میں کسی چیز سے محبت نہیں کرتے -

جل — ابّا جان ! میں تو محبت کرتی ھوں ، ضرور محبت کرتی ھوں -

ھل کرایست — تم تو دیکھ ھی رھی ھو ، اب اس زندگی میں ایسی عمدہ جگہ ایسا پر فضا منظر نصیب نہیں ھو سکتا ، چاھے جو ھو - لیکن بغیر اچھی طرح لڑائی لڑے تو میں اس مکان کو برباد ھونے نہ دونگا -

[ اس بات کا احساس کرتے ھوئے کہ اس کے خلاف خیالات کا اظہار ھوگیا اُٹھ کے کھڑا ھو جاتا ھے اور کھڑکی تک ٹہلتا ھوا چلا جاتا ھے ، داھنی جانب مڑ جاتا ھے — جل کھڑکی تک پیچھے پیچھے چلی جاتی ھے اس کے بدن انگڑائی لے کے دونوں ھاتھ بلند کرتی ھے - ]

جل — اوهو ! اوهو !!

[ پشت پر سے آواز آتی هے "جل !" — مڑ کے دیکھتي هے اور حیرت زدہ هو کے پیچھے پلٹ جاتي هے اور کھڑکي کے داهنے بازو کا سہارا لے کے کھڑي هو جاتی هے ، بائیں طرف سے رولف آتا هے - ]

کون هے ؟

رولف —

[ کھڑکي کے پاس بازو کا سہارا لئے هوئے کھڑا هے ، ]

دشمن ! کلو کے بٹوا کو تلاش کرتے آیا هوں -

جل — چلے جاؤ ، دشمن ! خیریت نہیں هے -

[ رولف کھڑکي سے نکل آتا هے اور کلو کا بٹوا جہاں گرگیا تھا رهاں سے اُٹھا لیتا هے پھر پلٹ کے اسي کھڑکي کے بائیں جانب سہارا لے کے کھڑا هو جاتا هے - ]

رولف — معاملہ کچھ سلجھتا نظر نہیں آتا ! کیوں ؟

جل — هے تو ایسا هي -

رولف — بزرگوں کے گناہ اور پڑیں همارے سر ، بھگتیں هم لوگ !

**جل** — تین چار پشت تک چھاؤں پڑتی ہے - آخر
ابّا جان نے کون سا گناہ کیا ؟

**رولف** — ایک طرح سے کوئي گناہ نہیں کیا !
البتہ یہ سمجھ میں نہیں آتا ، اور میں
نے تم سے اکثر کہا بھي ہے کہ آخر
تم لوگ ہم کو باهري ، غیر کیوں سمجھتے
ہو ؟ مجھے تو یہ بات کچھ اچھي نہیں
لگتي -

**جل** — لیکن اس میں آپ لوگوں کو یا کم سے کم
آپ کے والد صاحب کو تو برا ماننا نہیں
چاهئے -

**رولف** — انسان تو دونوں ہیں - آپ کے والد
صاحب بھي اور میرے والد صاحب بھي -
وہ بھي تو ہم لوگوں سے وابستہ ہیں -
یہ جتني ترقي ہو رهي ہے آخر کس کے
لئے ہو رهي ہے ؟ ہمارے لئے تو - بھلا
جیسا برتاؤ تمہاري ماں نے کلو کے ساتھ

کیا ہے ویسا کوئي تمہارے ساتھ کرے تو کیا
ہو؟ اور تمہاري ماں نے ایسے طریقے برت کے اور
لوگوں کے بھي سر پھرا دئے ہیں - کوئي شخص
بھي تو بیچاري کلو سے ملاقات کرنے نہیں آتا -
اور کیوں نہ ہو! میں تو سمجھتا ہوں
یہ حد درجہ ذلیل بات ہے کہ کسي کو
محض اس لئے متروک کر دیا جائے کہ وہ
باہري ہیں یا نو وارد ہیں ' اُن کي حیثیت
کا اندازہ اُن پر نہ چھوڑا جائے بلکہ اُن کی
حیثیت آپ خود اپنے طریقوں سے بنائیں
بگاڑیں -

جل — یہ اس لئے نہیں کہ آپ لوگ نووارد ہیں -
اگر آپ کے والد صاحب شرافت کا برتاؤ اور
لوگوں کے ساتھ کرتے تو اور لوگ بھی اُن
کو شریف سمجھتے -

رولف — یہ کہئے - مجھے تو یقین نہیں آتا - میرے
والد کی قابلیت میں کس کو شک ہو
سکتا ہے ؟ اُن کا خیال ہے کہ اس مقام پر

اُن کا دباؤ لوگوں کو ماننا چاھئے ' بجائے
اس کے ھر شخص خود اُن کو دبانے کی
فکر میں ھے - ھاں ' ھر شخص اسی دُھن
میں لگا ھوا ھے - وہ بھی جھلّا جاتے ھیں
اور سوںچتے ھیں کہ جس طرح ھو اپنی
بات کی پچ کی جائے - جل ' تم کو تو
انصاف ھاتھہ سے نہیں دینا چاھئے - تم
کو تو حق بجانب رھنا چاھئے -

جل --- میں بالکل حق بجانب ھوں -

رولف --- تم ھی حق بجانب ھوتیں تو پھر کیا
تھا ! ذرا خیال کرو کلو ' --- بچاری کلو --- اور
چارلی غریب نے کیا قصور کیا ھے ؟ اس
معصوم کی تو جان پر بن گئی ھے - جب تک
چارلی کی شادی نہیں ھوئی تھی جب
تک کا کوئی مضایقہ نہ تھا - والد صاحب
بھی یہ اُمید نہ رکھتے تھے کہ لوگ ملنے
جائینگے ' لیکن چارلی کی شادی کے بعد
بھی لوگوں کی کنارہ کشی ستم ھے -

جل — میں تو جانتی ہوں کہ یہی لطف کی بات ہے -

رولف — کیوں نہ سمجھو! ہو تو آخر اسی دانہ پانی کی پلی ہوئی - تم کو تو میں ان خیالات سے بالاتر سمجھتا تھا -

جل — اور جو کوئی تمہارا گھر مٹی میں ملانے پر آمادہ ہو جائے تو راضی ہو جاؤ گے ؟

رولف — میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا - جیسے ہر چیز دنیا میں بدلتی رہتی ہے گھر کی بھی ہیئت تبدیل ہوتی رہتی ہے - گھر کیا کچھ دنیا کے قاعدوں سے مستثنیٰ ہے ؟

جل — بہتر ہے ! تو تم آکے ہمارا گھر چھین لو -

رولف — ہم لوگوں کی یہ خواہش ہرگز نہیں ہے کہ تمہارے گھر پر قبضہ کر لیں -

جل — اور یہ جیکمین کے گھر کیوں لئے لیتے ہو ؟ ......

رولف — تو یہ صاف کیوں نہ کہ دو کہ اپنی کہوگی
کسی دوسرے کی نہ سنوگی !

[ جانے کے لئے گھوم پڑتا ھے — ]

جل — دشمن !

[ جب رولف جانے کے قریب ھوتا ھے — ]

رولف —

[ جاتے ھوئے مڑ کر ]

ھاں ، دشمن !

جل — اچھا ، تو آؤ لڑائی کے پہلے ایک دفعہ ھاتھ
تو ملالیں —

[ کھڑکی کی بازو سے ھٹ کر دونوں ایک دوسرے کا
ھاتھ بڑے زور سے پکڑ کے دباتے ھیں — ]

پردہ گرتا ھے —

# دوسرا ایکٹ

## پہلا سین

ایک بڑے هوٹل میں جہاں چیزوں کي خرید فروخت
هوتي هے بلیرڈ کھیلنے کا کمرہ – مقام دیکھنے میں
نہایت عمدہ گو بہت چوڑا نہیں – یہاں نیلام کنندہ
اپنا کام کرتا هے – بائیں کو ایک پتلي سي میز اور
حاضرین کے رخ کو دو کرسیاں – یہاں نیلام کنندہ بیٹھ کے
یا کھڑے هو کے حاضرین کو مخاطب کریگا – میز کے گرد
هرے رنگ کے کاغذ کے اشتہارات بکثرت لٹک رهے هیں -
مجمع میں عام لوگ بھي هیں اور خریدار بھي – بائیں
کو برابر هي میز کے قریب ایک دروازہ هے – پیچھے کي
دیوار کے برابر میز کے پشت پر دو اونچي اونچي
تپائیاں پڑي هوئي هیں جیسي بلیرڈ کھیلنے کے کمروں
میں اکثر دیکھي جاتي هیں – تپائیوں تک پہنچنے کے لئے
دو دو زینے هیں – دیوار کے بیچوں بیچ میں دروازہ هے
جس میں شاہ بلوط کے تختے جڑے هیں – روشندان سے

ستمبر کے مہینے کی دلخوشکن دھوپ آ رهي هے - جس وقت پردہ اُٹھتا هے استیج بالکل خالي هے - پردہ اُٹھتے هي ڈاکر اور بیگم هل کرایست پشت کے دروازہ سے داخل هوتے هیں -

ڈاکر — ذرا ان سے هٹ کے بیٹھنا چاهئے - بیگم صاحب ! هارن بلوئر اور چارلي کو ذرا دیکھئے -

[ حاضرین کے جانب اشارہ کرتا هے ]

بیگم هل کرایست — تین بجے سے نیلام شروع هوگا - کیوں ؟

ڈاکر — ٹھیک تین بجے تو خیر کیا شروع کر سکیں گے ؟ یہ لوگ ایسے وقت کے پابند نہیں هوتے اور صرف "سنڈري" هي کا تو نیلام هونا هے - چھوٹي بیگم صاحبہ کیسا اس لڑکے کے ساتھ تشریف رکھتي هیں -

[ بیگم چارلس هارن بلوئر کي طرف اشارہ کرتا هے - ]

وہ دیکھئے دروازہ پر - میں اس لونڈے کو

خوب پہچانتا ہوں - میں نے آپ سے سب
حال کہہ دیا ہے -

بیگم ہل کرایست — ڈاکر ' خوب سمجھ بوجھ لینا -
اگر کوئی غلطی یا غلط فہمی ہو گئی تو
غضب ہو جائیگا -

ڈاکر —

[ سر ہلا کر ]

بجا فرماتی ہیں ' بیگم صاحب ! اس
میں کیا شک ہے ؟ آپ نے غور کیا
ہوگا کہ نیلام دیکھنے کے لئے خدائی بھر کے
بیفکرے جمع ہو جاتے ہیں - جو لوگ بہت
مصروف سمجھے جاتے ہیں وہ بھی نیلام
دیکھنے کے لئے نہ جانے کیسے وقت نکال
لیتے ہیں - آپ چاہے جب دیکھ لیجئے -
ڈیوک کے مختار عام بھی آ دھمکے ہیں -
یہ تو نہ اپنی ٹانگ لڑائینگے خواہمخواہ
کو -

بیگم ہل کرایست — صاحب کہاں رہ گئے ؟

ڈاکر — وہ کیا صحن میں ہیں - مس صاحب بھی

ساتھ ساتھ ھیں۔ یہیں آ رھے ھیں۔ اگر مجھ
سے ملاقات ھو گئی جب تو کچھ بات ھی
نہیں ورنہ ان سے کہ دیجئیگا کے جیسے
آخری بولی ھو چکے تو اگر مجھے آگے بڑھنے
کی اجازت ھو تو رومال ناک میں لگا لیں
بس میں آگے بڑھونگا اور جب دوبارہ رومال
ناک میں لگائینگی تو میں سمجھونگا کہ
بس ختم کر دینا چاھئے۔ مجھے تو امید
ھے کہ اس کی نوبت ھی نہ آئیگی۔ ایسا
کیا ھارن بلوئر اپنا روپیہ پھینک دیگا۔

بیگم ھل کرایست — کہاں تک حد مقرر ھوئی ھے؟

ڈاکر — چھ ھزار تک۔

بیگم ھل کرایست — مار ڈالا! خیر، خدا حافظ ھے
ڈاکر، خدا کے نام پر شروع کر دو۔

ڈاکر — خدا مالک ھے، بیگم صاحب۔ میں کلو
بی‌بی والے معاملہ کو بھی سمجھ لونگا،
کچھ گھبرانے کی بات نہیں ھے۔ جائینگی

کہاں اسمجھ سے نکل کے -

[ منک کے اشارہ کرتا ھے اپنی ناک پر انگلی رکھتا ھے
اور دروازہ تک چلا جاتا ھے - ]

[ بیگم ھل کرایست دونوں زینوں پر چڑھ کر دروازہ کے
داھنی جانب بیٹھ جاتی ھے اور ایک پرانی عینک لگا
لیتی ھے - اس کے پیچھے دروازہ سے رولف اور کلو داخل
ھوتے ھیں - بیگم ھل کرایست اس کو چلے جانے کا اشارہ
کرتی ھے اور دروازہ بند کر لیتی ھے - ]

**کلو —**

[ زینوں کے قریب روشنی میں - بہت معمولی انداز
سے ]

بیگم ھل کرایست صاحبہ!

**بیگم ھل کرایست —**

[ جیسے کوئی تعجب نہیں ھوا ]

کیا ارشاد ھوتا ھے ؟

**کلو —**

[ دو بارہ ]

بیگم صاحبہ!

بیگم هل کرایست — کیا فرماتي هیں ؟

کلو — میں نے تو حتي‌الامکان کبھي آپ کي شان
میں کوئي گستاخی نہیں کي -

بیگم هل کرایست — کیا میں نے کبھي کہا هے کہ
آپ نے کوئي گستاخی کی -

کلو — لیکن آپ کا برتاؤ تو ایسا هے جیسے میں
نے آپ کا کچھ نقصان هي کر ڈالا هے -

بیگم هل کرایست — میں نے تو اپني جان میں
ایسا کوئي برتاؤ نہیں کیا - اور سچ پوچھئے
تو مجھ سے آپ سے واسطہ هي کیا هے -
آپ اپنے گھر خوش - هم اپنے گھر خوش -

کلو — آپ کے مکان کے خراب هونے میں میرا کوئي
قصور نہیں هے - بھلا مجھے کیا دخل هے -

بیگم هل کرایست — آپ کو دخل نہیں هے تو آپ
روک تو سکتي هیں - وہ کیا آپ کے میاں
صاحب اور آپ کے خسر صاحب تشریف
رکھتے هیں -

کلو — میں نے تو بڑی کوشش کي -

بیگم هل کرایست —

[ کلو کي طرف دیکھتے هوئے ]

اچھا ، میں جانتي هوں ایسے لوگ عورتوں کي باتوں کو خاطر میں نہیں لاتے -

کلو —

[ کسي قدر تیز مزاجي سے ]

مجھے اپنے خاوند سے محبت هے - مجھے ....

بیگم هل کرایست —

[ گھور کے اس کي طرف دیکھتے هوئے ]

آخر یه آپ مجھ سے مخاطب کیوں هوئیں ؟

کلو —

[ درد ناک غمزدہ انداز سے ]

اس لئے کہ مجھے خیال هوا کہ آپ مجھے کم سے کم انسان تو ضرور هي سمجھینگي -

**بیگم هل کرایست** — تو معاف کیجئیگا - اس وقت مجھے نہ پریشان کیجئے تو بہت بہتر ھے -

**کلو** —

[ غمناک انداز سے بات مانتے ھوئے ]

بہتر ھے ' میں دور جاکے اُدھر بیٹھونگي -

[ بائیں جانب جاکے زینوں پر سے ھوتے ھوئے بیٹھ جاتي ھے -

[ رولف دروازہ سے دیکھتا ھے اور کلو کو وھاں بیٹھے دیکھ کر خود بھي وھیں آ کے بیٹھ جاتا ھے - بیگم هل کرایست پھر ذرا داھنے کو ھٹ کے مطمئن بیٹھ جاتي ھے - ]

**رولف** —

[ ایک بار بیگم هل کرایست کي طرف دیکھ کے کلو کے شانے پر جھکتے ھوئے ]

اب تو طبیعت اچھي ھے بالکل ؟

کلو ــــ بڑی شدت کی گرمی ہے !

[ نیلام کے اشتہار سے پنکھا جھلتی ہے ]

رولف ــــ ڈاکر بھی آتے ہیں - مجھے اس شخص سے نہ جانے کیوں چڑ ہے -

کلو ــــ ڈاکر کہاں ہیں ؟

رولف ــــ وہ کیا بیٹھا ہے - وہ دیکھو - دیکھا ؟

[ کمرہ کی داهنی طرف اشارہ کرتا ہے ]

کلو ــــ

[ اپنی جگہ پر سمت کے دیکھتی ہے ]

اچھا ، وہ ہے -

رولف ــــ

[ غیر متوجہ انداز سے ]

وہ اس کے پاس دوسرا کون ہے جو ادھر ہی ٹکٹکی لگائے ہے -

کلو ــــ معلوم نہیں کون ہے ؟

[ اشتہار نیلام ذرا بلند کر کے پنکھا جھلتی ہے اور اپنا منھ بالکل آڑ میں کر لیتی ہے - ]

رولف —

[ کلو کی طرف دیکھ کے ]

کیوں کیسی طبیعت ہے ؟ پانی منگواؤں تھوڑا سا ؟

[ کلو کے اشارہ پر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے ]

[جب دروازہ پر پہنچتا ہے تو ہل کرایسٹ اور جل داخل ہو رہے ہیں - ہل کرایسٹ اپنے خیالات میں محو پاس سے گزر کے اپنی بیوی کے پاس بیٹھ جاتا ہے - ]

جل — خوب رولف ، خوب ہم لوگوں کو نکلوانے کے لئے آئے ہیں ! کیوں ؟

رولف —

[ زور دے کے ]

جی نہیں ، میں کلو کے علاج کے لئے پریشان ہوں - ان کی طبیعت اچھی نہیں ہے -

جل —

[ کلو کی طرف کنکھیوں سے دیکھ کے ]

یا خدا ! اُن کو تو یہاں آنا ہی نہ تھا -

[ رولف کوئي جواب نہیں دیتا اور باھر چلا جاتا ھے - ]

[ جل پہلے کلو کي طرف دیکھتي ھے پھر اپنے والدین کي جانب نگاہ کرتي ھے جو دھیمي آواز میں کچھہ بات چیت کر رھے ھیں، اور اپنے والد کے بغل میں بیٹھہ جاتی ھے جو کسي قدر ایک طرف کو ھٹ کے لڑکي کے لئے جگہ خالی کر دیتا ھے - ]

بیگم ھل کرایست —

[ اپنے خاوند سے ]

کیوں ڈاکٹر تم کو دیکھہ رھا ھے ؟

[ ھل کرایست اشارہ سے ھاں کرتا ھے ]

وقت کیا ھے ؟

ھل کرایست — تین بجنے میں ۳ منٹ باقي ھیں -

جل — کیوں ابّا ! پاؤں تو آج رہ رہ گئے - توبہ ! توبہ !

ھل کرایست — اُف !

جل — امّي جان ! آپ کا کیا حال ھے ؟

بیگم هل کرایست — مجھے تو کچھ نہیں معلوم
ھوتا -

جل — هارن بلوئر کي برتنوں سے بھري ھوئي گاڑی
راستہ ھي میں ملي تھي - یہ تو شگون
ھوا !

بیگم هل کرایست — کچھ پگلي تو نہیں ھو گئي -
نادان کہیں کي !

جل — اچھا ان کو سلیٹ چرخہ کو دیکھئے ! ابّا
جان ، میرا ھاتھ پکڑ لیجئے -

بیگم هل کرایست —

[ اپنے خاوند سے ]

آپ کے پاس رومال ھے کہ نہیں ؟ رومال
ضرور ھاتھ میں رکھئیگا -

هل کرایست — میں چھ هزار سے آگے نہیں بڑھ
سکتا - جانتي تو ھو کہ جو پیسہ بھي آئیگا

قرض هي سے آئيگا - اور زیادہ آئیگا کہاں
سے ؟ جایداد میں گنجایش بھي تو نہیں -

[ اپنے کوٹ کے اندر جیب میں هاتهہ ڈالتا هے اور
رومال کا ایک سرا باهر نکال لیتا هے ]

چِل —— اخّاہ ! مس منلز بھي آ گئیں - ابھي ابھي
تو آئي هیں - کیسي بڈهي مکڑي هے کہ
واہ ! واہ !! واہ !!!

بیگم هل کرایست —— آئي هیں اپني طبیعت خوش
کرنے - میں کہتي هوں جتني رقم یکمشت
دي جاتي هے وہ نہیں لیتي هے ' کہتي هے
میں بے لوث هوں - بے لوث نہیں خاک هے !

هل کرایست —— تو اس میں کیا ! جتنا زیادہ مل
سکے لینا چاهتي هے ' اس میں اس کا
کوئي قصور نہیں هے - یہ انسان کي فطرت
هے - بات چیت هونے سے پہلے میں بھي
اسي طرح سونچتا تھا - یہ ڈاکر کے اُدھر
کون بیٹھا هے ؟

**جل** — کیا ؟ کہاں ؟ کیسا پوھن ہے !

**بیگم هل‌کرایست** —

[ آپ ہي آپ ]

ہے تو - کیا کہتا ہے ؟

[ ایک نظر کلو پر ڈالتي ہے - کلو اپنی جگہ پر مغموم بے حس و حرکت بیٹھی ہے اور آہستہ آہستہ اشتہار نیلام سے اپنے منھہ پر ہوا دے رہي ہے - ]

[ اپنے خاوند سے ]

ذرا جائیے ، یہ خوشبو کی شیشي کلو کو دے دیجئے -

**هل کرایست** —

[ شیشی ہاتھہ سے لے کر ]

شکر خدا کا ! دل میں درد تو آیا -

**بیگم هل کرایست** — میرے دل میں ، میں تو ......

**جل** —

[ تیز نگاہ سے اپني ماں کي طرف دیکھہ کے اور خوشبو کي شیشی ہاتھہ سے چھین کے ]

میں دے دونگی -

[ شیشي لئے کلو کے پاس تک جاتی ھے ]

اک ذرا سا مزاج مفرح کر لیجئے - آپ کے
جسم کا تو جیسے خون ھي اُڑ گیا -

کلو —

[ تعجب سے ]

جي نہیں ' میري طبیعت اچھي ھے -
آپ نے بڑي عنایت کي -

جل — جي نہیں ' نہیں کیا معني ؟ آپ کو
خوشبو لینی ھوگي -

[ کلو لے لیتی ھے ]

ذرا یہ اشتہار میں دیکھ سکتي ھوں ؟
آپ کا کچھ ھرج تو نہ ھوگا ؟

[ اشتہار لے کے خوب غور سے دیکھ رھي ھے —
کلو نے اپنا منھ اپنے ھاتھوں سے چھپا لیا اور خوشبو کي
شیشي بالکل منھ کے سامنے کر لي ھے - ]

بڑي گرمي ھے ' کیوں ؟ میرے خیال

میں یہ شیشی آپ اپنے پاس رہنے دیجئے -

کلو —

[ اپنی سیاہ آنکھوں سے بیچینی سے اِدھر اُدھر تاکتے ہوئے ]

رولف پانی لینے گئے ہیں -

جل — آپ واپس کیوں نہیں جاتیں ؟ آپ کا ارادہ تو آنے کا بھی نہ تھا ' یہ بات کیا ہوئی ؟

[ کلو سر ہلاتی ہے ]

خیر ' یہ لیجئے پانی بھی آپ کی خاطر سے آ گیا !

[ اشتہار کلو کو دے دیتی ہے اور راہ میں رولف کے پاس سے .ر اُٹھائے ہوئے گزرتی ہے -

[ بیگم ہل کرایسٹ جو کلو ' جل ' ڈاکر اور اس کے دوست کو برابر دیکھ رہی ہے ' ہاتھ کے اِشارے سے کچھ پوچھتی ہے لیکن نا موافق جواب ملتا ہے - ]

جِل — ابّا جان ! کیا وقت ہے ؟

ہل کرایست —

[ گھڑی دیکھ کے ]

۳ منٹ آگے ہیں ۳ بج کے !

جل — غضب خدا کا ! آ ہے !

ہل کرایست — جِل !

جل — بڑی غلطی ہوئی' میرے منھ سے کیا نکل گیا ؟
توبہ ! اے لو وہ آ گیا - وہی ہے نہ ؟ خدا
سمجھے !

بیگم ہل کرایست — اُش ش ! ........ خاموش !

[ نیلام کنندہ بائیں جانب سے آتا ہے اور سیدھا میز پر جاتا
ہے - آپ کی لمبائی چوڑائی برابر ہے - پستہ قد' چہرہ
سرخ سپید - صورت سے بہت معمولی آدمی معلوم ہوتا
ہے - بال چھوٹے چھوٹے ترشے ہوئے گویا سر پر ٹوپی
رکھی ہے اور مونچھیں بھورے رنگ کی کتری ہوئی'
بڑی بڑی گھنی بھویں - نگاہ تیز - آپ دیکھ نہ پائیں
اور وہ آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھ لے - اپنی غرض

سے بے سبب مسکراتا ھے جیسے مسکرانے کو دل سے
کوئی تعلق ھی نہیں ھے - جب بولی میں کمی ھوتی
ھے تو گویا اس کے دل پر چوٹ لگتی ھے جس سے
معلوم ھوتا ھے کہ انسانیت سے بالکل عاری نہیں ھے -
ھر ایک سے اشارہ بازی کرتا ھے - پیلا بھورے رنگ کا
کوٹ پہنے ھوئے - ویسٹکوٹ بھی ھے جس کا کوئی
بٹن بند نہیں ھے - گرا ھوا کالر اور سیاہ و سفید رنگ
کی ٹائی خاص قطع سے باندھے ھوئے ' ادھر وہ اپنے
کاغذات یکجا کر رھا ھے اُدھر ھل کرایست کا خاندان
خوب جم کے بیٹھ گیا ھے - کلو نے پانی پیا اور پھر
تکیہ کے سہارے بیٹھ گئی - شیشی اپنی ناک کے پاس
لگائے ھوئے - رولف کسی قدر آگے بڑھ کے بیٹھا ھے اور
برابر جل پر نظر جمائے ھوئے ھے - ایک مختار بھی
نیلام کنندہ کے پاس ھی میز پر ڈٹ گیا ھے -

**نیلام کنندہ** —

[ میز پر کھٹ کھٹ کرکے ]

آپ حضرات معاف فرمائیں - اگر میں
جناب کی پوری طور پر خدمت سے معذور
رھوں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا ھے
کہ آج صرف ایک ھی جایداد نیلام

ھوگي - نمبر ۱ مندرجہ اشتہار نیلام
یعني سنٹري ڈیپ واٹر - نمبر ۲ کا نیلام
بالفعل ملتوي کر دیا گیا ھے - نمبر ۳ یعني
بڈ کاٹ کا نیلام آئندہ ھفتہ میں ھوگا -
اس کا کیا پوچھنا ھے ' کیا کہنا ھے ! تمام
کانوے کي پیرش میں اس سے بہتر مکان
یا کاشت مشکل سے ھوگي - اُس وقت
بڑي خوشي سے وہ جایداد آپ لوگوں کي
خدمت میں پیش کي جائیگي -

[ ایک مرتبہ پھر اشتہار نیلام کو بغور دیکھتا ھے گویا
حاضرین کو پچھلي تقریر سمجھنے کا پورا موقع دیتا
ھے - ]

تو جناب والا ' جیسا میں نے ابھي التماس
کیا ھے آج صرف ایک ھي جایداد نیلام
ھوگي - نمبر ۱ مالکانہ حقوق - کیا کہنا
ھے ! بے لگائے باغ لگے ھوئے ھیں ! ساري
زمین منجانب خدا ھي چمن بني

ہوئی ہے! زمین ہے ' کاشت کیجئے تو سونا اُگل دے - اور مکان بنانے کے لئے تو اِس سے بہتر زمین خیال میں بھی نہیں آ سکتی - سنڈوی ڈیپ واٹر لاجواب جایداد ہے! تو جناب ' جیسی نمبر ۱ جایداد ہے ویسا ہی نمبر ۱ مجمع بھی ہے - واہ! واہ!! واہ!!!

[ اپنی خاص طرز سے مسکراتا ہے ]

تینوں جایدادوں کا دام ایک ہی جایداد میں آ جائیں جب تو بات ہے! آپ حضرات معاف فرمائیں میں خود شرایط نیلام آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کر دوں - مسٹر بلنکارڈ آپ کو سنائینگے - آپ کو زیادہ زحمت نہ دی جائیگی - بہت ہی مختصر شرایط ہیں -

[ خود بیٹھ جاتا ہے اور دو مرتبہ میز کو کھٹکھٹاتا ہے - ]

[ مختار عام کھڑے ہوکے شرایط نیلام پڑھ کے سناتا

ھے - آواز وہ کہ کوئي نہ سن سکے - جیسے ھي شوایط نیلام پڑھنا شروع کرتا ھے چارلس ھارن بلوئر پشت کے دروازہ سے داخل ھوتا ھے - ایک ذرا ٹھہر کے اِدھر اُدھر اور خاص طور سے ھل کرایست خاندان کو دیکھتا ھے اور مونچھوں پر تاؤ دیتا ھوا اپني بیوي کے پاس ھي جا کے بیٹھ جاتا ھے - ]

چارلس — کلو ، کیا مزاج کچھ ناساز ھے ؟

[ اتنا سنتے ھي کلو یکبارگي چونک پڑتي ھے اور تمام حاضرین اس کا چہرہ بآساني دیکھ لیتے ھیں - ]

اُدھر سے اِدھر چلي آؤ - ان لوگوں سے دور رھنا ھي بہتر ھے -

[ ھاتھ کے جھٹکے سے وہ ھل کرایست خاندان کي طرف اشارہ کرتا ھے کلو تیز نظر سے حاضرین کے داھنے جانب دیکھ کے نگاہ پھیر لیتي ھے - ]

کلو — نہیں ، بہت اچھي طرح ھوں - اس جگہ پر بڑي گرمي ھے !

چارلس —

[ رولف سے ]

تمٌ یہیں رهنا ـ کلو کا مزاج اچها نہیں هے - میں واپس جاؤنگا -

[ رولف سر هلاتا هے ]

[ چارلس دروازہ کے پاس واپس جاتا هے - واپسي کے وقت هل کرایست خاندان کے لوگوں کي طرف نگاہ ڈالتا هے — بیگم هل‌کر ایست یہ تمام حرکات بجو کي طرح دیکهہ رهي هے — جیسے هي مختار عام عبارت شرایط نیلام ختم کرتا هے اور بیٹهہ جاتا هے ویسے هي چارلس دروازہ سے باهر چلا جاتا هے — ]

نیلام کنندہ —

[ کهڑا هوتا هے اور میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے ]

جناب ' ملاحظہ فرمائیں - ایسي نایاب جایداد ایسي بیش قیمت زمین روز روز بازار میں نہیں آتي!

[ اپنے ایک دوست سے جو سامنے هي کهڑے کچهہ بات چیت کر رهے هیں ]

کیا فرمایا جناب نے ؟ سچ ہے - سچ ہے -
تمام ڈیپ واٹر میں اس سے بہتر جایداد
تو نہیں ہے - جناب اسپائیسر صاحب ،
میں تو خوب جانتا ہوں - چپہ چپہ سے
واقف ہوں - اس زمین کو دیکھ کے فرشتوں کے
منھ میں پانی بھر آتا ہے - پاس بڑوس
کیسا لاجواب ! زیادہ تعریف کرنے سے کیا
فائدہ ؟ آپ صاحبان کو کہاں تک زحمت
دی جائے ! حاضر ہی ہے اور آپ خود ملاحظہ
فرما سکتے ہیں ! پانی کی کوئی کمی
نہیں ! درخت ایک سے ایک بڑھ کر — کوئی
کسی قسم کی روک نہیں ! کوئی سیر
قبضہ داری کا بکھیڑا نہیں ! آج خریدئے کل
جو چاہے کیجئے - نگینے کی طرح جڑی
ہوئی ہے - بس آپ لوگ یہ خیال فرمالیں
کہ ڈیوک صاحب اور ہل کرابیسٹ صاحب
کی ریاست کے درمیان جو یاقوت جڑا ہوا
ہے اسی کو سنڈری کہتے ہیں !

[ مسکراتے ہوے ]

آیر لینڈ سے مراد نہیں ہے اسی سنتری
کا تذکرہ ہے - تمام ملک میں اس زمین
کا جواب نہیں ہے - شریفوں کے لئے بے حد
موزوں ہے - اور یہ تو آپ لوگ بھی جانتے
ہیں اور میں بھی عرض کر چکا کہ ایسی
جایداد روز روز نہیں بکتی -

[ ھارن بلوئر کی طرف بائیں کو دیکھتا ہے ]

اس میں سونا چاندی جو کچھ نکلے
سب آپ ہی کا ہے - سونے چاندی سے
زیادہ قیمتی تو وہاں کی مٹی ہے - تو
اب کتنے سے شروع ہو؟ بولی شروع کتنے
سے بھی ہو مضایقہ نہیں - ہاں! اب چلئے
مہربان! تشریف لائیے - دو سو ایکڑ زمین!
عمدہ زمین! کاشت باغ چراگاہ مکان بنانے
کے لئے لا جواب موقع! تمام ملک میں
بس ایک ہی جگہ ہے - جو چاہئے بنائیے -
تو بس اب سرکاری بولی!

اسپایسر --- دو ہزار!

**نیلام کنندہ —**

[ مسکراتے ہوے ]

ھاں ! آپ کا نقصان نہیں ھے ! خوب ، دو
ھزار ! ارے دو ھزار تو ایک مرتبہ سیر کرنے
کے دام ھیں ! ڈیوک کي زمین بھي مات
ھو جائیگي ، کچھہ خبر ھے ؟

[ ھارن بلوئر کمرہ کے بائیں جانب سے ]

پانچ سو -

اچھا دو ھزار پانچ سو ! آداب عرض ھے - تو
اب دو ھزار پانسو !

[ اپنے ایک دوست سے جو اسي جگہ کھڑا ھے - ]

کہئے جناب سینڈي صاحب ! کیا سر کھجا
رھے ھیں ؟ بس اتنے ھي میں سر کھجانے
لگے !

[ ڈاکر کي بولي داھني جانب سے ]

پانچ سو -

اور پانچ سو ، اچھا تین ھزار - آیئ ایسي
بے نظیر جایداد کے لئے کل تین ھزار ! کیا

یہ ریاست آپ لوگوں کو پسند نہیں ہے؟
کیا؟ ذرا ہمت سے!

[ کچھ دیر سکوت رہتا ہے ]

**جل** — ابّا جان! کتنے کی بولی ہے اس وقت؟

**ہل کرایست** — آخری بول ڈاکر کی ہے -

**نیلام کنندہ** — کل تین ہزار!

[ ہارن بلوئر ]

تین ہزار پانسو!

[ ہارن بلوئر کی جانب ]

کیوں یکبارگی چار ہزار کہ دوں؟

[ بیچ میں سے ایک شخص بولی بولتا ہے ]

خیر، مجھے کچھ نہیں، میں سو ہی
سو بڑھاؤنگا - تین ہزار چھ سو!

[ ہارن بلوئر ]

سات سو -

اور سات سو - اچھا تین ہزار سات سو!

[ حاضرین کو جانچتے ہوے ٹھہر جاتا ہے ]

جل — یہ کتنے کي بولي ہوئي ؟

ہل کرایست — ہارن بلوئر تھے - بیچ میں ڈیوک صاحب ہیں -

نیلام کنندہ — آیئے حضرات ! تمام دن یوں ہي گزرا جاتا ہے - اب چار ہزار اعلان کرتا ہوں میں -

[ ڈاکر ]

شکریہ ! اب ذرا رنگ پر آچلا ہے سودا -

[ بیچ میں سے ایک صاحب ]

اور ایک سو - اچھا ، چار ہزار ایک سو !

[ ہارن بلوئر ]

چار ہزار دو سو -

[ ڈاکر سے ]

آپ کي طرف سے ؟ اچھا ، چار ہزار تین سو ! غور کرنے کي بات ہے ! ایسي زمین ایسي جایداد دوسري نہیں ہے - ایک علاقہ ہے پورا ! پورے داموں جائیگي یہ ریاست !

ایسي جایداد کے تو جو کچھ بھي دام
لگیں کم ھیں -

[ مسکراتا ھے ]

[ ھارن بلوئر ]

چار هزار پانسو !

[ بیچ میں سے ایک بولي ]

اور چھ سو !

[ ڈاکر ]

سات سو

[ ھارن بلوئر ]

آٹھ سو ! کیا فرماتے ھیں ؟ نو سو ؟

[ بیچ والے صاحب سُن کھینچے جاتے ھیں - ]

والے صاحب سون کھینچے جاتے ھیں -

[ ڈاکر ]

نو سو !

[ ھارن بلوئر ]

پانچ هزار ! خوب ! خوب ! اب معاملہ آیا

هے ڈھنگ پر! پانچ هزار — پانچ هزار!

[ ٹھہر جاتا هے اور مختار عام سے کچھ باتیں
کرنے لگتا هے - ]

هل کرایست — اب تو بھر گئے!

نیلام کنندہ — حضرات! یہ جایداد پھینک نہیں
دینگے هم - کل پانچ هزار! توبہ ' آدھے
دام بھي تو نہیں آتے هیں -

[ ڈاکر ]

پانچ هزار ایک سو -

[ هارن بلوئر ]

دو سو!

[ ڈاکر ]

تین سو - پانچ هزار تین سو! کیا کہا آپ
نے ؟ پانچ هزار پانچ سو!

[ اپنے اشتہار نیلام کو دیکھنے لگتا هے ]

جل —

[ کسي قدر پریشان هو کر ]

ابّا جان' یہ تو دشمن هو گیا ' کمبخت!

نیلام کنندہ — اب پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں
آ سکتا - بقول شاعر

"جو کوئی آج نہ پائیگا
سو چیگا پچھتا ئیگا "

کیوں جناب پانچ ہزار چھ سو ؟

[ ڈاکر ]

پانچ ہزار چھ سو -

[ ہارن بلوئر ]

سات سو -

[ ڈاکر ]

آٹھ سو - پانچ ہزار آٹھ سو پونڈ ! اب
کچھ دام آئے ہیں لیکن ابھی بڑی کسر
ہے -

[ کچھ دیر کے لئے خاموشي - نیلام کنندہ اپنی
کامیابي پر خوش ہوتا ہے اور اپني پیشاني سے پسینہ
پونچھتا ہے - ]

جل — یہ بولي تو ہماري تھي ، کیوں ابّا ؟

هل کرایست —

[ سر هلاتا هے – جل رولف کي جانب نظر اُٹھا کے دیکھتي هے – رولف کا چهرہ تمتما گیا هے – کلو نے جنبش نهیں کي – بیگم هل کرایست اپنے خاوند کے کان میں کچھ کہ رهي هیں – ] ۔

نیلام کنندہ — آخري بولي پانچ هزار آٹھ سو پونڈ ! جاتا هے مال جاتا هے ! پانچ هزار آٹھ سو پر جاتا هے ! آئیے حضرات آئیے ! نهیں جاتا هے موقع هاتھ سے ! آداب عرض !

[ هارن بلوئر ]

پانچ هزار نو سو –

اور ؟

[ ڈاکر ]

چھ هزار –

چھ هزار ' چھ هزار ! ارے ' سنتری — سارے جوار کي جان — کل چھ هزار پر ! کوڑیوں کے مول لٹي جاتی هے ! چھ هزار پر ! غضب خدا کا !

ھل کرایست —
[ بڑبڑاتے ہوئے ]
بہت کم دام؟ غضب ہے!

نیلام کنندہ — چھ ہزار سے کچھ اوپر؟ تشریف لائیے!
حضرات آئیے - کیا بس؟ اب کچھ گنجایش
نہیں ہے؟ ذرا ہمت سے کام لینے کی ضرورت
ہے - چھ ہزار پونڈ! تو اب ختم ہوتا ہے -
چھ ہزار — ایک!
[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے - ]
چھ ہزار — دو!
[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے - ]

جل — اے لو، اب مل گئی -

نیلام کنندہ — چھ ہزار ایک سو؟ کیوں جناب؟
[ ھارن بلوئر ]
چھ ہزار ایک سو -

[ مختار عام کچھ کہتا ہے اور نیلام کنندہ کا شانہ
پکڑ لیتا ہے جس کے جواب میں نیلام کنندہ صرف
سر ہلا دیتا ہے - ]

بیگم ھل کرایست — ذرا آپ کھکھار دیجئے -

[ ھل کرایست کھکھارتا ھے - ناک پر رومال رکھتا ھے - ]

نیلام کنندہ — چھ ھزار ایک سو !

[ ڈاکر ]

دو سو -

[ ھارن بلوئر ]

تین سو -

چھ ھزار تین سو !

[ ڈاکر ]

چار سو -

چھ ھزار چار سو پونڈ - چھ ھزار چار سو پونڈ ! ایسي مطلوب خلایق جایداد کل چھ ھزار چار سو میں لٹ رھي ھے بالکل !

[ خاموشي طاري ھے - ]

بیگم ھل کرایست — لٹ رھي ھے !

نیلام کنندہ — چھ ہزار چار سو!

[ ھارن بلوئر ]

پانسو -

[ ڈاکر ]

چھ سو -

[ ھارن بلوئر ]

سات سو -

[ ڈاکر ]

آٹھ سو -

[ بیچ میں خاموشي — اس وقفہ میں بائیں جانب دروازہ سے ایک شخص مختار عام کو بلاتا ھے اور کچھ بات چیت کرتا ھے — ]

ھل کرایسٹ —

[ بڑبڑاتے ھوئے ]

بس اب اگر اتنے میں بولي نہیں ختم ھوتي میں آگے نہیں بڑھتا -

نیلام کنندہ — چھ ہزار آٹھ سو! چھ ہزار آٹھ سو — ایک!

[ میز بجاتا ہے ]

چھ ہزار آٹھ سو — دو !

[ میز بجاتا ہے ]

اب ختم ہوتی ہے بولی - یہ جایدادوں
کی سرتاج جایداد جاتی ہے !

[ ہارن بلوئر ]

نو سو -

آداب عرض ! نو سو - چھ ہزار نو سو پونڈ !

جل — ارے بابا !

[ ہل کرایست نے رومال نکالا ]

بیگم ہل کرایست —

[ کانپتے ہوئے لہجہ میں ]

چھوڑنا نہیں -

نیلام کنندہ — کیا میں سات ہزار کہوں ؟

[ ڈاکر ]

سات ہزار -

بیگم ہل کرایست —

[ کان میں کچھ کہتی ہے ]

رومال اندر رکھو - ڈاکر نہ دیکھنے پائے -

نیلام کنندہ — سات هزار پونڈ ! ختم هوتي هے بولي '
سات هزار پر ! سات هزار — ایک !
[ میز پر کهٹ کرتا هے ]
سات هزار — دو !
[ میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے ]
[ هارن بلوئر ]
ایک سو -
سات هزار ایک سو !
آداب عرض !

[ هل کرایسٹ پهر رومال ناک میں لگاتا هے - جل کے گلے سے آواز نهیں نکلتي — اپني جگه پر پیٹهم کے بل بیٹهم جاتي هے - اور اپنے دونوں هاتهم اپنے سینه پر باندهم لیتي هے - بیگم هل کرایسٹ اپنا رومال اپنے منهم پر پهیرتي هے' اور بےحس و حرکت بیٹهم جاتي هے - هل کرایسٹ بهي بالکل پتهر کي مورت بنے بیٹهے هیں -

[ نیلام کنندہ نے نیلام کي بولي روک دي' اور مختار سے بات کر رها هے جو اپني جگه پر واپس آیا هے - ]

بیگم هل کرایسٹ — دیکهم رهے هیں تماشه ؟

جل ــــ جمے رہنا، ابّا جان - اب جمے رہنا -

نیلام‌کنندہ ــــ تو جناب، اب سنتری کے دام سات ہزار ایک سو پہنچ گئے ہیں، اور مجھکو اگر زیادہ دام نہ آئے تو اتنے پر بھی بیچنے کی اجازت ہے، اتنے دام بھی خیر بہت اچھے تو نہیں ہیں لیکن غنیمت ہیں -

[ اپنے دوست مسٹر اسپایسر سے ]

کیوں؟ گھماسان دام ہیں؟ آپ تو خوب سمجھتے ہیں -

[ مسکراتا ہے ]

اچھا، تو کون سات ہزار دو سو کی بولی بولیگا؟ ایں، کوئی نہیں؟ میں کسی کو مجبور نہیں کر سکتا - سات ہزار ایک سو ــــ ایک!

[ میز پر کھٹ کرتا ہے ]

سات ہزار ایک سو ــــ دو!

[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے ]

[ جل گلے سے ایک عجیب دردناک آواز پیدا کرتی ہے ]

**ہل کرایست —**

[ عجیب غریب بھرائی ہوئی آواز سے ]

دو سو —

**نیلام کنندہ —**

[ تعجب کرکے اور گھوم کے ہل کرایست کے اشارہ کا انتظار کرتے ہوئے ]

شکریہ ! شکریہ !! سات ہزار دو سو -

[ نیلام کنندہ گھوم کے ہل کرایست اور ہارن بلوئر دونوں پر نظر دوڑاتا ہے ]

حضور کا کیا حکم ہے ؟

[ ہارن بلوئر ]

تین سو -

[ ہل کرایست ]

چار سو -

سات ہزار چار سو !

[ ہارن بلوئر ]

پانچ سو -

[ ھل کرایسٹ ]

چھہ سو -

سات ہزار چھہ سو -

[ وقفہ ]

حضرات ! یہ دام معمولی اچھے ھیں ، لیکن ایسی نایاب جایداد کے نایاب دام بھی ہونے چاھئیں - بڑی گنجائش ھے اس جایداد میں !

[ ھارن بلوئر کی جانب ]

کیا آپ نے آٹھ ہزار کہے ؟ آٹھ ہزار ! اب جاتی ھے جایداد آٹھ ہزار میں !

[ ھل کرایسٹ ]

آٹھ ہزار ایک سو -

[ ھارن بلوئر ]

دو سو -

[ ھل کرایسٹ ]

تین سو -

[ هارن بلوئر ]

چار سو -

[ هل کرایست ]

پانچ سو -

آٹھ هزار پانچ سو ! آٹھ هزار پانچ سو ! هیرے کی کان آٹھ هزار پانچ سو میں !

[ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتا هے ]

جل —

[ کان میں ]

غضب هوا !

[ آهستہ سے ]

ابّا جان ! غضب هو گیا -

بیگم هل کرایست — اب تو میرا خیال هے کہ ختم کرنا چاهئے ، آخر کوئی حد بھی هے ؟

نیلام کنندہ — آٹھ هزار پانچ سو — ایک !

[ میز پر کھٹ کرتا هے ]

آتھ ہزار پانچ سو — دو !

[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ھے ]

[ ھارن بلوئر ]

چھ سو -

[ ھل کرایسٹ ]

سات سو -

آپ کیا فرماتے ھیں ؟

[ ھارن بلوئر ]

آتھ سو -

ھل کرایسٹ — نو ھزار -

[ بیگم ھل کرایسٹ اپنے ھونتھ دانت سے چباتے ھوے خاوند کي طرف دیکھتي ھے لیکن وہ بالکل محو ھے ]

نیلام کنندہ — اس لاثاني عجیب و غریب عمدہ جایداد کے کل نو ھزار ! اتنے دام تو ڈیوک صاحب دے دینگے اگر ان کو یہ معلوم ھو جائے کہ ان کا مکان ھي دب جائیگا - سنتري ڈیپ واٹر نو ھزار میں ! نو ھزار — ایک !

[ میز پر کھٹ کرتا ھے - ]

نو ھزار — دو !

[ میز پر کھٹ کرتا ھے - ]

**جل —**

[ بہت آہستہ سے ]

اپني بولي !

**ایک آواز —**

[ حاضرین کي جماعت میں دور سے ]

اور پانچ سو -

**نیلام کنندہ —**

[ متعجب ہوکر اور ہاتھ آواز کی جانب پھیلا کر ]

پانچ سو ! نو ہزار پانچ سو ! نو ہزار پانچ سو !

[ ہارن بلوئر کي جانب دیکھ کے ]

آپ کیا فرماتے ہیں ؟

[ کوئي جواب نہیں - ]

[ مختار عام نیلام کنندہ سے کچھ بات چیت کرتا ہے ]

**بیگم ہل کرایست —**

[ سر گوشي کرتے ہوے ]

ڈیوک صاحب ہونگے! وہي معلوم ہوتے
ہیں -

هل کرایسٹ —

[ اپني پیشاني پر هاتهہ پهیرتے هوے ]

خیر' اس میں بهي کچهہ هرج نہیں هے -
یہ بچہ تو خاموش هوئے کسی طرح!

نیلام کنندہ —

[ هل کرایسٹ کي جانب دیکهتے هوے ]

نو هزار پانچ سو؟

[ هل کرایسٹ سر هلاتا هے ]

نو هزار پانچ سو! سنٹري اور ڈیمپ واٹر
کے لئے نو هزار پانچ سو — ایک!

[ میز پر کهٹ کرتا هے ]

نو هزار پانچ سو — دو!

[ میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے ]

[ ٹهہر جاتا هے اور هارن بلوئر اور هل کرایسٹ کي
جانب دیکهتا هے ]

اب آخری مرتبہ — نو ہزار پانچ سو !
[ میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے ]
[ آخری بولی بولنے والے کی جانب دیکھتے ہوے ]
مسٹر اسمالی ، بہت خوب !
[ نہایت اطمینان سے ]
آخری بولی ختم - نیلام بھی ختم !
[ نیلام کنندہ اور مختار عام مصروف ہو جاتے ہیں - اور بھیڑ چھٹنی شروع ہو جاتی ہے - ]

**بیگم ہل کرایسٹ** — اسمالی ؟ اسمالی ؟ یہ کون صاحب ہیں ؟ کیا یہ ڈیوک صاحب کے مختار عام ہیں ؟
[ اپنے خاوند سے ]

**ہل کرایسٹ** —
[ گویا سوتے سے جاگ کر اور اس تمام جوش و خروش کے بعد اصلی حالت پر آتے ہوئے ]
کیا ؟ کیا ؟

**جل** — بہت خوب ، ابّا جان ! آپ نے خوب مقابلہ کیا !

**ھل کرایست** — توبہ ! مجھے تو ڈبوھي دیا تھا ظالم نے - مگر بڑي خیر ھوئي کہ ڈیوک صاحب آڑے آ گئے !

**بیگم ھل کرایست** —

[ رولف اور کلو کي جانب دیکھتي ھوئي جو جانے کو تیار کھڑے ھیں - ]

اے لو ! وہ تو پاس ھي کھڑے ھیں - دیوار گوش دارد - یہ ڈاکر کہاں غائب ھو گیا ؟ ذرا ڈاکر کو ڈھونڈو -

[ اتنے میں نیلام کنندہ اور مختار صاحب کاغذات لے کے بائیں جانب سے چلتے نظر آتے ھیں - ھل کرایست خوب ھاتھ پھیلاکے انگڑائي لیتے ھیں جیسے نیستي اُتار رھے ھیں - پشت پر کا دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے - ]

**ھارن بلوئر** — بڑے دام بڑھا دئے ! بولي تو خوب بولے ' لیکن تہ کو نہ پہنچ سکے - چوک گئے ' دوست !

**ھل کرایست** — خیر ' آخري بولي نو ھزار کي میري

هي رهي جس کے بعد ڈیوک صاحب کے نام ختم هوئي - پهر بهي شکر هے خدا کا کہ سنٹري ایک بهلے آدمي کے هاتهہ بکي -

**هارن بلوئر** — ڈیوک ؟ ها ها ها ها ! یه تو ایک هي هوئي - جناب هوش کي دوا کیجئے - نه سنٹري ڈیوک کے هاتهہ لگي نه کسی بیوقوف کے هاتهہ لگي - سنٹري میرے هتهے چڑهہ گئي !

**هل کرایسٹ** — کیا ؟

**هارن بلوئر** — یار ! مجهے تمهارے لئے افسوس هے - یه باتیں تم جیسے پرانے چنڈول نهیں جانتے - غضب کے دام هیں ! لیکن تمهاري ضد کي وجه سے مجهے دینے پڑے — اور جب میں عمارتیں بنواؤنگا جب اس کي کسر نکلیگي -

**هل کرایسٹ** — تو کیا وہ آخري بولي آپ کي تهي ؟ یه مطلب هے !

**ہارن بلوئر** — بے شک! یہی مطلب ہے میں نے تو
پہلے ہی کہا تھا کہ میرے منھ نہ لگو -
تم نے نہ مانا - آخر بول گئے - اب سمجھے
کہ اب بھی نہیں سمجھے؟

**ہل کرایست** — یہ تو سفلہ‌پن کی چال ہے -

**ہارن بلوئر** —

[ گویا زہر اُگلتا ہے ]

کیا لفظ آپ نے استعمال کیا تھا؟ نوچ
کسوٹ، چھین جھپٹ، تو اب اس میں
کیا؟ ہماری تمہاری نوچ کھسوٹ ہو رہی
ہے - ہل کرایست صاحب!

**ہل کرایست** — کیا کہوں! اس بڑھاپے کو دعا دیجئے
نہیں تو —

[ گھونسہ باندھتا ہے ]

**ہارن بلوئر** — ہاں، ہاں! اب گھونسہ بازی کی تو
نہ آپ کی عمر ہے نہ ہماری - یہ کام تو
اب لڑکوں کے ذمہ چھوڑ دینا چاہئے -

[ رولف اور جل کی طرف دیکھتا ھے - اور رولف کی
طرف دفعتاً انگلی اُٹھاتا ھے ]

خبردار! جو اب اُس لونڈیا سے مخاطب
ھوئے ' میں نے تم کو خوب سمجھ لیا ھے -
اور آپ جناب ' مس صاحب ' آپ ذرا
میرے بچے پر نظر عنایت ھی رکھئے تو
بہتر ھے -

**جل** —

[ اپنے جذبات چھپاکے ]

ابّا جان ' اس حرامزادے سے خدا سمجھے !
کس قدر ذلیل باتیں کرتا ھے -

**ھل کرایست** — بیٹھ جاؤ -

[ جل بیٹھ جاتی ھے اور ھل کرایست جل اور
ھارن بلوئر کے درمیان میں آ جاتا ھے ]

یہ تو آپ نے بڑی بے ایمانی سے پالا مارا

ہے - لیکن کچھ فائدہ اُٹھائیگا تو معلوم
ہوگا - یہ سب کچھ سہی لیکن قانون تو
آپ کو میری جائداد غارت کرنے کی اجازت
نہ دیگا -

ھارن بلوئر — ذرا مزاج کی باگ روکے ہوئے ' تھامے
ہوئے ! اب تو آ گئے ہو پھندے میں - اب
لٹکا دیا ہو تو سہی !

بیگم ھل کرایسٹ —

[ یکبارگی ]

ھارن بلوئر صاحب ! یاد رکھنا چاہ کن را
چاہ درپیش -

ھل کرایسٹ — کیوں جی !

بیگم ھل کرایسٹ —

[ مخاطب نہیں ہوتی ]

اور پھر ہم لوگوں کے برتاؤ کی بھی کوئی
شکایت نہ کرے - ہم سے جو کچھ بن پڑیگا
تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے ساتھ اُٹھا

نہ رکھیں گے ' اور شکایت کی کیا بات ہے '
کچھ کنبہ قبیلے کے تھوڑا ہی ہو ؟ یہی
تو میں بھی چاہتا ہوں - آپ کے کنبہ
قبیلے سے باہر لیکن آپ کے چاروں طرف گھیرے
ہوئے - اب ڈیپ واٹر سے آپ کے قدم اُکھڑتے
ہیں ' اب اپنا بوریا بدھنا سنبھال
رکھئیگا - چھ مہینہ میں صفایا ہے بس !
میری بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے اور
جوار بھی پاک ہو جائے --

[ اب سب فرش پر برابر کھڑے ہیں ]

**کلو —**

[ ایک دم سے بیگم ہل کرایسٹ کے پاس آکے ]

بیگم صاحب ' یہ آپ کی نمک کی شیشی
حاضر ہے -

[ خسرو سے ]

کیا آپ لوگ ......... ؟

**ہارن بلوئر —**

[ سب کی جانب یکے بعد دیگرے دیکھتے ہوئے ]

اب بھي میں تم سے کہتا هوں کہ یہ آپ
لوگوں کا میري بہو کے ساتھہ برتاؤ هي
سبب هے کہ جو میں نے یہ جایداد خریدي
هے - میري بہو ! جیسے آپ کي بہو ویسے
میري بہو - اور مجھہ سے کوئي پوچھے تو
وہ آپ سے لاکھہ درجہ اچھي هے - آپ لوگوں
نے میرے مزاج کا پارہ چڑھا دیا هے -
کلو ! خیر یہ تمھاري شرافت هے کہ کسي
بات کا خیال نہیں کرتي هو - آؤ چلو -

**بیگم هل کرایست** — خیریت اسي میں هے کہ اب
مصالحت هو جائے -

**هارن بلوئر** — اپنا کام دیکھئے ، اس جھگڑے میں
نہ پڑئے -

**بیگم هل کرایست** — بہتر هے -

**هل کرایست** — سنا جي ! اِن معاملوں میں تم نہ
پڑو ، یہ هم هي لوگ ٹھیک کر لینگے -

[ رولف سے ]

آپ نوجوان اپنے باپ کی اس چالبازی کو
کیا کہتے ہیں ؟

[ جل رولف کی طرف دیکھتی ہے - رولف کچھ کہنے
ہی کو ہے کہ ہارن بلوئر بیچ میں بول اٹھتا ہے ]

ہارن بلوئر — میری چالبازی ؟ آپ کی کیا رائے
ہے ؟ میرے لڑکے کو مجھ سے لڑانے کی
کوشش چالبازی نہیں ہے ؟ کیا بڑی شریف
حرکت ہے ؟

جل —

[ رولف سے ]

کیوں ؟

رولف — میں نہیں کہتا ، لیکن —

ہارن بلوئر — چالبازی ؟ چپ رہ ، پلّا کہیں کا !
مسٹر ہل کرایست نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی میں نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی - ہاں فرق صرف اس قدر رہا
کہ اُن کے کارندہ نے بولی شروع کی اور

میرے کارندہ نے ختم کي - اس میں
چالبازي کا کیا ذکر ؟

[ هنستا هے ]

**هل‌کرایست** — اب کوئي صورت نہیں هے - هم لوگوں
کي دنیا هي دوسري هے -

**هارن بلوئر** — هم تو خداوند کریم سے دعا هی کرتے
هیں کاش ایسا هو تو پهر کیا کہنا ! کلو '
آؤ چلیں - اور رولف ' تم بهي چلے آؤ '
پیچھے پیچھے - چھ مہینہ کے اندر اندر
چمنیاں لگ کے موتر لاریاں دوڑنے لگیں
تب تو بات هے !

**بیگم هل کرایست** — هارن بلوئر صاحب ' اگر آپ نے
عمارت .........

**هارن بلوئر** —

[ بیگم هل کرایست کي جانب دیکھتے هوئے ]

عجیب مذاق هے ! یعني چار هزار سے کم کي
جایداد کے نو هزار پونڈ دام بهي دلوائے

اور نیکی کی اُمید بھی رکھتے ہیں - میں
کھٹملوں کی طرح مسل دونگا اگر موقع
سے ہاتھ آ گئے - آداب عرض ! خدا حافظ !

رولف --- ابّا جان !

جل --- ابّا جان - اس نالایق کی بد زبانی تو دیکھئے
ذرا -

ھل کرایست --- میرا بھی آداب عرض !

[ ھارن بلوئر آنکھ پھیلا کے ھل کرایست کے نیم تبسم
چھرہ کی طرف دیکھتا ھے -- اور کلو کا ھاتھ پکڑ کے
قریب قریب کھینچتے ہوئے بائیں جانب کے دروازے تک
لے جاتا ھے - لیکن کھلے ھوے دروازہ میں ڈاکٹر اور ایک
اجنبی کھڑے ھیں - وہ دروازے سے ھٹ جاتے ھیں
اور کلو قریب قریب زمین پر آ رھتی ھے ]

ھارن بلوئر --- آیں ، آیں ! کیا ، بات کیا ھے ؟

کلو --- جانے کیا بات ھے ! آج طبیعت بہت خراب
ھے -

[ بڑی کوشش سے اپنی حالت سنبھالتی ھے ]

**بیگم هل کرایست —**

[ اسي دوران میں اجنبي اور ڈاکر سے آنکھوں آنکھوں میں کچھه اشارہ کرتي ھے ]

هارن بلوئر صاحب ' عمارت بنائیگا تو آپ جانئیگا - پھر همارا قصور نه دیجئیگا -

**هارن بلوئر —**

[ بات کرنے کے لئے گھوم پڑتا ھے ]

یه جو آپ اپنے کو بہت هوشیار چلتا - پرزہ سمجھتے هیں تو ابھي کسي دھن کے پکے سے پالا نہیں پڑا - اور میں نے تمام عمر اسي میں گزاري ھے - یه بال دھوپ میں نہیں سفید کئے هیں - مجھے آپ دھمکاتے هیں کہ یه هوگا وہ هوگا - اس کا میرے اوپر گدا بھي نہیں پڑتا - تمہارے خاوند نے مجھے اژدر کا لقب دیا ھے - اب میں یوناني - لاطیني تو جانتا نہیں هوں لیکن میں نے لغت دیکھي ھے تو اس کے معني اژدھا کے هیں - اور اب جب اژدھا هونے

کي بدنامي هي هے تو تم جيسوں سے ڈرنا
کيا ؟ ۰ اب رخصت ديجئے -

[ کلو کو آگے کھینچ لیتا هے اور دونوں دروازے سے جلدي سے
نکل جاتے هیں - پیچهے پیچهے فوراً هي رولف هو لیتا هے ]

**بیگم هل کرایست** — ڈاکر ' تم نے خوب کام کیا -

[ ڈاکر کے پاس تک چلي جاتي هے جہاں بائیں
کو اجنبي بهي موجود هے - ان میں بات چیت هوتي
هے - ]

**جل** — ابّا جان ' غضب هو گیا !

**هل کرایست** — اب تو سنگ آمد سخت آمد -
جو کچھ هو هنسي خوشي جهیلنا هی هے -
غارت هوا بزرگوں کا مکان اور کیا ؟ کمبخت
اس کو ستیاناس کرکے چهوڑیگا - یه بزرگوں کا
مکان اس کا پاانداز هوکے رهیگا - ارے توبه '
جي چاهتا هے سر پیٹ لوں !

**جل** —

[ اشارہ کرکے ]

دیکهئے کلو بي‌بي پهر بیٹھ گئیں - ابهي

ابھي تو ایسا معلوم ھوا کہ غش پہ غش
چلے آ رھے ھیں - معلوم ھوتا ھے کہ اس
میں کچھہ بھید ھے - اس کا راز ڈاکر کو
ضرور معلوم ھے اور اس اجنبي کو بھي اس
معاملہ میں کچھہ دخل ضرور ھے - ذرا
امّي جان کو تو دیکھئے ' اُن سے پوچھئے تو
آخر معاملہ کیا ھے ؟

ھل کرایسٹ ـــ ڈاکر !

[ آگے آگے ڈاکر پیچھے پیچھے بیگم ھل کرایسٹ آتي ھیں ]

آخر یہ ھارن بلوئر کي بھو کا کیا معاملہ
ھے ؟ یہ معمہ کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا -

ڈاکر ـــ معمہ تو کوئي نہیں -

ھل کرایسٹ ـــ آخر کچھہ تو -

ڈاکر ـــ جانے دیجئے - آپ کو اس سے کیا واسطہ ؟

ھل کرایسٹ ـــ آخر میں بھي تو کچھہ سنوں - کیا
بھید ھے آخر ؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم باهر جاؤ ۔ هم لوگ آتے هیں ۔

جل — امّي جان ! بهلا یه کون سي بات هے ! مجهے یه فضول باتیں نهیں پسند ۔

بیگم هل کرایست — یه لڑکیوں کے سنلے کي باتیں نهیں هیں ۔

جل — ڈهکوسلے مجهے نهیں بهاتے ۔ روز تو میں اخبار پڑهتي هوں ۔

ڈاکر — بهر حال آپ کو هٹ جانے هي میں کیا عذر هے ؟

بیگم هل کرایست — کیا آپ اپني لڑکي کو ......

جل — ابّا جان ، مجهے نهیں پسند آتیں یه بیکار کي باتیں ۔ میري اِتّي اِتّي تو بچوں کي ماں هوتي هیں !

بیگم هل کرایست — میں کچهه تیري طرح واهي هوں ؟

جل — کیا اس میں کچھہ جھوٹ ھے ؟

ھل کرایست — کیا ؟ — کیا ؟

[ ڈاکر اس کے قریب داھنے جانب جاتا ھے - اور کچھہ چپکے کان میں کہتا ھے ]

یہ بات !

[ پھر ڈاکر کچھہ چپکے چپکے کہتا ھے ]

بیگم ھل کرایست — سچ مچ !

جل — غضب ھو گیا ! یہ کیا ھوا ؟ — چاھے جو کچھہ ھو !

بیگم ھل کرایست — کسي کام کي نہ رھیگي -

جل — اس کے پہلے کیا ھو چکا ھے ؟

بیگم ھل کرایست — اس سے کیا بحث ھے ؟ یہ پوچھو کہ اب کیا ھوگا جو اصل چیز ھے -

ھل کرایست — آخر تمھیں کیسے معلوم ھوا ؟

ڈاکر —

[ اجنبي کي طرف اشارہ کر کے ]

میرے دوست تو خود درمیاني تھے -

ھل کرایست — میرے تو ھوش اُڑ گئے سن ھي کے
جیسے جي کھٹا ھوگیا !

بیگم ھل کرایست — میں تو کھتي تھي کہ آپ نہ
سنیں تو بھتر ھے -

ھل کرایست — ذرا اپنے دوست صاحب کو بلانا تو
اِدھر -

[ ڈاکر کے اشارے سے اجنبي بھي ان میں شامل
ھو جاتا ھے ]

کیا واقعي یہ صحیح ھے ؟ کچھ سمجھ
میں نہیں آتا !

اجنبي — بےشک ! ذرہ برابر فرق نہیں ھے - مجھے
خوب یاد ھے ' جب تو اُس کا نام تھا —

ھل کرایست — رھنے دیجئے ! رھنے دیجئے ! آپ کا
شکریہ ! لیکن ھے بڑے افسوس کي بات !
دشمن کا دشمن ھو جب بھي عورتوں کي
اھانت کسي طرح روا نہیں ھے - اس کا
کسي سے ذکر نہ ھو !

[ جل اس کے بازو میں چمٹ جاتی ہے ]

بیگم ھل کرایست ـــ اگر ھارن بلوئر نے تمیز سے کام
لیا ' جب تو کسی کو کان و کان خبر بھي
نہ ھوگي ' نہیں تو پھر زبان بند کیسے
کي جا سکتي ہے ؟

ھل کرایست ـــ نہیں ' نہیں ! مجھے تو یہ بات
پسند نہیں آتي - رذیل طریقہ ہے ! نابدان
میں اینٹ مار کے سوائے اپنے اوپر چھینٹ
آنے کے اور کیا ہے ؟

بیگم ھل کرایست ـــ اور ھارن بلوئر ھمارے ساتھ کون
شرافت کا طریقہ برتتا ہے ؟ آپ تو جیسے
فرشتوں کي سي باتیں کرتے ھیں ! ھم
کہیں چاھے نہ کہیں ' لوگوں کو ویسے ھي
معلوم ہے - اور اگر نہیں بھي معلوم ہے تو
اب معلوم ھو جانا چاھئے - اب جو کچھ
بھي ھو ' اب تو اکسیر ھاتھ آ گئي ہے '
اور اس کا استعمال بھي ضرور ھوگا -

جل — اب کیا دیر ھے ؟ اب جڑ دینا چاھئے - ابّا
جان ، اب جڑ دینا چاھئے -

ڈاکر — ایک دھمکی میں تو حواس جاتے رھینگے -
جے ، پی ، — گرجا گھر — حلقہ کے آیندہ
ممبر صاحب —

ھل کرایست —

[ ذرہ اشتباہ کے انداز سے ]

بھئی ، بات یہ ھے کہ کسی عورت کا راز
جان کے پھر اس کا گلا کاٹنا .........
مجھہ سے تو نہ ھو سکیگا !

بیگم ھل کرایست — جو کوئی چکمہ دے کے ایسے ھی
تمھارے لڑکے کو پھانس دیتا تو کیا اِن
باتوں کے جاننے کی کوشش نہ کرتے ؟

ھل کرایست —

[ پریشان ھو کر ]

دیکھا جاتا - جب دیکھا جاتا!

**بیگم ہل کرایست** — کم سے کم اس خیال سے تو ضرور ہے کہ وقت پڑے پر اور کچھ نہ ہوگا تو اپنے لڑکے کی مدد تو کرتے -

**ہل کرایست** — ہاں ' یہ ہو سکتا ہے -

**بیگم ہل کرایست** — تو اب گویا یہ تو آپ بھی کہتے ہیں کہ ہارن بلوئر سے کہنے میں کوئی ہرج نہیں ہے - اب یہ بات جاننے کے بعد وہ کیا کرینگے — اس سے ہم کو کیا بحث ہے ؟

**ہل کرایست** —

[ ڈاکر اور اجنبی سے ساتھ ہی ساتھ ]

یہ بھی کچھ آپ لوگوں نے غور کیا کہ اس قسم کی اہانت کے لئے فوجداری میں کتنا سنگین مقدمہ ہو سکتا ہے ؟

**اجنبی** — یہ تو بال کی باندھی بات ہے - شک و شبہہ کا کیا ذکر ہے - ابھی تو آپ نے حال دیکھا ہی ہے -

هل کرایست — هاں ، دیکھا هے -

[ پھر بدل کے ]

نهیں ، میں تو نهیں پسند کرتا -

[ ڈاکٹر نے اجنبي کو ایک دو قدم علیحدہ لے جا کے
کچھ بات چیت شروع کي ]

بیگم هل کرایست —

[ ذرا نیچي آواز سے ]

اور همارا گھر جو غارت هوا جاتا هے ! خوب ،
باپ دادوں کي بات خوب رکھي هے آپ
نے !

هل کرایست — لیکن کسی عورت کا پاؤں درمیان
میں ڈالنا اچھا نهیں معلوم هوتا -

بیگم هل کرایست — هم کیوں عورت کو بیچ میں
ڈالتے هیں ؟ اس کي ذمهداري اگر کسي پر
هوگي تو هارن بلوئر پر -

هل کرایست — کیوں ؟ اسي کے راز کا تو هم لوگ
سهارا لے رهے هیں -

بیگم ھل کرایست --- میں صاف صاف کہے دیتی ہوں
مجکو ھارن بلوئر سے کہ لینے دو ' نہیں
تو میري زبان میرے بس میں نہیں ھے -
خدا کي مار ! ایسي ایسي عورتیں پڑوس
میں ! توبہ ' توبہ !

جل --- ابا جان ! اب یہ آمي نہیں ماننے کي ھیں -
یہ بھي اب اسي پر اُتر آئي ھیں -

ھل کرایست --- جل ' تم خاموش ھي رھو - کیا
مصیبت کا سامنا ھے ! سمجھ میں نہیں
آتا کرنا کیا چاھئے !

بیگم ھل کرایست --- اب تو اس کا یھي علاج ھے -
اپني خاطر نہیں ھے ' میري خاطر سے '
ھم لوگوں کي خاطر تو ضرور ھے - جب
ذرا غور کیجئیگا تو معلوم ھوگا کہ اس کے
کیا فائدے ھیں -

جل ---

[ آھستہ سے ]

اب تو تھن گئي سو تھن گئي -

بیگم هل کرایست ---

[ سخت غصہ سے ]

بکو نہیں ، چل -

هل کرایست --- میں نے عورتوں کو ستانا نہیں سیکھا- میں اس کا اهل هي نہیں - پھر آخر کیا مہنہ دکھاؤنگا ؟

بیگم هل کرایست ---

[ بہت غمزدہ هوکر ]

خیر ، تو جانے دیجئے -

هل کرایست --- کیوں ، اس کا آخر کیا مطلب ؟

بیگم هل کرایست --- تو مجھہ سے جس طرح استعمال کرتے بنیگا اپنے طور پر اپنی معلومات استعمال کرونگي -

هل کرایست ---

[ اس کي طرف گھورتے هوئے ]

یہ کیا ؟ میري مرضي کے خلاف ؟

بیگم هل کرایست — هاں میں تو اپنا فرض سمجھتي هوں -

هل کرایست — اگر میں صرف هارن بلوئر سے کہنے کي تجویز پسند کر لوں —

بیگم هل کرایست — بس میں تو صرف یہي چاهتي هوں -

هل کرایست — تو بس اس سے زیادہ نہیں ' اور دیکھو یہ فرض ورض کا ڈھوکا مجھے دو نہیں - میں یہ ڈھونگ جانتا هوں - میں اگر راضی هوا تو صرف اپني جان بچانے کے لئے -

بیگم هل کرایست — یہ ڈھونگ کس کو کہتے هیں ؟

جل — ڈھونگ ڈھونگ کو کہتے هیں ' آمي جان ' اور کس کو کہتے هیں ؟

هل کرایست — تو هارن بلوئر سے آگے بات نہ بڑھنے پائے ' خوب سمجھ لینا -

بیگم ھل کرایست — یہ مانا -

جل — روکنے سے بات رکیگي ؟

بیگم ھل کرایست — جل ، تم باز نہ آؤگي اپني شرارت سے ؟

ھل کرایست — جل ، تم میرے ساتھ، آؤ -

[ پشت کے دروازے کي طرف پھرتا ھے ]

جل — آمي جان ، مجھے معاف کیجئے - لیکن نوچ کھسوٹ تو ھے ھي پھر ھے کہ نہیں ؟

بیگم ھل کرایست — جل ، تم سمجھتي ھو کہ میں بات صاف صاف سیدھي سیدھي کہتي ھوں ، صاف بات سوچتي ھوں - تم خود قائل نہ ھو جاؤ تو کہنا - یہ کیا میں جانتي نہیں ھوں کہ ھارن بلوئر کي طرف اور اپنے لوگوں کي طرف میں کوڑي مُہر کا بل ھے - لیکن ھم کو تو یہاں رھنا ھے - وہ لوگ تو چلتي پھرتي چھاؤں ھیں - آج یہاں ، کل وھاں -

جل —

[ خلاف مزاج ستایش کے انداز سے دیکھتے ہوئے ]

آمي جان! تم سے بس حد ھے -

ھل کرایست — جل!

جل — آتي ھوں، ابا جان! چلي آتي ھوں-

[ وہ پلٹتی ھے اور دروازہ کي جانب دوڑ جاتي ھے - یہ لوگ باھر چلے جاتے ھیں - بیگم ھل کرایست تن کے سیدھي ھو کے فخریہ انداز سے انگڑائي لیتي ھے - ]

بیگم ھل کرایست — ڈاکر!

[ ڈاکر آتا ھے ]

میں ان کو آج ھي ایک خط لکھے دیتي ھوں - ایسے الفاظ میں لکھونگي کہ کل آتے ھی بنے گی - بس کل سویرے یہیں ھونگے - کل گیارہ بجے تم مع اپنے دونوں مہمانوں کے پڑھنے کے کمرے میں آ جاؤ -

ڈاکر —

[ سر ھلا کے اقرار کرتا ھے ]

آج تو ساتھی کو بھی تار دے رہے ہیں -
کل ان کو بھی لے آئینگے لیکن بالکل
ٹھیک تو نہیں کہا جا سکتا -

[ بیگم ھل کرایست کھٹ پٹ کرتی ہوئی باہر چلی
جاتی ہے ]

**ڈاکٹر —**

[ اشارہ کرتے ہوے اجنبی سے کہتا ہے ]
ہمارے حضور پر تو بس شرافت ختم ہے -
اتنی ضرورت سے زیادہ شرافت ہی کیا ؟
لیکن اُن کو پوچھتا کون ہے ؟ سبز گھوڑی
تو ٹھیک ہے ! هنری کو تار دے دو - میں
مختاروں کے پاس جاتا ہوں - میں نے
اس اپنا بھیدسہ سے سنٹری واپس نہ لے
لی تو ہم کاہے کے ! یہ ہارن بلوئر —
[ اپنی ناک پر انگلی رکھتا ہے ]
تگنی ناچ نچاؤں جب تو بات ہے - اب
تو پھنسے ہیں !

پردہ گرتا ہے

## دوسرا سین

اُسي شام کو ساڑھے سات بجے کلو کا خاص کمرہ نہایت خوشنما – دیواروں پر کوئي تصویر نہیں ھے – صرف دو بڑے آئینے لگے ھیں – نہایت امیرانہ مسہري – پردے پڑے ھوئے – بائیں جانب آتشدان سے بیچوں بیچ کے کسي قدر داھنے جانب ایک دروازہ جو اندر کي جانب کھلتا ھے – داھنے جانب آگے بڑي کھڑکي جس میں ٹوٹ کے کواڑے آئینہ جڑے ھوئے – دائیں جانب نیچے کو کچھہ ھٹے ھوئے ایک لکھنے کي میز – برقي روشني ھو رھي ھے –

کلو چائے پینے کے وقت کي ڈھیلي ڈھالي نفیس پوشاک پہنے ھوئے – بالکل ساکت زرد مسہري کے ایک سرے کے پاس کھڑي ھے – ھونٹھ کھلے ھوئے ھیں – اور بالکل سامنے اس طرح دیکھہ رھي ھے جیسے بھوت پریت نظر آ رھے ھوں – بالکل آھستہ سے دروازہ کھلتا ھے اور ایک عورت کا چہرہ دکھائی دیتا ھے – آنے والي کلو کي نظر بچا کے جھانکتي ھے اور یک بارگي غائب ھو جاتي ھے – دروازہ

بھي بند هو جاتا هے — کلو اپنے هاتھ اُٹھاتي هے اپني آنکھیں هاتھوں سے بند کر لیتي هے — پھر هاتھ چھوڑ دیتی هے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگتي هے — دفعتاً دروازہ کھٹکھٹاتا هے — جھٹ سے وہ اپني چارپائي پر جاکر لیٹ جاتي هے اور آنکھ بند کرکے چت پڑ جاتي هے —

کلو —

[ ضعیف آواز سے ]

آؤ ' اند چلي آؤ -

[ اس کي خادمہ اندر چلي آتي هے — دبلي پتلي ستے هوئے بدن کي عورت جس کي عمر کا صحیح اندازہ لگانا دشوار هے — کالي پوشاک پہنے هوئے — وهي جس نے پہلے جھانک کر دیکھا تھا — ]

کیا هے ' انا ؟

آنا — کیا خاصہ پر تشریف نہ لے جائینگي ؟

کلو —

[ آنکھیں بند کئے هوئے ]

نہیں -

آنا — یہاں کچھ لے آؤں ' حضور ؟

کلو — ایک بسکٹ اور ذرا سی شامپین ( شراب )
لے آؤ -

[ خادمہ جو مسہری اور دروازہ کے بیچ میں کھڑی
مسکراتی ہے - کلو بڑی پھرتی سے اس کی مسکراہٹ دیکھ
لیتی ہے - ]

کیوں مسکرائیں کیوں ؟

آنا — میں مسکرائی ؟ نہیں تو !

کلو — تم مسکرائیں نہیں ؟

[ غصہ سے ]

بھولی نہ بنو - تم کو مجھ پر ہنسنے کی
تنخواہ ملتی ہے ؟

آنا —

[ بے حس ]

نہیں حضور ! ذرا سا تیل سر میں ڈال
لیجئے -

کلو — اچھا — نہیں - کیا فائدہ ؟

[ اپنا سر ہاتھ سے پکڑ کے ]

میرے سر کا درد نہ جائیگا -

آنا — تو آرام کیجئے - لیٹتي رهئے - اس سے بهتر
کوئي دوا نهیں -

کلو — گهنٹوں تو هو گئے لیٹتے لیٹتے !

انا —

[ اپني خاص طرز سے مسکراتي هوئي ]

اور کیا ؟

کلو —

[ مسهري پر اُٹهه کے بیٹهه جاتي هے اور جیسے
همت کرکے ]

انا ، اس سے کیا فائدہ - آخر کیوں ؟

آنا — کس سے کیا فائدہ ؟

کلو — کیا مجهے تاکنے کا کام سپرد هوا هے ؟ بهید
لینا چاهتي هے !

آنا — میں ! نهیں حضور ! میں ......

کلو — بھید لینے آئی ھو - تمھاری حماقت کی
کوئی انتہا ھے! آخر کیا، بھید ھی کیا ھے؟

آنا — نہیں، حضور، بیھد کیسا ؟ لیکن اگر حضور کا
مزاج خوش نہ ھو تو اور کہیں ٹھکانا تلاش
کروں - اگر میں ایسے ھی بھید لیتی تو
کب کی نکل گئی ھوتی - یوں ھی نکال
دینا ھو تو کہ دیجئے - میں نے حضور
ایسی ایسی سرکاروں میں بندگی بجائی
ھے جہاں ایک دم کے لئے ان باتوں کی
گنجائش نہیں -

کلو — اچھا تو کل تم کو ایک مہینہ کا حساب مل
جائیگا - تم اپنی راہ لو - اب بس زیادہ
بات چیت نہیں -

[ انا سر جھکا کر باھر چلی جاتی ھے - ]

[ کلو کراھنے کی آواز سے کروٹ بدل کے تکیہ میں اپنا
منھہ چھپا لیتی ھے ]

کلو —

[ اُٹھہ بیٹھتی ھے ]

کیا کہوں ! اگر اس آدمي سے ملاقات ہو
جاتي یا ڈاکر سے ملاقات ہو جاتي تو ——

[یکبارگي اُتھ کر کھڑي ہو جاتي ہے اور دروازہ تک
جاتي ہے پھر رک جاتي ہے اور مسہري کے پاس واپس
آتي ہے کہ اتنے میں رولف اندر آ جاتا ہے - اس
درمیاں میں دروازہ ایک دو انچ پھر کھلتا ہے - بالکل
آواز نہیں ہونے پاتي -]

رولف — درد سر اب کیسا ہے ؟

کلو — کنپٹیاں پڑي لپ لپ کرتي ہیں - آج
کچھ نہ کھاؤنگي -

رولف — کیا کرنا چاہئے ؟ میرے لائق کوئي
خدمت ہو تو میں حاضر ہوں !

کلو — نہیں ، لڑکے -

[ یکبارگي اس کي جانب دیکھ کے ]

یہ ہل کریست لوگوں سے جھگڑا مجھے
نہیں بھاتا - تمہاري کیا راے ہے ؟

رولف — جي مجھے تو سخت نفرت ہے اس تو تو

میں میں سے -

کلو -- میرا خیال ھے کہ میں اس جھگڑے کو روکنے
میں شاید کامیاب ھو جاؤں - پانچ منٹ
بھی نہ لگینگے - ذرا ڈاکٹر کے پاس تک
لپک جاتے اور اس سے کہ دیتے کہ ذرا
تکلیف کرے اور مجھ سے مل جاے -

رولف -- اور جو ابّا جان اور چارلی کو خبر
لگ گئی ؟ ..........

کلو -- میں جانتی ھوں ' لیکن جب تک تم سب
لوگ کھانا کھاؤ گے اگر وہ اس بیچ میں
آ گئے تو کسی کو کان و کان خبر بھی
نہ ھوگی -

رولف --

[ تعجب سے ]

یہ تو ھے لیکن میں کہتا ھوں ...... آخر
کیسے ؟ ..........

کلو -- اب مجھ سے یہ تفصیل نہ پوچھو - ایک

نشانہ ہے پڑ جائے پڑ جائے -

[ اپنی کلائي کي گھڑي دیکھتے ہوئے ]

کہنا ٹھیک آٹھ بجے اس کھڑکي پر ہم سے ملیں! کہنا کہ بس زینہ کے قریب والي پہلي بڑي کھڑکي پر!

رولف —— چارلي تو خفا نہ ہونگے ؟

کلو —— نہیں، البتہ میں ان سے بتاؤنگي نہیں - وہ اور والد صاحب دونوں تو جیسے اس معاملے کے پیچھے پاگل ہو گئے ہیں!

رولف —— اگر واقعي کوئي صورت ہو تو ..........

کلو ——

[ کھڑکي کے پاس جاکے کھڑکي کھول کے ]

اِدھر بلانا، رولف اِدھر! اگر تم نے پلٹ کے کچھ جواب نہ دیا تو میں یہ مطلب سمجھونگي کہ ڈاکر آ رہے ہیں - اپني گھڑي ہماري گھڑي سے ملا لو -

[ اس کي گھڑي دیکھتي ہے ]

دیکھو ایک منٹ تیز ہے -

رولف — مگر ایک بات ہے ........

کلو — اب وقت نہ گنواؤ ' جلدی جاؤ -

[ فریب فریب کھڑکی سے باہر اس کو ڈھکیل دیتی ہے - کھڑکی بند کر لیتی ہے ' پردہ گرا دیتی ہے اور گہرے خیال میں غرق کھڑی ہو جاتی ہے - پھر گھنٹی کے پاس جاکے گھنٹی بجاتی ہے - پھر لکھنے والی میز کے قریب داھنے کو جاکے ایک نسخہ میز سے نکالتی ہے - ]

[ آنا داخل ہوتی ہے ]

کلو — اچھا ' اب شامپین (شراب) نہ لاؤ - ذرا دواخانہ یہ نسخہ لے جاؤ - کہنا یہ تیار کر دیں - خود جانا اور خود ہی دوا لانا -

آنا — بہتر ہے ' لیکن سرکار یہ دوا تو تھوڑی بہت موجود ہے - دو تین ٹکئے رکھے ہوئے ہیں -

کلو — ہاں ' لیکن بہت پرانے ہیں - میں نے دو کھائے ہیں - ان میں اب رہا ہی کیا ہے ؟

کچھ جان تو باقي هي نہیں - جلدی
جاؤ، مارے سر کے درد کے جان نکلي
جا رهي هے !

انّا —

[ مسکراتے هوئے نسخه لیتي هے ]

بہت اچھا، تو اس میں تو کچھ دیر
لگیگي - میرا کچھ کام تو نہیں هے ؟

کلو — نہیں، مجھے دوا کي ضرورت هے، تمہاري
ضرورت نہیں -

[ انا باهر چلی جاتی هے ]

[ کلو اپني کلائي پر کي گھڑي دیکھتي هے پھر لکھنے
کی میز پر جاتي هے جو پراني چال کی هے - اور اس
میں ایک چورخانه هے — چورخانه کو هاتھ ڈال کے کھولتی
هے اور اس میں سے ایک نوٹوں کا بنڈل اور کچھ کاغذ
کے پارسل نکالتي هے - نوٹوں کو گنتي هے — "تین سو" —
نوٹوں کو جلدي سے اپنے اوپري جیب میں رکھ لیتی هے
اور پارسل کھولتی هے - اس میں موتي هیں - موتي بھي
جیب میں جلدي سے رکھ لیتي هے - اِدھر اُدھر وحشت سے

دیکھتي ھے - چورخانہ بدستور بند کر دیتي ھے اور پہلے
کي طرح مسہري پر آکے لیٹ جاتي ھے - چت پڑي ھے -
اتنے میں دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے -
کلو اپني آنکھیں نہیں کھولتي اور تھوڑي دیر نظر جمائے
ھوئے کلو کو دیکھتا رھتا ھے - اس کے بعد کہتا ھے - ]

**ھارن بلوئر —**

[ کسی قدر نرمي سے ]

کلو ، کیسي طبیعت ھے ؟

**کلو —** سر پھٹا جاتا ھے !

**ھارن بلوئر —** ایک ذرا دیر ایک بات سن لو - اُس عورت نے ایک خط میرے نام بھیجا ھے -

[ کلو اُٹھ کے بیٹھ جاتي ھے ]

**ھارن بلوئر —**

[ خط پڑھتا ھے ]

"مجھ سے آپ کی بہو کے متعلق
کچھ خاص باتیں اور بہت ضروری باتیں
کرني ھیں - کل صبح گیارہ بجے میں

آپ کا انتظار کرونگي - حقیقت میں آپ
سب لوگوں کي آئندہ بہبودي کے لئے یہ
بات اس قدر اشد ضروري اور اہم ھے کہ
شاید آپ اپنا آنا کسي طرح بھي ملتوي
نہ کرینگے - ،، آخر اس کا مطلب کیا ھے ؟
یہ محض مُنھہ آتا ھے ، یا جنون ھے ، یا
آخر بات کیا ھے ؟

کلو — معلوم نہیں -

ھارن بلوئر —

[ بغیر ناخوشي کے ]

کلو ، اگر کوئی بات ھو اس میں تو ھم
سے بتا دو - منزل رھنما کے پاؤں کے نیچے
ھوتي ھے -

کلو — اور تو کوئی بات نہیں - ھاں ، البتہ —

[جلدي سے اُس کی جانب نظر ڈالتي ھے]

ھمارے والد صاحب دوالیہ ھو گئے تھے - اسي
کو چاھے جو کچھہ کوئي کہے !

ہارن بلوئر — ہُنْہ! کتنے ہی آدمی دوالیہ ہوتے ہیں تو اِس سے کیا ہوتا ہے؟ تم نے اپنے خاندانی حالات بہت کم ہم سے بتائے ہیں -

کلو — ہمارے والد کوئی بہت بڑے آدمی تو تھے نہیں

ہارن بلوئر — تو اس میں تمہارا کیا قصور؟ خیر، اگر اتنا ہی معاملہ ہے تو کوئی اندیشہ نہیں ہے - ان کمبخت "پدرم سلطان بود" کے مارے اور ناک میں دم ہے! میں نے ایک کوڑا رسید کر دیا ہے - اب تلملا رہے ہیں اور کچھ نہیں -

کلو — چارلی سے نہ کچھ کہئیگا، کیونکہ بے وجہ ان کو پریشانی ہوگی -

ہارن بلوئر — نہ! نہ! ہرگز نہیں! اگر میں دوالیہ ہو جاؤں تو چارلی کو بڑی پریشانی ہو — ہے کہ نہیں؟

[ ھنستا ھے اور معنیخیز انداز سے کلو کیطرف دیکھتا ھے - ]

تو اور تو کوئی بات نہیں ھے ؟ میں اطمینان سے خط کا جواب دینے جاتا ھوں -

[ کلو اپنا سر ھلاتی ھے - ]

کوئی شک و شبہہ تو نہیں ھے ؟

**کلو —**

[ کوشش کرکے ]

اب اس کی تو بات ھی اور ھے ، اور وہ من گھڑنت باتیں کہنا شروع کریں !

**ھارن بلوئر —**

[ جھگڑے کے خیالات میں محو ]

اُوہ ! لیکن اھانت و آبروریزی کا قانون بھی تو کوئی چیز ھے ؟ اگر ھم سے داؤ پیچ کرینگے تو ھم ان کو لتاڑا بھی دینگے - یہ بھی ھے !

**کلو —**

[ بزدلانہ انداز سے ]

ابا ! کیا یہ جھگڑا کسی طرح بند نہیں
ھو سکتا ؟ آپ تو کہتے تھے میری وجہ
سے سب آن بن ھے ، مگر میں تو اُن
سے بھول کے بھي نہیں ملنا چاھتي - ان
کی صورت دیکھنے کي بھی روادار نہیں -
اور ان کو اپنا گھر پسند ھے ، وہ اس پر
جان دیتے ھیں - مجھے تو وہ لڑکي بھلي
لگتی ھے - اور اس میں آپ کا کیا ھرج
کہ اپني عمارت وھاں سے دو قدم ھتا کے
بنائي جائے ؟ کیا ھرج ھے ؟ جس طرح ھو
آپ اس لڑائي کو ختم کر دیجئے خدا کے
لئے ! ختم کر دیجئے ، روک دیجئے !

**ھارن بلوئر —** روک دیں ؟ اب تو خرید بھي
چکے ! نہ ، نہیں ! اِن نا اھلوں نے میرے
منھ لگنے کي کوشش کي تو اب ان کو بتا
ھي دوں کہ کیا نتیجہ ھوتا ھے ! مجھے تو

اِن کمبختوں سے ایک ایک سے نفرت
ھے - اور ڈاکر کي تو شکل دیکھ کے ھي
میرے بدن میں جیسے آگ لگتي ھے !

کلو — ڈاکر غریب تو محض مختار ھے !

هارن بلوئر — وھي بدمعاش تو اس تمام پریشاني
کي جڑ ھے - کمبخت نہ خود کھائیں نہ
دوسروں کو کھانے دیں ! تم عورت ذات ھو ،
اُن باتوں کو کیا جانو - تم کو تو یقین
بھي نہ آئیگا کہ کس کس پریشانیوں اور
کن کن مشکلوں سے یہ مال و دولت میں
نے حاصل کي ھے - یہ دیہاتي کیسي چکني
چپڑي باتیں بناتے ھیں جیسے کچھ
جانتے ھي نہیں - لیکن ان سے کچھ حاصل
کرنا گویا پتھر میں جونک لگانا ھے - کیا
اگر اُن کا بس چلے تو وہ کوئي کسر اُٹھا
رکھینگے ؟ ایک مدت کي دیر نہ لگے -
ھمارا اسباب اُٹھا کے پھکوا دیں - یہ اور
کس کا کام تھا ؟ ذرا سي جائداد کے اتنے

دام اُنہیں کي وجہ سے تو لگانے پڑے ! سب
چھوڑ دو - اس خط هي کو تو ذرا دیکھو -
خودغرض ' کمینے ' بدمعاش ' مکار کہیں
کے !

**کلو** — لیکن جھگڑے کي شروعات تو اُنہوں نے
نہیں کي ؟

**هارن بلوئر** — کھلم کھلا نہیں کي - آڑ سے لڑتے رهے -
یهي تو ان کي چال هے - جہاں دیکھئے
دهمکي ' جہاں دیکھئے دباؤ ! چار دن پہلے
کیا دولتمند هو گئے جیسے آپے میں نہیں
رهے ! میں نے چاها تھا کہ — خیر — طرح
دے جاؤں لیکن ان کي قسمت هي میں
نہیں - میں کیا کروں ؟ اب میں بھي
ان کو مزہ چکھا هي کے چھوڑونگا - وہ بھي
سمجھ لیں کہ کس سے پالا پڑا هے ! چمڑي
تو باقي نہ رکھونگا !

[ اپنے جذبات کي رو میں هارن بلوئر کلو کے چہرہ
کي کیفیت دیکھنا بھول گیا — اس کے چہرے سے یہ

پریشانی ظاہر ہو رہی ہے کہ اب ہارن بلوئر سے مزید
بحث مباحثہ کیا نہ جائے یا کرنا چاہئے — پھر پھرتی سے
اپنی کلائی کی گھڑی دیکھ کے چارپائی پر گر پڑتی ہے
اور اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے — ]

میرا دل تو جب ہی خوش ہوگا جب
ان کی کھڑکی کے سامنے چمنیوں کا دھواں
نکلتے دیکھونگا - مجھے بھی کیا موقع کی
سوجھی ! وہی آخری بولی ! وہ تو بڑھتا
ہی چلا جاتا تھا - یہ ترکیب نہ کرتا تو
وہ ختم تھوڑا ہی کرتا !

[ کلو کی طرف دیکھ کر ]

ارے مجھے تمھارے درد سر کا تو خیال ہی
نہیں رہا ! چہ ، چہ ! اب تم آرام سے
لیٹو چپ چاپ !

[ کھانا کھانے کی گھنٹی بجتی ہے ]

کچھ کھانے کے لئے یہاں بھیج دیں ؟

**کلو** — نہیں ! میں سوؤنگی مگر نیند آ جائے

جب ہے ! ذرا یہ کہہ دیجئیگا کہ مجھے
کوئي جگائے نہ -

**ھارن بلوئر** — اچھا ، اچھا ! میں اس خط کا
جواب لکھہ دوں -

[ ھارن بلوئر کلو کي میز پر بیٹھہ کے لکھنے لگتا
ھے - ]

[ کلو بہت پریشاني کی حالت میں مسہري سے چونک
کے اُٹھتي ھے گھڑي دیکھتي ھے پھر کھڑکي کي جانب
دیکھتي ھے - پھر گھڑي دیکھتي ھے - پھر چپکے سے
کھڑکي پر جاتي ھے اور آھستہ سے کھولتي ھے - ]

**ھارن بلوئر** —
[ خط کو ختم کرتے ھوے ]
ذرا سن لو !
[ مسہري کي طرف گھومتا ھے ]
آیں ، تم کہاں گئیں ؟

**کلو** —
[ کھڑکي پر سے ]
بڑي گرمي ھے !

**ھارن بلوئر** — دیکھو یہ لکھا ھے — " مکرمہ ! آپ
کوئي ایسي بات میري بہو کي نسبت
نہیں بتا سکتیں جس سے ھمارے بال
بچوں کي خوشي میں فرق آئے - میں
اس خط کو محض حماقت سمجھتا ھوں
اور باوجود طلب کے کل گیارہ بجے وھاں
ھرگز نہ آؤنگا - — نیازمند — "

**کلو** —

[ سر کو بیحد پریشاني کے عالم میں ھلاکر ]
اُوھو ! — خیر !

[ دو بارہ گھنٹي بجتي ھے ]

**ھارن بلوئر** —

[ دروازہ تک جا کے ]

تم اب ذرا لیٹ رھو ' سو جاؤ - اگر نیند
آ جائے - میں کہ دونگا کوئي یہاں نہ آئیگا -
کل تک — خدا چاھیگا ! — طبیعت بالکل
صاف ھو جائیگي - اب جاتا ھوں - خوش

رہو! خدا حافظ!

[ باہر چلا جاتا ہے ]

[ دو ایک چکر کمرہ میں ٹہلنے کے بعد کلو پھر کھڑکی کے پاس پلٹ آتی ہے اور وہاں قریب قریب پردہ کی آڑ میں کھڑی ہو جاتی ہے - کواڑہ دروازہ کا ذرا ذرا سا کھلنا شروع ہوتا ہے اور انا اپنا سر اندر ڈالتی ہے اور جھانکتی ہے — یہ دیکھ کے کلو کہاں ہے جھٹ سے اندر داخل ہو جاتی ہے اور بائیں جانب آڑ میں چھپ جاتی ہے بہت جلدی کلو کھڑکی سے ہٹ آتی ہے اور دروازہ بند کر لیتی ہے - ]

کلو —

[ آہستہ سے ]

آ جاؤ ، اندر آ جاؤ -

[ وہ دروازہ کی طرف جھپٹ کر بند کر دیتی ہے - ]

[ ڈاکر کھڑکی سے ہو کر اندر آ گیا اور اس کی طرف آدھی مسکراہٹ سے دیکھنے لگا - ]

ڈاکر — کیا ہے ، چھوٹی بیگم ؟ مجھے کیوں یاد کیا ؟

[ اپنے میل جول کے اس آدمي کے ساتھہ هونے پر کلو
کے طور طریقه میں ایک خاص تبدیلي نمایاں هوتي هے -
اس کي آواز بھي مختلف هو جاتی هے - ایک قسم کي
آزادي اور یگانگت سي معلوم هوتي هے - لیکن بہت
آهسته سے بولتي هے - ]

کلو — بڑي غلطي کر رهے هو!

ڈاکر —

[ دانت نکال کے هنستا هے ]

جي نہیں! میں صورت تو کبھي کسي کی
بھول هي نہیں سکتا -

کلو — نہیں، مان جاؤ -

ڈاکر —

[واپس جانے کے لئے منھہ پھیرتا هے - ]

تو اگر صرف اتني سي بات تھي تو مجھے
کیوں بیکار کے لئے بلایا ؟

کلو — نہیں، جاؤ نہیں -

[ هلکا سا تبسم کرتے هوے ]

تم مجھ سے کھیل کھیلتے ھو - شرم نہیں
آتي ؟ آخر میں نے تمہارا کیا بگاڑا
ھے ؟ کون کھیل ھے یہ ؟ — کریکٹ ؟

ڈاکر — جي نہیں ! اِسے کہتے ھیں " معاملہ "

کلو —

[ جل کے ]

تو مجھ سے اس جھگڑے سے واسطہ ؟ بھلا
میں یہ جھگڑا کیسے روک دیتي ؟

ڈاکر — اب اسے کوئی کیا کرے ! یہ تمہاري
تقدیر !

کلو —

[ ھاتھ میں ھاتھ باندھ کے ]

بھلا تمہاری بے دردی کی کوئی حد ھے ؟
تم ایک عورت ذات کی زندگی تباہ کرنے
پر لگے ھو جس نے کبھی تم کو کڑی بات
تک نہیں کہی ؟

ڈاکر — تو یہ کہئے ! آپ کے گھر والے بالکل بےخبر ہیں کہ آپ کون ذات شریف ہیں ! پھر کیا کہنا ہے ! مگر ایک بات تو خیال کیجئے کہ میں اپنے مالک کی خیر خواہی کر رہا ہوں - میں بھی تو آخر انسان ہوں -- جیسی کرنی ویسی بھرنی ! میں تمہارے خاندان بھر سے نفرت کرتا ہوں - کون گالی ہے جو پچھلے دو مہینہ سے آپ لوگوں نے مجھے نہ دی ہو ' نگاہوں سے دیکھتے ہیں جیسے چھری کٹاری چلاتے ہیں - میں تو صاف کہتا ہوں مجھے صورت سے نفرت ہے !

کلو — خوبیاں بھی ہیں ان میں جیسے تم میں ہیں !

[ دانت نکال کے ہنستا ہے ]

ڈاکر — ہارن بلوئر میں جیتے جی کوئی خوبی نہیں ہو سکتی -

کلو — تو میں تو اس خاندان کی نہیں ہوں ؟

ڈاکر — کل کو تمہارے بچے ہونگے ' جب تو تم

ھارن بلوئر کي بھي اماں ھو جاؤگی -

کلو —

[ مسکین انداز سے اپنے ھاتھ بڑھا کے ]

کیوں پیچھے پڑے ھو؟ آخر اس سے فائدہ؟
خدا کے لئے یہاں ذرا آرام سے گزرتي ھے -
انصاف شرط ھے! انصاف شرط ھے!!

ڈاکر —

[ ذرا دیر کے لئے مشکل محسوس کرتے ھوئے ]

اس سے کام نہ چلیگا، یہ کوشش ھی
بیکار ھے -

کلو — آخر ساری زندگی ھماري روتے ھی تو کٹتی
ھے -

[ ڈاکر اپنا سر ھلاتا ھے — اس کي ھنسي غائب ھوچکي —
اور بالکل لکڑي کے گڈے کي طرح بیٹھا ھے ]

کلو —

[ ھانپتي ھوئي ]

خدا کے لئے رحم کرو! تم نے بھی تو

کسي کو چاها ھے؟ کیا میں جانتي نہیں؟ - اسي کے صدقے!

ڈاکر — نہیں! یہ سب فضول ھے - هماری شطرنج میں تم ایک مُہرہ هو - اور تمهاري شہ مات هوگي -

کلو —

[مایوس هوکے]

تو تم سے کیا واسطہ؟ تمہارا کیا بگڑیگا — کیا بنیگا؟

[ شیرني کي طرح تیور بدل کے ]

دیکھو مجھ سے نہ بھڑو، میں دشمني پر آ جاؤنگي تو غضب ڈھاؤنگی - میں نے بھي دنیا بہت دیکھي ھے - دیس دیس کا پاني پی کے آئی هوں تو کیا؟ آے ھے چیونٹي کو دباؤگے تو کاٹ کھائیگي - اور میں تو پھر عورت هوں — اچھي طرح سوچ لو -

ڈاکر ــ تو بس ٹھیک ہے! اس طرح پیں پیں
رونے سے تو مجھے تمہارے مُنھ دھمکی
زیادہ پسند ہے - دھمکی ہی سے ختم ہے -
اُن لوگوں سے بتلا دینا کہ ایک رات ہماری
تمہاری ملاقات سرائے میں ہو چکی ہے -
اور یہ تو کھوگئی ہی کہ نہیں؟ یا یہ
کہ دینا کہ ـــ

کلو ــ خبردار! خبردار!!

[ اپنی جیب سے نوٹ اور موتی نکال کے ]

یہ دیکھو کل یہی میری زندگی کی کائنات
ہے - کوئی ہزار کے تو صرف موتی ہیں -
یہ سب تمہاری نذر ہیں -

[ اس کی طرف پیش کرکے ]

لیکن اب مجھ پر رحم کرو - کیا کہتے
ہو؟ بولو کیا کہتے ہو -

ڈاکر ــ

[ ہونٹھ چاٹتے ہوئے - بےرحمانہ ہنسی ہنستے ہوئے ]

تم نے میرا صحیح اندازہ نہیں کیا - میں
سیدھا سادا کُتّا ہوں - کتا ھي کہ لو ' لیکن
میري وفاداری میں شک نہیں - جس کا
کھاتے ھیں اس کي گاتے ھیں - یہ چالیں
مجھ سے نہ کھیلو -

کلو —
[ بے قابو ھوکے ]
تم جانور ھو ! نہ رحم ھے تمھارے مزاج
میں نہ حیا ھے ' کم ظرف ! بزدل ! اور
اس کتیا کو کیسے رشوت دے کے میرے
پیچھے لگا دیا ھے ! جانتے نہیں ! خوب
جانتے ھو میں پاگل ھي ھو جاؤں تو
تجھے کیا ؟ جانور کہیں کا -

ڈاکر — بات نہ بڑھاؤ ' بات بڑھ جائیگي تو تم
کیا فائدہ اُٹھاؤگي ؟

کلو — اس طرح کسي عورت کے پیچھے پڑنا چاھئے
محض اس لئے کہ تم سے مردوں سے جھگڑا
ھو گیا ؟

ڈاکر — میں نے کیوں جھگڑا کیا ؟ مجھ سے مطلب ؟
تم تو خوب جانتی ہو کہ جھگڑے میں
تو ہمیشہ کمزور ہی مار کھاتا ہے - کمزوری
میں غصہ مار کھانے کی نشانی مثل
مشہور ہے - اب اس کو کوئی کیا کرے ؟

کلو —

[ گھور کے نظر جماکے دیکھتی ہے ]

تمہارے کوئی ماں بہن ہیں کہ نہیں ؟
اُن سے تو پوچھتے کسی دن کہ محبت کی
بنیاد کچے دھاگے پر ہوتی ہے کہ نہیں ؟
ان سے تو کبھی پوچھو کہ ڈر کس کو
کہتے ہیں - بزدل ظالم ! بے رحم زمانے
بھرکا ! تو بھی اپنے کو آدمی کہتا ہے کہ
میں آدمی ہوں !

ڈاکر —

[ دانت نکال کے ہنستے ہوئے ]

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را -

ان گالیوں پر قربان! قسم خدا کی ہر گالی
پر سو سو جوبن نکلتے ہیں!

[ کلو کا غصہ جتنی جلدی تیز ہوا تھا اُتنی ہی
جلدی فرو ہو گیا - مسہری پر لیٹ جاتی ہے ' کانپتی
ہے اور پھر ادھر اُدھر دیکھ کے ڈاکو کی طرف
دیکھتی ہے - ]

کلو — پھر آخر کیا لوگے کہ ہم کو برباد نہ کرو -
کچھ معاوضہ کافی ہوگا کہ کچھ نہ کافی
ہوگا -
میری زندگی کو — مجھ کو تباہ نہ کرو!

[ میں خود حاضر ہوں ]

ڈاکو —

[ پیشانی کا پسینہ پونچھتے ہوئے ]

اب کہی ہے بات معرکہ کی! یہ البتہ
کچھ معاوضہ بھی ہے -

[ کھڑکی کی طرف پلٹ جاتا ہے ]

اب تو میرے پاؤں ڈگنے لگے - ایک بات
ہے ' تمہارے سر جائیگی ' اور ضرور جائیگی -

لیکن جہاں تک ہو سکیگا میں تمہارا کم
نقصان کرونگا - نہیں ، تم جو کچھ بھی
پیش کرنا چاہتی ہو میں کچھ نہیں
چاہتا -

[ پیشانی پونچھتے ہوئے ]

ہائے ، پھر طبیعت لوٹ پوٹ ہوئی جاتی ہے !
لیکن نہیں ، اب جانے بھی دو -

[ کلو اب اپنا چہرہ ہاتھوں سے چھپا لیتی ہے ]

رو نہیں ، سنبھالے رہو اپنے کو - میں جاتا
ہوں - خدا حافظ !

[ کھڑکی سے باہر نکل جاتا ہے ]

کلو —

[ جلدی سے اُٹھ کر ]

ہائے یہ کیا! ہوا ؟ چوھا - شکار پھندے
میں پھنس گیا ! ہائے !

[ کھڑی ہو کے سنتی ہے - جلدی سے دروازہ کے پاس
جاکے دروازہ کا قفل کھولتی ہے اور واپس آکے مسہری
پر لیٹ جاتی ہے اور آنکھیں بند کر لیتی ہے - چارلس

بہت آهستہ سے آتا هے اور اس کے اُوپر جھک کے
دیکھنے لگتا هے کہ آیا سو گئي یا جاگتي هے - کلو اپني
آنکھیں کھولتی هے - ]

چارلس — کلو ' کیسي طبیعت هے ؟ کہو نیند
آئي ؟

کلو — هآ ...

چارلس —

[ مسہري کي پٹي پر بیٹھ کر اس کو پیار کرتے
هوے ]

پیاری ' طبیعت کیسي هے ؟

کلو — هاں ' پہلے سے تو اچھي هے -

چارلس — شکر هے ! — ذرا سا شوربہ ؟

کلو —

[ کانپتی هوئي ]

نا — نا !

چارلس — آخر یہ تمھیں سر کا درد کیسے هو جاتا
هے ؟ اِدھر مہینے ڈیڑھ مہینے سے تو تمھاري

طبعیت جب دیکھو خراب ھي رھتي
ھے -

کلو --- اور تو کچھ وجہ نہیں معلوم ھوتي سوائے
اس کے کہ مجھے کچھ اپنا پاؤں بھاري
معلوم ھوتا ھے -

چارلس --- آئین ! کیا سچ مچ --- قسم خدا کی ؟
سچ کہو -

کلو ---

[ سر ھلا کے ]

کیا تم کو بڑي خوشي ھوئي!؟

چارلس --- کیوں ؟ خوشي کیوں نہ ھو ؟ بڑے صاحب
تو بہت ھي خوش ھونگے -

کلو --- دیکھو! ابھی اُن سے نہ کہنا - ان کو نہ معلوم
ھونے پائے !

چارلس --- خیر !

[ اس کو ھم آغوش کرتا ھے ]

تم نے تو غضب کر دیا ! اچھا لے ، اب اسي

بات پر ایک بوسہ دے دو -

[ کلو منھہ اُونچا کرکے چٹاخ پٹاخ بوسے لینے لگتی ھے - ]

ارے تمھارے بدن سے تو شعلے نکل رھے ھیں ' اور تم کہتی ھو کہ هلکی سی تپ ھے تم کو ؟

کلو ---

[ هنس کے ]

تعجب ھے ! چارلی ' بھلا تم مجھہ سے محبت کرتے ھو !

چارلی --- اچھا ' تمھیں بتاؤ - یہ تم کیا کہتی ھو ؟

کلو ---

[ اس کے بازو پر تکیہ کرکے ]

بھلا جو کوئی جھوٹی سچی باتیں همارے خلاف تم سے لگائے تو تم مانو کہ نہ مانو ؟

چارلس --- یہ کمبخت هل کرایست ! آخر یہ تم سے

کیوں اس قدر جل رہے ہیں ؟ اس کا کیا مطلب ہے ؟ جب میں نے ان کو وہاں دیکھا تھا بڑی مشکل سے میں نے موقع بچایا -

کلو ---

[ دزدیدہ نگاہوں سے اُسے دیکھتی ہے - ]

اب تو میں اس حالت میں ہوں - میں یوں بھی کسی کام کی نہیں - ذرا سی بات میں طبیعت اُلجھنے لگتی ہے -

چارلس --- اور کیا کچھ ہم لوگ بھول جائینگے ؟ --- بھول نہیں جائینگے - ایسا سبق سکھائیں کہ وہ بھی یاد کریں !

کلو --- یہی تو اِن چھوٹی چھوٹی جگہوں میں اور مصیبت ہے - میں کہتی ہوں لیکن آخر اُن کا مکان غارت کرنے سے حاصل ہی کیا ہے ؟

چارلس --- وہ کمبخت عورت کبھی بولی تھولی سے

باز نہیں آتي - آئے دن کچھ نہ کچھ
پخ نکالتي رهتي هے - اب اس سے زیادہ
اور کیا کریگي ؟

کلو —

[ ڈرتي هوئي ]

اُنھ! — هوگا - میں نہیں پروا کرتي - مجھے
نہیں پسند کہ جدھر دیکھو اُدھر دشمن '
جدھر دیکھو اُدھر دشمن! میرا تو جیسے
جي ڈرتا هے! میں —

چارلس — کیوں پیاري ' آخر یہ کیا هے ؟

[ غور سے اس کي جانب دیکھتا هے ]

کلو — یہ تو اُسی حالت کي وجہ سے هے اُسي
حالت........ کي وجہ سے!

[ یکبارگي ]

چارلي ' میري خاطر سے یہ جھگڑا بند کر
دو - اے تم کو میری قسم هے! میري جان
کی قسم هے!

چارلس —

[ اس کے بازو تھپک کر ]

آرے ، آرے ! میں کہتا ہوں تم کو بات کا
بتنگڑا بنانے کی جیسے عادت ھے ! ذرا ٹھیک
غور تو کرو - والد صاحب نے نو ھزار پونڈ
ان کو چھپانے کے لئے دئے ھیں اور تم
ایسی عورت کی طرفداری کرتی ھو ! جس
نے تمہاری بے عزتی کرنے میں کوئی کسر
نہیں اُٹھا رکھی - نہ اس میں عقلمندی
ھے نہ معاملہ داری ! اپنی عزت بھی تو
کوئی چیز ھے ؟ خودداری بھی تو ھونی
چاھئے آدمی میں -

کلو —

[ ھانپ کے ]

مجھے خودداری کا احساس نہیں ھے -
میں تو جھگڑے بچانا چاھتی ھوں - بس !

چارلس — اگر اس جھگڑے سے تم کو کوفت ھوتی

ھو تو میں تم کو تبدیل آب و ھوا کے لئے
سمندر کے کنارے بھیج دوں - لیکن ایسے
آدمیوں سے لڑائی بھڑائی میں تو مزہ آنا
ھی چاھئے -

کلو —

[ سوچتے ھوئے اور ترشروئی سے ]

نہیں ، اس سے کیا ھوتا ھے ؟ میں یہ تھوڑی
ھی چاھتی ھوں !

چارلس — آیں ، آیں ! تم تو لڑائی لڑنے پر آمادہ
ھو گئیں !

کلو — اگر تم نے یہ جھگڑا بند نہ کرا دیا تو تمھاری
میری بنیگی نہیں -

چارلس — دیکھو کلو ، آخر پس پردہ اس میں
راز کیا ھے ؟

کلو —

[ آھستہ سے ]

پس پردہ ؟

چارلس — تم تو ایسی باتیں کرتی ہو جیسے جن کسی کے سر پر آ جاے - ارے ، میں تو کہتا ہوں ، ان کمبختوں کو تو اب داؤ پر پا گئے ہیں - چھ مہینہ میں تو ڈیپ واٹر سے چلتے پھرتے نظر آئینگے ! وہ جو ان کا پرانا کھنڈر ہے وہ ستیاناس ہو جائیگا - کسي کام کا رہ جائے جب ھي کہنا - چمني ۳۰۰ قدم کي کون کہے ٹھیک ان کے سر پر جڑي جائیگي - اور ۲۴ گھنٹہ میں بارہ گھنٹہ دھواں ان کے سر پر سوار رھیگا - یہ کمبخت قطامہ یہاں دکھائي تو دیگي نہیں - جب لطف آئیگا ! یہیں رنگ رلیاں ھونگي - جب تک یہ قصبہ یہاں رھیگي جب تک یہ کچھ نہ ھونے پائیگا - بس اب اسي کي دیر ہے کہ دم نہ لینے پائے کمبخت !

کلو —

[ ھاتھ سے اشارہ کرکے ]

اچھا ، اب میں سمجھي -

چارلس —

[ دوبارہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے ]

کلو، اگر تمہارا یہی انداز قائم رہا تو میں
سمجھونگا کہ دال میں کچھ کالا ہے -

کلو —

[ بہت آہستہ سے ]

چارلی !

[ چارلی اس کے پاس آ جاتا ہے ]

مجھے پیار کر لو -

چارلس —

[ پیار کرتا ہے ]

کیا ہے پیاری ؟ مجھے معلوم ہے کہ عورتیں
اِن اوقات میں عجیب عجیب باتیں کرنے
لگتی ہیں - تم سو رہو، بس !

کلو — ابھی تم نے کھانا بھی نہیں کھایا — کہ کھا
چکے ؟ جاؤ اور میں بھی سو رہونگی -
لیکن میری محبت نہ چھوڑنا -

چارلس — چھوڑنا ؟ چاهیے کم کروں ؟

[ چارلس دوبارہ چمٹتا کے بوسہ لے رہا ہے کہ اتنے میں آنا چپکے سے دروازہ کے پاس جاکے کھولتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے - لیکن اتنے میں دروازہ سے چڑ مڑ کی آواز آتی ہے اور وہ دوبارہ بند کر دیتی ہے - ]

کلو —

[ زور سے چونک کر ]

کون ہے ؟ کون ؟

چارلس — کہاں کون ہے ؟ کہاں کون ہے ؟ تم کو وهم ہے !

کلو —

[ آهستہ سے ذرا هنس کے ]

کیا جانے ؟ چارلی ، جاؤ - یہ سر کا درد ذرا کم هو جائے تو میں ابھی اچھی هو جاؤں -

**چارلس —**

[ اس کي پیشاني کو آهسته سے پیار سے تهپک کر اور اس کي طرف مشکوک انداز سے دیکهکر ]

تم سو جاؤ ' میں سویرے هي آؤنگا -

[ پلٹ کے واپس جاتا هے اور دروازہ سے کلو کي طرف منهه کرکے بوسه کا چٹخارہ لیتا هے - جب چارلس چلا جاتا هے تو اُٹهه کے ٹهیک اسي انداز سے کهڑي هو جاتي هے جیسے ابتدا میں کهڑي هوئي تهي - خیالات میں منهمک مستغرق - دروازہ کهلتا هے اور خادمه پهه اِدهر اُدهر جهانکتي نظر آتي هے - ]

پردہ گرتا هے

---

# تیسرا ایکٹ

## پہلا سین

صبح کا وقت

دوسرے دن صبح کو هل کر'یست کے کمرے میں جل بائیں جانب سے آ کے آئینہ دار کھڑکی سے دیکھ رهي هے۔

جل ——

[رولف سے کہتي هے جو اب تک نظروں سے اوجھل هے]

چلے آؤ ، کوئي نہیں هے -

[ اننا کلا کے کمرے کے اندر چلي جاتي هے - رولف باغ سے آ کے اُس کے پاس پہنچ جاتا هے -]

رولف —— جل ، میں تم سے یہ کہنے آیا هوں کہ کیا هم لوگوں کو .........

[ جل سر هلاتي هے ]

کل ملنے آنا چاھئے تھا ، یہ تو کچھ
الول جلول سي بات ھے -

جِل ــــ ھم نے شروع نہیں کیا ، شروع تو آپ کي
طرف سے ھوا تھا -

رولف ــــ بات تو تم سمجھتي نہیں ھو ! اگر تمھارا
والد صاحب کا سا حال! ھوتا کہ خود ھي ــــ

جِل ــــ مجھے تو سخت افسوس ھوتا !

رولف ــــ

[ پھنکارنے کے انداز سے ]

بھلا اور کوئي ایسي باتیں کرتا تو مضایقہ
نہ تھا - جِل ، تم سے تو ایسي اُمید نہ
تھی ! بھلا والد صاحب کي طرح کوئي
رفاہ عام کرے تو معلوم ھو - وہ سمجھتے ھیں
کہ ھم بھي کچھ ھیں تو کیا بیجا ھے ؟

جِل ــــ اور ھم سمجھتے ھیں کہ وہ بالکل سور ھیں ،
تو کیا بیجا ھے ؟ معاف کیجئیگا -

رولف ــــ اگر یہ بقاے اصلح کا اصول صحیح ھے
تو .........

جل — وہ چاہے اصلح ہوں لیکن ان کو بقا میسر نہ ہوگی -

رولف —

[ بے توجہی سے جو انہماک کی وجہ سے ہے ]
معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے -

جل — تو یہی کہنے آئے تھے ؟

رولف — نہیں ، میں کہتا ہوں ، اگر ہم لوگ مل جائیں تو کیا یہ جھگڑے ختم نہ ہو جائینگے ؟

جل — ہمارا ملنے کو جو جی نہیں چاہتا !

رولف — ہاتھ میں ہاتھ تو ہم لوگ ملا چکے ہیں ، اب دل نہ ملائینگے کیا ؟

جل — لڑائی میں مٹھائی نہ پھلیگی ، رنج بڑھیگا -

رولف — میرے دل میں تو بالکل رنج نہیں ہے -

چِل — صبر کرو ! رنبج بھي ھو جائیگا ' جلدي
نہ کرو -

رولف — کیوں ؟

[ بہت توجہ کے ساتھہ ]

اچھا ' کلو والے معاملہ میں ؟ معاملہ تو
پہلے ھي سے سمجھتا ھوں کہ آپ کي والدہ
کا رنگ کلو کي جانب سے .........

چِل — اچھا ؟

رولف — بہت بیگمانی ھے -

[ چل هنستي ھے ]

ممکن ھے کہ کلو تمھارے ھم پلہ نہ ھو '
لیکن اس کو کنیز سمجھنا کوئي بیگماتي
شان ھي نہیں ھے ؟

چِل — اپني چونچ بند رکھو تو بہتر ھے -

رولف — وہ تو ھمارے والد صاحب پہلے ھي کہہ
چکے ھیں - اُس دن جب کلو تہمارے یہاں

آئي تھیں، نہ تمھاري والدہ اس قدر بیہودہ برتاؤ کرتیں نہ والد صاحب اور چارلي اتنے ناخوش ہوتے!

[ جل سیٹي بجاکے گانا گاتي ہے — "تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو" ]

[ کسي قدر ناراضي سے جل کي جانب گھورتے ہوئے ]

کیوں جل، یہ سیٹي بجانے کا معاملہ ہے! کیوں؟

جِل — نہیں تو!

رولف — صاف کیوں نہیں کہتیں کہ چلے جاؤ؟ میں چلا جاؤں -

جِل — بہتر ہے -

رولف — بہتر ہے تو بہتر ہے! تو کیا بس اب کے بچھڑے ملینگے حشر کے دن؟

جِل — مجھے تو حشر میں بھی ملنے کي اُمید نہیں ہے -

[سیدھے رولف کي آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے
دیکھتی ھے]

رولف — بڑا غضب ھو رھا ھے !

جل — غضب تو اِس دنیا میں روز ھي ھوا
کرتا ھے -

رولف — لیکن جتني ھي ایسي باتوں کي کمي
ھو سکے بہتر ھے -

جل —

[غصہ سے جھڑک کے]

تو آپ لکچر نہ جھاڑئے - مُلا نہ بنئے -

رولف —

[ بہت برا مان کے ]

نہیں لکچر میں کیا جھاڑونگا ! میں مُلا نہ
بن رھا تھا لیکن پھر بھي دوستي کے لئے
دل نہیں مانتا - محبت کو کیا کروں ؟

جل — پہلے اصلیت کو سنبھالئے پھر محبت
جتائیگا -

رولف — ذرا وسعت نظر سے کام لو، جل -

جل — کیسي وسعت نظر ؟ هم سب اپنے اپنے رنگ
میں مست هیں - اور کیوں نه هوں ؟

رولف — توبه، توبه! تم کو تو بس ......

جل — تم کو تو کسي بات میں اچھائي نظر هي
نهیں آتي - وه سبق تو آپ کے والد صاحب
هي نے سکھایا هے — "هر شخص اپني چال
میں" ! اور اسي میں بھلا هوتا هے - اچھا
بس خدا حافظ !

رولف — جل ! جل !

جل —

[ اپنے پیچھے هاتھ باندھ کے گنگناتي هے ]

رهئے اب ایسي جگه چل کر جهاں کوئي نه هو
همنفس کوئي نه هو اور همزباں کوئي نه هو

رولف — کاهےکو جل، کاهےکو ؟

[ دلشکسته انداز سے بائیں جانب بڑي کھڑکي سے باهر
نکل جاتا هے - جل جس نے گانا بیچ سے چھوڑ دیا
هے هاتھ باندھے کھڑی اور هونٹھ کانپ رهے هیں ]

[ بائیں سے فلیوز داخل ہوتا ہے ]

**فیلوز** — مس صاحب ، مسٹر ڈاکر اور دو صاحبان اور تشریف لائے ہیں -

**جل** — تو تینوں صاحبان کو اندر تشریف لانے دیجئے اور مجھے باہر جانے دیجئے -

[ فیلوز کے پاس ہوتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے اور فوراً ہی ڈاکر اور دو اجنبی شخص اندر آتے ہیں - ]

**فیلوز** — تو حضور ، میں بیگم صاحب سے عرض کر دوں کہ آپ لوگ تشریف لائے ہیں - صاحب تو گھومنے گئے ہیں -

[ بائیں سے چلا جاتا ہے ]

[ تینوں آدمی ایک باقاعدہ انداز سے جمع ہو جاتے ہیں - پہلے دروازوں کو اور کھڑکی کو دیکھ چکے ہیں - اب بڑی خانہ‌دار میز کو دیکھ رہے ہیں - ]

**ڈاکر** — تو اب یہ معاملہ بغیر عدالت گئے تو رہتا نہیں - اگر کہیں کوئی کور کسر ہو تو ابھی بتا دینا -

[ دوسرے اجنبی سے ]

تم تو اس عورت سے ذاتی طور سے واقف ہو ؟

دوسرا اجنبی -- اور آپ کیا سمجھتے ہیں ؟ میں بھلا ایسے معاملات میں اِن بازاریوں کا اعتبار کرتا ! جب یہ تشریف لائی تھیں تو بڑی سفارشوں سے آئی تھیں اور اپنا کام بھی خوب کرتی تھیں - دوپاگے لگے ہوئے تھے - کیوں جارج ، ہے کہ نہیں ؟

پہلا اجنبی — ہم لوگوں نے دو مرتبہ حاضری اور خدمتوں کا معاوضہ خود دیا ہے -

دوسرا اجنبی — میں دیکھتے ہی پہچان لونگا - وہ تو خوبصورت سی عورت ہے ، چہرہ پر ایک آب تاب ایک خاص نمک ہے - اب کیا اتنے دنوں میں صورت تھوڑی ہی بدل گئی ہوگی !

پہلا اجنبی -- ہمیں اس معاملہ کو طشت از بام

کرنے کي ضرورت کیا ھے ؟

ڈاکر — طشت از بام کرنا ضروري نہیں ھے ' صرف دھمکیوں میں کام چل جائیگا - لیکن سمجھ لینا چڑھے تو امرت پا گئے گرے تو چکنا چور — وھی مثل ھے - اور وہ آدمي ھے بے تحاشا گدّے باز - نشانہ خالي نہ جانا چاھئے - تم دونوں صاحب کہ دو تو سمجھ لو کہ مار لیا - اور کیا ؟

دوسرا اجنبي — اور ھم لوگوں کا وقت تو فاضل ھي ھے گویا کہ یہاں دوڑے دوڑے پھر رھے ھیں !

ڈاکر —

[ پہلے اجنبي کی جانب سر ھلاتے ھوے ]

جارج کو سب حال معلوم ھے - وہ سب ٹھیک ھو جائیگا - تم مطمئن رھو - میں تم کو اطمینان دلاتا ھوں - ساري ذمہ داري میرے سر ھے -

دوسرا اجنبي — اگر اُس عورت کي شادي هو چکی هے تو میں خواہ‌مخواہ کو اس کي زندگي برباد بھي کرنا نہیں چاهتا -

ڈاکر — نہیں، اُس کو نقصان کوئي نہیں پہنچانا چاهتا - اس سے کسي کو خصومت نہیں هے - میں تو صرف هارن بلوئر کو دبوچ لینا چاهتا هوں - اور جب تک توبہ نہ کریں چھوڑنا نہیں چاهتا -

[ یہ دونوں شخص ایک دوسرے سے کسي قدر هٹ جاتے هیں اور بیگم هل کرایسٹ داهني جانب سے آتي هیں - ]

ڈاکر — آداب عرض، بیگم صاحب! یہ وهي میرے رفیق شریک هیں - هارن بلوئر صاحب بھي آ رهے هیں -

بیگم هل کرایسٹ — هاں، گیارہ بجے آتے هیں - مجھے دوسرا خط لکھنا پڑا -

ڈاکر — کیا سرکار نہیں هیں؟

بیگم ہل کرایست — میں نے اُن سے کہا نہیں -

ڈاکر —

[ سر ہلاتے ہوئے ]

ہمارے دوست وہاں تشریف رکھینگے
اور پھر جیسا بنیگا اُن سے کام لے سکتے
ہیں -

[ داہنی جانب کو اشارہ کرکے ]

بیگم ہل کرایست —

[ اجنبی اشخاص سے ]

آپ اِدھر تشریف رکھیں !

[ دروازہ کھلے کھڑی رہتی ہے اور وہ لوگ کمرہ میں
چلے جاتے ہیں ]

ڈاکر —

[ دستاویز دکھاتے ہوئے ]

میں نے یہ مسودہ بدلوا لیا ہے اور قانوناً
مکمل کرا لیا ہے - بڑی پھرتی سے کام
ہوا - اس کے رو سے لانگ میڈو اور سنٹری

کا صاحب کے نام چار ہزار پانسو پر انتقال
نامہ ہوتا ہے - آپ خیال فرمائیے اگر اس
موذی ہارن بلوئر نے اس پر دستخط کر
دئے تو ایک عزت آبرو خاک میں مل جائیگی
دوسرے پورے چھ ہزار کا خسارہ ہوگا -
لیکن یہاں ایسا پیرس بھی تو کسی
طرح قابل برداشت نہیں ہے -

بیگم ہل کرایست — لیکن راز کو فاش کر دینا
تو ہر وقت ہمارے امکان میں رہیگا -

ڈاکر — ہاں ' یہ تو ٹھیک ہے - لیکن کون جانے کل
کیا ہوتا ہے - اور کس کس بات کا آپ
ثبوت دیتی پھریںگی ؟ اور ایسے آدمی کا
اعتبار ہی کیا ہے ؟ میرے اوپر تو خار ہی
کھائے ہے ' یہ تو مجھے خوب معلوم ہے -

بیگم ہل کرایست —

[ غور سے ڈاکر کی طرف متوجہ ہو کے ]

لیکن اگر اس نے دستخط کر دئے جب تو

شرافت کا تقاضا یہی ہوگا کہ —

ڈاکٹر — ہاں ، پھر تو مجبوری ہے - اور میں اُس
کو نقصان پہنچانا چاہتا بھی نہیں -
لیکن یہ میں نے اس لئے کہ دیا کہ کس
کس کی زبان پر آپ مُہر لگائیںگی ؟

بیگم ہل کرایست — ہاں ، اب اس کی کون سی ذمہ
داری ہو سکتی ہے ؟

[ آنکھوں آنکھوں میں اشارہ ہوتا ہے - اور دونوں
سے کوئی بھی دوسرے کی نگاہ کو منظور نہیں کرتا - ]

آ تو رہا ہے کوئی موٹر - اس گاڑی میں
خدا جانے کہاں کا شور ہوتا ہے - اتنی
بھڑ بھڑ تو کوئی گاڑی نہیں کرتی -

ڈاکٹر — پہلے تو بہت دولتیاں جھاڑیگا - بہت پھت
پھتائیگا لیکن جب تک خود نہ کہے کہ
میں جو کہئے ماننے کو حاضر ہوں جب
تک نہ مانئیگا - اس کاغذ کا ذکر نہ ہو -

[ دستاویز اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے ]

اگر کارخانہ نہیں کھولتا ہے تو سنتری
اس کے کس کام کی ہے - میرا تو خیال
ہے کہ وہ بھی سوچیگا کے بھاگے بھوت کی
لنگوٹی ہی بھلی جو کچھ بچ جائے
غنیمت ہے !

[ بیگم ہل کرایسٹ اپنا سرخم کر لیتی ہے - فیلوز
بائیں سے داخل ہوتا ہے - ]

**فیلوز —**

[ معذرت کے انداز سے!]

ہارن بلوئر صاحب آئے ہیں - کہتے ہیں
کہ بلانے سے آئے ہیں ' وعدہ ہو چکا ہے
ملنے کا -

**بیگم ہل کرایسٹ —** ہاں درست ہے -

[ ہارن بلوئر اندر آتا ہے اور فیلوز باہر جاتا ہے ]

**ہارن بلوئر —**

[بغیر سلام بندگی کے ]

میں صرف یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ

آخر اِن خطوں کا کیا مطلب ھے ؟

[ دونوں خط جیب سے باھر نکالتا ھے ]

اور اگر آپ اسے پسند کریں تو ھم آپ تنہائي میں اس موضوع پر گفتگو کر لیں -

**بیگم ھل کرایست** — ڈاکر کو یہ کیا اور بہت سا حال معلوم ھے - یہ تو میرا جانا ھوا ھے -

**ھارن بلوئر** — ڈاکر کو معلوم ھے ؟ خیر ' آپ نے دوسرے خط میں لکھا ھے کہ میري بہو نے مجھے مغالطہ دیا ھے - میں بہو کو بھي ساتھہ ھي لیتا آیا ھوں - آخر دیکھوں آپ کیا کہینگي - اگر صرف یہ چال تھي کہ میں یہاں دوبارہ چلا آؤں تو خیر ' ورنہ بہو کے منھہ پر کہئیگا کہ مجکو مغالطہ دیا ھے -

[ کھڑکی کي طرف ایک قدم بڑھتا ھے ]

**بیگم ھل کرایست** — ھارن بلوئر صاحب ' میري نظر

میں تو پہلے آپ سن لیں ' اس کے بعد ہم
لوگ بہو رانی کے منھ پر کہلے کو تیار
ہیں - پہلے آپ تو سن لیجئے کہ کیا معاملہ
ہے - ہم کچھ آپ کو خواہی نخواہی
نقصان نہیں پہنچانا چاہتے -

**ہارن بلوئر** — خیر ' شکر ہے ! اچھا ' میں سنوں تو
کہ آپ نے کون کون سی دروغ‌بیانی یہاں سن
رکھی ہیں یا گڑھ رکھی ہیں - آپ نے
اور ڈاکر صاحب نے مل کے - قانوں بھی ہے
ایسی توہیں و آبرو ریزی کا — یہ بھی آپ
کو یاد رکھنا چاہئے - میں باز نہیں رہونگا
یہ واضح رہے -

**بیگم ہل کرایست** — ہارن بلوئر صاحب ' قانون طلاق
سے بھی آپ واقف ہیں کہ نہیں ؟

**ہارن بلوئر** — جی نہیں !

[ بہت پریشان ہوکر ]

یعنی ؟

بیگم هل کرایست — اتنا تو معلوم هي هوگا کہ
بدچلني سے طلاق هوتي هے اور مقدمہ
بازي لازم آتي هے -

هارن بلوئر — هاں ، میں جانتا هوں - آخر بات کیا
هے ؟

بیگم هل کرایست — جب مقدمہ چلتا هے یا چلنے
کو هوتا هے تو مرد جس کو طلاق دي جاتي
هے اکثر هوتل میں اجنبي عورت کو ساتھ
لے کے جاتا هے - مجھ کو نہایت افسوس کے
ساتھ کہنا پڑتا هے کہ آپ کي بہو راني
شادي سے پہلے اسي معزز خدمت پر
ممتاز تھیں - لوگ تکے دے کے اُن کو
ٹیکا لے جاتے تھے -

هارن بلوئر — خدا کي مار !

ڈاکر —

[ جلدي سے ]

سب ثابت هو چکا هے — لفظ لفظ !

هارن بلوئر — جهوتے زمانے کے ! ایسي غلط بیاني
کرکے جان چهڑانا چاهتے هیں - زبان نه
جل گئي ایسي کفر کي باتیں کہتے !
ڈاکر ، بچا اگر عدالت فوجداري میں
تم کو نه رگیدا هو تو بات نهیں !

ڈاکر — ابے چل مردود ! کل دیکها تها کون صاحب
میرے ساتھ تهے ؟ وهي هیں جو آپ کي
بہو سے یہي خدمت لے چکے هیں -

هارن بلوئر — یه گڑهنت هے ، سازش هے !

بیگم هل کرایست — تو اس میں بات هی کیا هے ؟
بلا لیجئے اپني بہو کو !

هارن بلوئر —
[ پہلے پہل خطرہ میں پهنس جانے کا احساس کرتے
هوئے ]
بے غیرت ! جهوتے ! بے ایمان !

بیگم هل کرایست — اگر یه بات هے تو ابهي صاف
هو جائیگا ، دودھ کا دودھ پاني کا پانی

ابھي ھوا جاتا ھے - بلا لو اپني بھو کو !

ھارن بلوئر —

[ یہ دیکھ کے کہ اس کا کوئي اثر نہیں ھوتا سننے والوں پر ]

میں ابھي بلاتا ھوں - سراسر بہتان !

بیگم ھل کرایست — خدا کرے بہتان ثابت ھو !

[ ھارن بلوئر کھڑکي سے باھر چلا جاتا ھے - ڈاکٹر دائیں کو دروازہ کے پاس چلا جاتا ھے - دروازہ ہُول کے اندر کے لوگوں سے بات چیت کرتا ھے - بیگم ھل کرایست اپنے ھونٹھ تر کر رھي ھے اور روماں بار بار منھ پر پھیر رھی ھے ھارن بلوئر واپس ھوتا ھے - آگے آگے خود پیچھے پیچھے کلو ' سخت گیري اور مقابلے کے لئے بالکل تیار ھے ]

ھارن بلوئر — اچھا ' اب دیکھئے اس تہمت کے پرخچے کیسے اُڑتے ھیں -

کلو — کون سي تہمت ؟

ھارن بلوئر — کہ تم اس سے پہلے ویسي عورت کا

کام کرتی تھیں ! میرا تو دل قبول نہیں
کرتا - معلوم نہیں کن الفاظ میں کہوں !

کلو — اچھا ! اچھا ' کیا ہوا ؟

ہارن بلوئر — اس عورت کا کام کرتی تھیں جو
مردوں کے ساتھ جاتی ہے جب وہ طلاق
دلوانے جاتے ہیں -

کلو — کون کمبخت کہتا ہے ؟

ہارن بلوئر — یہ بڑی بی کہتی ہیں ' اور ان کے
یہ دونوں کُتے کہتے ہیں !

کلو —

[ بیگم ہل کرایست کی طرف منھ کرکے ]

کیوں ؟ یہی کہنا شرافت ہے — کیوں ؟

بیگم ہل کرایست — سچ ہے یا جھوٹ ' یہ بتاؤ
پہلے !

کلو — جھوٹ !

هارن بلوئر —

[ سخت غصہ سے ]

میں تو کہتا تھا ' تم کو دونوں کو ان کے
پیروں پڑاکے جب مانونگا !

ڈاکر —

[ داهنی طرف کا دروازہ کھول کے ]

چلے آئیے !

[ پہلا اجنبی اندر آتا هے - کلو گویا سخت کوشش
کرکے جو بالکل واضح هو جاتی هے اس سے مقابلہ کرنے
کو کھڑی هو جاتی هے - ]

پہلا اجنبی — کہئیے بیگم وین صاحبہ ' کیسا مزاج
هے ؟

کلو — میں تم کو نہیں پہچانتی -

پہلا اجنبی — هاں ' آپ کا حافظہ کچھ خراب معلوم
هوتا هے - کل تک تو خوب چاهتی تھیں
آج بھول گئیں — ایک هی دن میں ! وہ
ایک دن هوا یا تین سال هوے ایک هی
بات هے -

کلو — تم ہو کون آخر ؟

پہلا اجنبی — کا ھے کو ؟ — کا ھے کو ؟ اب کھل جاؤ - کسٹر والے مقدمہ کو بھول گئیں !

کلو — میں کہ چکی کہ میں تم کو نہیں جانتی -

[ بیگم ھل کرایست سے ]

تم یہ ناگن کب سے ہو گئیں ؟

پہلا اجنبی — تو کیا مجھے آپ کی یاد داشت تازہ کرنی پڑیگی کیا ؟

[ اپنا نوٹ بک نکالتا ھے ]

سنئے آج سے تین سال پیشتر تاریخ ۳ اکتوبر بیگم وین کو فیس اور اخراجات کے لئے دئے گئے ۲۰ پونڈ بولو ھوٹل میں - اسی طرح ۱۰ اکتوبر کو پھر فیس وغیرہ دئے گئے ۲۰ پونڈ -

[ ھارن بلوئر سے ]

آپ ذرا اِن اندراجات کو دیکھ کے اپنا

اطمینان کر لیجئے - بالکل سچ اور صحیح
اندراجات ہیں -

[ ہارن بلوئر دیکھنے کے لئے آگے بڑھتا ہے لیکن پھر
ٹھہر جاتا ہے اور کلو کی جانب دیکھتا ہے ]

کلو —

[ مرگی کی سی کیفیت سے ]
جھوٹ ! سراسر جھوٹ !

پہلا اجنبی — کیوں بنتی ہو؟ ہم کچھ تمہاری
عزت خاک میں ملانے نہیں آئے ہیں -

کلو — مجھے یہاں سے لے چلو - میں ایسا برتاؤ
برداشت نہیں کر سکتی -

بیگم ہل کرایست —

[ دبی زبان سے ]

اب کھل جاؤ - کیوں بھانڈا پھوڑاتی ہو ؟

کلو — بہتان ! سراسر بہتان !

ہارن بلوئر — کبھی تم کو ویں بھی کہتے تھے ؟

**کلو** — نہیں، کبھی نہیں -

[ کھڑکی کی طرف جانے کو بڑھتی ہے لیکن چونکہ راستے میں ڈاکر کھڑا ہے ٹھہر جاتی ہے - ]

**پہلا اجنبی** —

[ داهنے کو جو دروازہ ہے اس کو کھول کے ]

ہنری، چلے آؤ -

[ جلدی سے دوسرا اجنبی شخص داخل ہوتا ہے - اس کو دیکھ کے کلو کے رہے سہے حواس جاتے رہتے ہیں - ہاتھ پھیلا دیتی ہے، ہانپنے لگتی ہے اور بائیں جانب سراسیمہ گر پڑتی ہے - اپنا منھ دونوں ہاتھوں سے چھپاکے کھڑی ہو جاتی ہے - اس سے اقبال حقیقت اس قدر واضح ہو جاتا ہے کہ ہارن بلوئر ست پڑتا جاتا ہے اور اس کے پاؤں کانپ جاتے ہیں - ایک رنگین رومال جیب سے نکال کے اپنا منھ پونچھنے لگتا ہے - ]

**ڈاکر** — اب یقین آیا کہ اب بھی نہیں ؟

**ہارن بلوئر** — ان لوگوں کو یہاں سے ہٹا دو -

**ڈاکر** — اگر اب بھی کچھ کسر باقی ہو تو اور

شہادت حاضر ھے - دفتر کا دفتر شہادت
کا ھے -

ھارن بلوئر —

[ کلو کي طرف دیکھتا ھوا ]

نہیں ، کافي ھے ! ان لوگوں کو باھر لے جاؤ -
مجکو اور کلو کو یہاں تنہا رھنے دو -

[ ڈاکٹر داھنی جانب سے اُن لوگوں کو باھر لے جاتا
ھے - بیگم ھل کرایست ھارن بلوئر کے پاس سے کھڑکي پر
چلي جاتي ھے - ھارن بلوئر ایک دو قدم کلو کي جانب
بڑھتا ھے - ]

ھارن بلوئر — میرے خدا !

کلو —

[ پھوٹ کے روتي ھے ]

چارلي کو معلوم نہ ھونے پاے ! چارلي نہ
جاننے پاے !

ھارن بلوئر — چارلي ! یہی کمائي کرتي تھیں !

[ کلو نہایت غمناک آواز سے روتی ہے ]

تو یہی حاصل تمہارے خاندان میں شادی
کرکے ! ڈوب مر ' چڑیل کہیں کی !

**کلو** — چارلی سے نہ کہنا !

**ہارن بلوئر** — ستیاناس کر دیا ! اب کہتی ہے
ایسا نہیں ویسا نہیں ! میرا خاندان ' میرا
کاروبار ' میری آیندہ بہبود سب مٹی میں
مل گئی !

**کلو** — اگر آپ میری جگہ ہوتے تو .........

**ہارن بلوئر** — ہائے رے یہ ہل کرایست لوگ !
ان سے جان کی بازی لگی ہوئی ہے -

**کلو** —

[ بالکل بے دم ہو کے ]

میرے ابا جان !

**ہارن بلوئر** — اب جو کمبخت تونے پھر ہم کو
ابا جان کہا — تیرے منھ کو —

کلو — میرے پیٹ میں بچہ ہے !

ھارن بلوئر — ھاے، ھاے ! ارے غضب !

کلو — اُسی اپني اولاد کي اولاد کے صدقے میں ! جو کچھ یہ لوگ کہتے ھیں مان جاؤ اور کسي سے نہ کہنا - چارلي پر یہ راز نہ کھلنے پائے -

ھارن بلوئر —

[ دوبارہ اپني پیشاني پونچھتے ھوئے ]

آپس میں یہ چوري ! ھائے، میں کیسے چھپاونگا ستم ھو گیا ! غریب چارلي کي تو زندگي پر پاني پھر گیا !

کلو —

[ یکبارگي غضبناک ھوکے ]

راز نہ رکھو گے ؟ تم کو راز رکھنا پڑیگا - دیکھوں تم کیسے چارلي سے کہتے ھو - میں دل پر رکھ لوں جب ھي تک خیر ھے، ورنہ خیر نہ سمجھنا - میں نے بہت

دنیا دیکھي ھے اور جوانی ویسے ھی
نہیں گنوائي ھے میں کہے دیتي ھوں —

ھارن بلوئر —

[ اس کو اس نئي روشني میں دیکھ کے متعجب ]

ارے، ارے! تو تو عجیب شیرنی ھے!
کمبخت ھم تو تجھے دیوی سمجھتے
تھے -

کلو — میں چارلي سے محبت کرتي ھوں! میں
چارلی کے لئے جینے مرنے کو تیار ھوں -
میں جي نہیں سکتي بغیر چارلی کو
دیکھے! میں جانتي ھوں کہ آپ ھم کو
نہ بخشینگے لیکن چارلي ........

[ ھارن بلوئر اپنے بڑے بڑے ھاتھوں سے ایک سخت
گھبراھٹ کا اشارہ کرتا ھے ]

ھارن بلوئر — مجھ سے تو کچھ کرتے ھي نہیں
نبتا! میري تو لوتیا ڈوب گئي - چلو! موٹر
کے پاس انتظار کرو، میں آتا ھوں -

[ کلو اس کے پاس سے ہو کے بائیں جانب سے چلي
جاتي ھے ]

[ خودبخود بڑبڑاتا ہوا ]

میں تو کسي کام کا نہ رہا ! دشمن اب
کچل ڈالینگے ، لیکن خیر دیکھیں اب کیا
ہوتا ھے -

[ کھڑکي تک جاتا ھے اور داھني جانب اشارہ کرتا
ھے ]

[ بیگم ھل کرایست اندر آتي ھے ]

آخر اِس رازداری کا معاوضہ کیا چاھتي
ھیں آپ ؟

**بیگم ھل کرایست** — کچھ نہیں !

**ھارن بلوئر** — کچھ نہیں - کیوں نہ ہو ! کچھ
نہیں - اتني دردسري کي ھے بیکار
کے لئے !

**بیگم ھل کرایست** — جو چٹکي کاتیگا اس کو پنجہ
مارا جائیگا - آخر سنتري کا تمہارے پاس
کیا کام ھے ؟

ھارن بلوئر — اسی لئے مجھ سے نو ھزار پانچ سو
پونڈ دلوا دئے!

بیگم ھل کرایست — تو ھم پھر خرید لیں گے تم
سے -

ھارن بلوئر — کتنے میں ؟

بیگم ھل کرایست — اتنی ھی قیمت پر سنتری
جتنے میں مس ملنز دے رھی تھیں - اور
لانگ میڈو جتنے میں ھم سے تم نے لی
ھے - کل چار ھزار پانچ سو پر -

ھارن بلوئر — کیا کہی ھے! اور میرے نو ھزار
خاک میں مل گئے مفت ھی میں!
نہ ، نہیں! میں خود اپنے قبضہ میں
رکھونگا - اور جب تک یہ جایداد میرے
قبضہ میں ھے دیکھوں تم کیسے منھ سے
نکالتی ھو تم لوگ یہ بات -

بیگم ھل کرایست — نہیں ، ھارن بلوئر! پھر سوچ
لو - مصلحت یہی ھے کہ ھم کو یہ

جایداد قیمتاً دے دو - جیکمین والے معاملہ
میں تم نے اپني زبان دے کے وعدہ‌خلافي
کي - اب تمہارا کیا اعتبار؟ غارت
ہو جائے گھر ہمارا - کیا پروا! لیکن تم
کو بھي اس کے غارت کرنے کے قابل
نہ رکھینگے ہم! یہ نہ ہوگا کہ جب
چاہو ہم کو کچل ڈالو - اب تو صاف
سي بات ہے، یا تو سنڈري اور لانگ
میڈو ہمارے ہاتھہ بیچ دو نہیں تو پھر تم
جانو!

ہارن بلوئر — ایسا نہ ہوگا - یہ سراسر بہتان ہے!

بیگم ہل کرایست — اچھي بات ہے، چلئے قصہ
چکا - تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش -
کسي کے سامنے تو ہوئي نہیں یہ بات
چیت!

ہارن بلوئر —

[ سخت غضبناک لہجہ میں ]

قسم خدا کي ! ہو بڑي چالاک - کھاؤ قسم
اپنے پیر پیغمبر کي کہ تم یا تمہارے
خاندان کا کوئي یا تمہارے مختار یا
جیتے جی کسي سے اس کا نام تک نہ
لینگے -

بیگم هل کرایست — اگر جایداد دے دو گے تو نہ
کہینگے -

هارن بلوئر — ڈاکر کہاں ہیں ؟

بیگم هل کرایست —

[ داهنے دروازہ تک جاکے ]

ڈاکر صاحب !

[ ڈاکر اندر آتا هے ]

هارن بلوئر — آپ کا "زبردستي نامہ" تو تیار
هی هوگا ؟

[ ڈاکر دانت نکال کے دستاویز پیش کرتا هے ]

یہ تو بڑی شیطنت هے سازش کا هے کي -
یہاں انجیل هے ؟

**بیگم هل کرایست** — میري زبان کي کهي بات پتهر کي لکیر هے - یہاں تو وهي مثل هے
جان جائے پر آن نہ جائے -

**هارن بلوئر** — معاف کیجئیگا - لیکن میرا اطمینان بهي تو کوئي چیز هے ؟

**بیگم هل کرایست** — بہتر هے -

[ الماري سے ایک چهوٹي جلد انجیل کي لے کے ]

یہ لیجئے انجیل حاضر هے -

**ڈاکر** —

[ دستاویز کو خانےدار میز پر پهیلا کے - ]

یہ ایک مختصر سي دستاویز انتقال جایداد هے یعني سنتري اور لانگ میڈو — پہلے مس ملڈز کے بیعنامہ کا تذکرہ هے اور پهر جان هل کرایست کے بیعنامہ کا ذکر هے اور پهر وهي رسمي عبارت - چونکہ مذکورہ بالا جایداد کا بیعنامہ جان هل کرایست کے نام بدرستي هوش و حواس کر دیا هے -

بالعیوض مبلغ چار ہزار پانسو پونڈ کر
دیا ہے - لہذا آج سے انتقال جایداد بحق
ہل کرایست وغیرہ وغیرہ - یہاں دستخط
کر دیجئے - میں گواہي کئے دیتا ہوں -

**ہارن بلوئر** — .

[ بیگم ہل کرایست سے ]

وہ کتاب ہاتھ میں اُٹھاؤ اور پہلے حلف
لو " میں خدائے لایزال کی قسم کھاتي
ہوں کہ کلو ہارن بلوئر کي بابت کسي شخص
سے بھی کوئی لفظ اپنے معلومات کا زبان
پر نہ لاؤنگي - "

**بیگم ہل کرایست** — نہیں ، ہارن بلوئر صاحب ! آپ
پہلے دستخط کر دیجئے - ہم لوگوں کا قول
جان کے ساتھ ہے -

[ ہارن بلوئر خوفناک انداز سے ان کي طرف دیکھ کے
قلم اُٹھاتا ہے - دوبارہ دستاویز پر ایک سرسري نظر
ڈالتا ہے اور دستخط کر دیتا ہے - ڈاکر گواہي کرتا ہے ]

**بیگم ہل کرایست** — ہم اپني حلف میں اتنا اضافہ

کرنا چاهتے هیں کہ وہ جب تک هارن
بلوئر کے خاندان والے همارے ساتھ کوئي
بدي نہ کرینگے ”۔

هارن بلوئر —

[ ناک سکوڑ کے ]

اس کو اپنے هاتھ میں لو اور دونوں کے
دونوں ساتھ ساتھ قسم کھاؤ۔

بیگم هل کرایست —

[ کتاب هاتھ میں لے کے ]

میں حلف لیتي هوں کہ میں دنیا میں
کسي شخص سے بھی اپني معلومات کا
ایک لفظ بھي کلو هارن بلوئر کي بابت
نہ کھونگي جب تک هارن بلوئر خاندان
کے لوگ میرے ساتھ بدي نہ کرینگے۔

ڈاکر — میں بھی حلف لیتا هوں۔

بیگم هل کرایست — میں اپنے خاوند کو بھي پابند
کرتي هوں۔

**ہارن بلوئر** — اور وہ دونوں آدمی کہاں ہیں ؟

**ڈاکر** — وہ تو چلے گئے - ان سے کیا واسطہ ؟

**ہارن بلوئر** — اور تم ہی سے کیا واسطہ ؟ تم سے مطلب کیا ہے کہ کس عورت نے پچھلے زمانے میں کیا کیا ، کیا نہیں کیا ؟ خیر ، آداب عرض !

[ جاتی دشمن کی نظر سے اُن کو دیکھ کے بائیں جانب سے چلا جاتا ہے اور پیچھے پیچھے ڈاکر جاتا ہے - ]

**بیگم ہل کرایست** —

[ دستاویز پر ہاتھ رکھ کے - ]

محفوظ !

[ بڑی کھڑکی پر سے ہل کرایست اور اس کے پیچھے جل داخل ہوتی ہے - ]

[ دستاویز ہاتھ میں اُٹھا کے ]

دیکھئے ! ابھی ابھی تو رخصت ہوئے ہیں ہارن بلوئر صاحب - دھمکی دینا تو لابدی تھا - بس پھیل گئے اور چپکے دستخط کر دیئے - کان تک نہیں ہلایا - ہم

نے حلف لی ہے کہ کسی سے کچھ نہ کہینگے -
اب ٹھیک کر دیا ہے ہم نے -

[ ہل کرایست دستاویز کو غور سے پڑھتا ہے ]

جل —

[ خوف زدہ ہو کر ]

ہاں ، کلو گاڑی میں جاتی ہوئی ملی تھی -
امی جان کلو کا کیا حال ہوا ؟

بیگم ہل کرایست — پہلے تو انکار کیا لیکن جب ہمارے گواہ کو دیکھا تو ہاتھ پاؤں پھول گئے -

[ اپنے خاوند سے ]

بڑی خیر ہوئی تم یہاں نہ تھے اُس وقت -

جل —

[ یکایک ]

میں جاتی ہوں - کلو سے ملاقات کرونگی -

بیگم ہل کرایست — خبردار ، جل ! تم کو کیا خبر ہے وہاں کیا کیا کرشمہ کر چکی ہے ؟

جل — میں تو ضرور جاؤنگي - بچاري کا برا حال هو گا !

هل کرایست —

[ جل سے ]

تو تم اس کے ساتھ کون سا سلوک کروگی جاکے ؟

جل — سلوک کیوں نہ کرونگي ؟ بہت سلوک کر سکتي هوں -

بیگم هل کریست — سمجھتي بھي هے کچھ چھوکري کم نہیں ؟ جیتے زندگاني هم لوگ ایک دوسرے کے جانی دشمن هیں - اب اگر نہ سمجھے تو گدھي هے اور کیا کہوں !

جل — کچھ بھي هو - میں تو ضرور جاؤنگي -

بیگم هل کرایست —

[ اپنے خاوند سے ]

منع کرو اس کو -

هل کرایست —

[ بھویں تان کے کہتا ھے ]

جل ، تمیز سیکھو -

جل — اگر میرا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ جاتا تو کسي کي بھي میري موافقت میں ایک بات کتنی بھلي لگتي ، ابا جان !

بیگم هل کرایست — تمہارا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ هي نہیں سکتا -

جل — اب یہ تو جب تک پڑے نہ جب تک کیا معلوم ! کون کیا کہے !

هل کرایست —

[ اپني بیوي سے ]

اچھا ، جانے دو - اس جوان جہاں عورت کي خرابي کا مجھے سخت افسوس ھے -

بیگم هل کرایست — ھاں ، تم تو کوئی تمہاری جیب کتر لے تو اس کي حالت پر بھي افسوس کرو گے -

هل کرایست — ضرور ، اس کي حالت پر بهي افسوس
کرنا چاهئے - اُس کو غریب کو ملیگا هي
کیا جب هم سنتری کے دام دینگے ؟ بڑا
دهوکا هو گیا اس کو !

بیگم هل کرایست —

[ ترشروئي سے ]

یه خوب هے ! گهر کا گهر تباه هونے سے
بچایا ! اس کا یه انعام تم بهي دو اور
جل بهي - احسان‌مندي اسي کا نام
هے !

جل —

[ دهیمي هوکے ]

اور امي جان ، هم لوگ بڑے شکر گذار
هیں - ابا جان ، آپ بهي شکریه ادا کر
دیجئے -

هل کرایست — اب گهر بچنے کا حال تو یه هے
کہ گهر نہیں بچا جان بچي هے - مجهے

باتیں تو بہت بنانی آتی نہیں - لیکن
آخر شکریہ میں کیا کروں ؟ ایک
ٹانگ پر کھڑے ہوکے ککڑوں کُوں بولوں کیا ؟

جل — ہاں ، ہاں ابا ! بس یہ ٹھیک ہے - امی
جان ان کر پکڑ لو ذرا اور میں —

[ یکایک اس کا انداز سنجیدہ ہو جاتا ہے ]

نہیں ، نہیں ! کلو کا خیال دل سے نہیں
اُترتا -

ایک منٹ کے لئے پردہ گرتا ہے

## دوسرا سین

شام کا وقت

جب پردہ اُٹھتا ھے تو کمرہ خالي ھے اور اندھیرا ھے —
صرف کھڑکي کھلي ھے اور اس میں سے چاندني آ رھي
ھے —

کلو ایک کالا برقع پہنے کمرے سے باھر چاندني میں دکھائی
دیتي ھے — وہ آکے پہلے جھانکتي ھے ' کچھہ دور آگے
نکل جاتي ھے ' واپس آتي ھے ' اور رکتے رکتے کمرہ میں
داخل ھوتي ھے — برقع اُتارنے پر سفید لباس میں نظر
آتي ھے اور وہ کبوتري اس دھندلکے میں اس طرح
کھڑي ھے کہ کبھي آگے بڑھتي کبھي پیچھے ھٹتي ھے جیسے
ایک جگہ پر ٹھہرنا دشوار ھے — یکبارگي کھڑي ھو کے
کان لگا کے سننے لگتي ھے —

**رولف —**

[ باھر سے آواز دیتا ھے ]

کلو ! کلو !

[ خود سامنے آتا ھے ]

کلو —

[ کھڑکي تک جاکے ]

یہاں کیا کر رھے ھو ؟

رولف — اور آپ کیا کر رھي ھیں ؟ میں تو تمہارے پیچھے پیچھے چلا آیا -

کلو — جاؤ یہاں سے -

رولف — آخر بات کیا ھے ؟ کچھ معلوم بھی ھو -

کلو — چلے جاؤ - زیادہ بک بک نہ کرو — واہ ! واہ رے گلاب !

[ کھڑکي کے پاس ایک میز پر ایک بڑے سے گلدان میں گلاب کا گلدستہ رکھا ھے - اس کو سونگھنے لگتي ھے - ]

واہ کیسے مزے کي خوشبو ھے !

رولف — آج شام کو جل کیسے آئي تھي ؟

کلو — میں کچھ نہ بتاؤنگي - تم چلے جاؤ یہاں سے -

رولف — میں تم کو اس حالت میں یہاں کیسے چھوڑ سکتا ہوں ؟

کلو — کس حالت میں ؟ اچھي تو ہوں میں - مجھے کیا ہوا ہے ؟ خیر ، اگر یہي چاھتے ہو تو راستہ میں انتظار کرو ، ورنہ جیسا جي چاھے -

[ رولف وھاں سے چلنے کو تیار ھوتا ھے ' پھر رک جاتا ھے - کلو کي جانب دیکھتا ھے - بالاخر چلا جاتا ھے - ]

[ ایک غمزدہ آواز سے پھر تھرا کے رہ جاتي ھے - کبوتري کي طرح اِدھر اُدھر ٹہلتي ھے اور کھڑکي کے پاس کان لگا کے کھڑي ھو جاتي ھے - کچھہ آوازیں سنائي دیتي ھیں - بائیں جانب جیسے ھل کرایسٹ اور جل کو آتے دیکھتي ھے - تیر کي طرح کھڑکي سے باھر چلي جاتي ھے اور داھنے کو مڑ جاتي ھے - ]

[ وہ لوگ آکے بجلي کا بٹن دباتے ھیں اور کمرہ میں روشني ھو جاتي ھے اور آتشدان کے قریب آجاتے ھیں — ھل کرایست ایک آرام کرسي پر بیٹھ جاتا ھے اور جل ھتھے پر بیٹھ جاتي ھے — یہ لوگ شام کي بہت سادي پوشاک میں ھیں ]

ھل کرایست — اچھا ' اب بتاؤ کیسي گزري ؟

جل — کوئي بات خاص نہیں ھے ' آبا جان - مارے ڈر کے میرے تو حواس گم ھو گئے کہ ایسا نہ ھو کہیں اوروں سے ملاقات ھو جائے - اور آخر کار رولف سے مڈبھیڑ ھو ھي گئي - لیکن میں نے اس کو بُتّا دیا اور وہ مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا - "دیوانخانہ" کہتے ھیں اس کو - یہ دیوانخانہ کہاں سے کھود کے نکالا گیا ھے ؟ عجب لفظ ھے یہ تو !

[ غور کرتے ھوئے ]

لیٹنے کا کمرہ - خیر ؟

جل — وہ تو اس حلیہ سے بیٹھي ھوئي تھي -

[ دونوں گھٹنوں پر کہنیاں ٹیک کے ٹھڈی دونوں ہاتھوں پر لئے ہوئے ]

اور عجیب ایک ڈراؤنی آواز سے کہا "کیا مانگتی ہو؟" میں نے کہا "مجھے سخت افسوس ہے، لیکن میرا خیال تھا کہ تم شاید اسے پسند کروگی -

ہل کرایست — پھر؟

جل — اس نے تو مجھے گھور کے دیکھا اور کہا "جانتی تو سب ہو - کیا جانتی نہیں ہو" میں نے کہا "یوں ہی کچھ کچھ جانتی ہوں" اور حقیقتاً میں جانتی تو ہوں نہیں - کہنے لگی "بڑی مہربانی کی جو آ گئیں" - آبا جان، وہ تو بالکل ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی تھی آخر اس کا قصور کیا ثابت ہوتا ہے؟

ہل کرایست — اصل جرم تو اس کا یہی ہے کہ اس نے نوجوان ہارن بلوئر سے شادی کر لی اور اس سے بتایا تک نہیں - "ہر کسے بہر

کارے ساختند؟؟ وہ دنیا هي دوسري هے -

جل —

[ اپنے سامنے نظر جمائے دیکھتي هوئي ]

آبا جان ، وہ دنیا کیا بہت بھیانک هے ؟

هل کرایست —

[ پریشان هوکے ]

معلوم نہیں ، جل - بعض لوگ اس کي پروا بھي نہیں کرتے - بعض مر مٹتے هیں - اب معلوم نہیں کلو کس ڈھنگ کي هیں -

جل — ایک بات تو ضرور هي هے - اس کو چارلي سے دلي محبت هے -

هل کرایست — یهي تو بري بات هے ، یهی تو ستم هے !

جل — بیچاري ایسي سهمی هوئي هے ! میں کهتي هوں کیا جانے کیا کر گزرے وہ -

هل کرایست — ایسي عورتیں بڑي سخت جان هوتی

ھیں - تم اپنے مزاج سے اس کا اندازہ نہ لگایا
کرو -

جل — نہیں ' میں تو صرف ...... آہ ! بڑا ظلم
ھے - میں تو دیکھ کے سوکھ گئي بالکل !

ھل کرایست —

[ احساس کرتے ھوئے ]

ھاں ' ایسا تو ھوتا ھي ھے لیکن ایک طرح
پھر خیریت ھوئی نہیں تو ھم لوگ بھي
بھٹکے بھٹکے پھرتے اندھیرے راستہ میں -

جل — یہي تو میں نے کہا - آبا جان ' مجھے سخت
افسوس ھے - آدمی کو آدمي کے کام آنا
چاھئے -

ھل کرایست — بڑے اندیشہ کي بات تھی ' جل -

جل —

[ بیچین ھوکے ]

میں تو کچھ کہنا چاھتي تھی - بہت اچھا

ھوا میں چلي گئی وھاں - دل بھر آیا
بالکل - درد معلوم ھوتا ھے !

ھل کرایست — کیا کیا جائے ؟ لڑائي ھي ایسي
چھڑ گئي - گھر کي حفاظت تو ضروري ھی
تھي - نہ لڑتے تو کرتے کیا ؟ پیٹھہ دکھانا تو
مصلحت نہ ھوتا -

جل — مجھے تو آج گھر اچھا نہیں لگتا -

ھل کرایست — کیا کیا جائے ؟ بڑي مشکل ' بڑے
عذاب میں جان پڑ گئی ھے -

جل — امی جان تو پھولی نہیں سماتیں ' اور ڈاکر
کے چہرے سے تو مسرت ٹپکي پڑتي ھے -
ابا جان ' میں اس آدمي کا بالکل ھي
اعتبار نہیں کرتي - یہہ تو بڑا ھي لڑاکو '
لڑاکو کیوں بلکہ جھگڑالو ھے -

ھل کرایست — ھے تو ضرور -

جل — میرا تو خیال ھے کہ کلو اگر خودکشي بھي
کرلے تو اس کے کان پر جوں نہ رینگے -

ھل کرایست —

[ مضطرب ھوکے ]

خدا نہ کرے ! خدا نہ کرے !

جل — بھلا ایسا ھو تو آمي جان کو غم ھو کہ نہ ھو !

ھل کرایست —

[ کھڑکی کي طرف گھوم کے ]

کیا ھے ؟ جیسے کچھ آھٹ معلوم ھوتي ھے -

[ زیادہ آواز سے ]

کیا کوئي باھر ھے کیا ؟

[ کوئي جواب نہیں - جل اُچھل کے کھڑکي کے پاس دوڑ جاتي ھے - ]

جل — ارے تم ھو !

[ داھنے کو لپکتي ھے اور کلو کا ھاتھہ پکڑ کے لے آتي ھے ]

چلي آؤ! چلی آؤ! کوئي غیر نہیں ھے
یہاں -

[ ھل کرایسٹ سے ]

ابا جان!

ھل کرایسٹ —

[ پریشان ھوکے لیکن مہذبانہ انداز سے ]

آئیے ' تشریف رکھئے!

جل — بیٹھئیے بیٹھئیے ' بہت پریشان معلوم ھو
رھي ھیں آپ!

[ کلو کو آرام کرسي پر بیٹھا دیتي ھے - اسي آرام
کرسي پر جس پر ابھي تک خود یہ لوگ بیٹھے
تھے - دروازہ بند کرکے کھڑکي کے پلے بند کر دیتي ھے
اور جلدي سے پردہ برابر کر دیتي ھے - ]

ھل کرایسٹ —

[ جیسے مشکل میں لیکن آرزومندي سے ]

کوئي خدمت ؟

کلو — بڑی آفت ھے! آپ سے دریافت کرنے آ رھے ھیں وہ!

ھل کرایست — کون ؟

کلو — وہ خود آ رھے ھیں!

[ گہری سانس لے کے، ایسا معلوم ھوتا ھے جیسے سر سے پاؤں تک کانپی جا رھی ھے لیکن بالآخر بڑی ھمت کر کے ]

اب جلد ھی واپس جاؤنگی - سوالات کی بوچھار رھتی ھے - ان کو پورا شک ھے کہ کوئی نہ کوئی راز ھے -

ھل کرایست — آپ اطمینان رکھئے ھم لوگ منھ سے ایک لفظ نہیں نکال سکتے -

کلو —

[ منت کرتی ھوئی ]

ارے، ارے! یہ تو کافی نہیں ھے - کیا ایسا نہیں ھو سکتا کہ اُن سے کوئی ایسی

بات کہ دی جائے کہ جس کو درگزر کر
سکیں ؟ بڑی تقصیر پڑی - مجھے تو اس
دن کا شان گمان بھی نہ تھا - میں تو
یہی سمجھتی رہی کہ اب مجھ جیسی
بدنصیبوں کی تقدیر کھل گئی جو
چارلس سے ملاقات ہوئی - میں بھی کوئی
ایسی ویسی نہیں ہوں - خیر، اب اس
ذکر سے کیا حاصل ہے ؟

[ اس کے ہونٹھ اس قدر کانپ رہے ہیں کہ گفتگو
بند کر دیتی ہے - ]

[ جل کرسی کے پاس کھڑی ہے اور اس کے بازو
تھپکتی ہے ھل کرایست بالکل خاموش کھڑا ہے اور دانت
تلے انگلی دبائے ہوئے - دانت سے جیسے اُسے کاٹ
رہا ہے - ]

آپ یہ خیال کیجئے کہ میرے باپ البتہ
دوالیہ ہو گئے تھے اور میں خود ایک
دوکان پر کام کرتی تھی جب —

ھل کرایست —

[ اطمینان دلاتے ھوئے اور آیندہ انکشافات روکتے ھوئے ]

ھاں ، ھاں ! ھاں ، ھاں !

کلو — میں نے اپنی عمر میں کسی کو دھوکا نہیں دیا ، نہ کوئی بے شرمی کا کام کیا - لیکن اُس ظالم پیٹ کے لئے سب ھی کچھ کرنا پڑتا ھے - اور میں نے جو کچھ کیا اس دوزخ کے لئے کیا جب چارلی سے ملاقات ھوئی -

[ پھر ھونتھ کانپنے کی وجہ سے سلسلہ تقریر روک دیتی ھے - ]

جل — تو اس میں کسی کا کیا اجارہ ؟

کلو — اُنھوں نے بھی سمجھا کہ یہ عزت آبرو والی ھے اور میں نے خیال کیا کہ تھکانے کا گھر ملا ! اسی میں ھماری ان کی —

جل — ابا جان ، یہ تو بڑا غضب ھے !

ھل کرایست — ھے تو بڑا غضب-

کلو — اور جب شادي هوگی تو محبت هوگي -
اگر میں ایسا جانتی تو یہ نوبت هي
کیوں آنے دیتي - لیکن یہ کس کو خبر ؟
آپ ھي کو کیا خبر ھو سکتی ھے — ھے
کہ نہیں ؟ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت
ھوتا ھے -

جل — بے شک !

کلو — اور اب میري گود بھري جانے کو ھے -

جل —

[ سخت گھبراھٹ میں ]

سچ مچ ؟ توبہ ! توبہ !

ھل کرایست — خدا رحم کرے !

کلو —

[ پست ھوکے ]

مہینہ کا مہینہ ! جس دن سے یہاں سے گئی

هوں اس روز سے تڑپ تڑپ کے گذرا - دهکتے
انگاروں پر دن کٹتے هیں - میں جانتی
تھي کہ سُن گئي هو رهي هے ، وہ حلق
نکلي خلق پهیلي -

[کھڑي هو جاتي هے اور هاتھہ بڑها کے بات کرتي هے]

جگہ جگہ چرچے هونے لگتے هیں -

[بے تابي سے]

کوئي ایسا تھوڑا هي رہ جاتا هے جو نہ
جانے -

[اب آواز میں غصہ پیدا هو جاتا هے]

اب تو هو گئي جو بیوقوفي هو گئي -
ایسي زندگي بهي کوئي دل لگي بازي
نهیں هے - میں سچ آپ سے کهتي هوں -
میں شادي نہ کر چکي هوتي تو مجھے
کیا تھا ، میرا کوئي کیا بناتا ؟ اور اس
میں غصہ کي بات هی کیا تھي ؟ لیکن
اب ایک مرتبہ جان جائینگے تو مجھے
مار هي ڈالینگے - میں اپني عزت کو

نہیں روتی ' ان کی عزت کو روتی ہوں -
اور پھر میرے پیٹ میں بچہ ہے - مجھے
محبت نہ ہوتی جب بھی کچھ بات
نہ تھی ' لیکن اب آؤ تو جاؤ کہاں ؟
حد ہو گئی !

جل —

[ تیزی سے ]

تو اس میں بات ہی کیا ہے ؟ بس معلوم
نہ ہونے پائے اُن کو !

کلو — ہاں ہے تو - لیکن دد اب تو بات پھیل گئی
جانے سب کوئی ؟ - اور وہ تو کوشش کر ہی
رہے ہیں ' جانتے ہیں دال میں کچھ
کالا ہے - غضب ہے غضب ! یہ جلاپا
بڑا برا ہوتا ہے ' جہاں عورت پر شبہہ
ہو جاتا ہے پھر دن رات جیسے کانٹے
چبھتے رہتے ہیں مرد کو - چارلی کو
چین نہ آئیگی ' آ ہی نہیں سکتی - وہ تو
بڑے ہوشیار ہیں - اور احساس اہانت

ان میں بہت ہے - اے لو! آرہے ہیں -

[چپ ہو جاتي ہے اور وحشیانہ انداز سے اِدھر
أدھر کان لگاتي ہے]

جل — ابا جان، کیا کہنا چاہئے کہ وہ بھانپ
بھي نہ پائیں ؟

ھل کرایست — کوئي بات پھبتي ہوئي -

کلو —

[جیسے اسي تنکے کا سہارا لیتے ہوئے]

ہاں، ہاں! بس، اب دیکھئے نہ جانے
کیا ہو جائے - خاطروں میں باؤلي
ہو گئی ہوں بالکل، بڑی محبت کرتے
ہیں مجھ سے! اور جو اُنھوں نے دھتکار
دیا تو بس دین دنیا دونوں سے گئي!
اور کیا ؟

ھل کرایست — آخر تمہاری کیا صلاح ہے ؟ کیا کہا
جاے تم بھي تو کچھ بتاؤ -

کلو —

[ اُمید بھرے انداز سے ]

یہی کہ کوئی پکی پھبتی ہوئی بات ہو
جسے وہ جان لیں - لیکن ایسی نہ ہو
جس سے معاملہ ہی غارت ہو جائے -
فرض کرو یہ کہ دیا جائے کہ میں کسی
دفتر میں کام کرتی تھی اور وہاں سے
خیانت کے شبہہ پر نکالی گئی - میں
پھر ان کو سمجھا لونگی -

جل — اور یہ بات بھی جھوٹی ! یہ بہت عمدہ
رائے ہے - اس بات کا تو اُنھیں یقین
دلا ہی دینگے ' کیوں ابا جان ؟

هل کرایست — مجھ سے جو کچھ بن پڑے میں
حاضر ہوں ' کیا کہوں مجھے سخت
رنج ہے -

کلو — بڑی مہربانی ہوگی ' اور یہ نہ کہئیگا کہ
میں یہاں آئی تھی ' بڑے شکی ہیں وہ !

اب دیکھئے یہ تو وہ جانتے ھي ھیں کہ
والد صاحب نے وہ جایداد پھر آپ کے ھاتھ
بیچ دي ھے - اب کیوں بیچ دي ھے ؟ -
یہي ان کو کھلبلي پڑی ھوئی ھے - اس
پر جو کہیں ان کو پتہ چل گیا کہ
میں یہاں سویرے آئي تھي تو پھر غضب
ھوا - یہ بھي ان کو شبہہ ھے کہ ان سے
کچھ باتیں چھپائی جا رھی ھیں - اور
کل انھوں نے اس اجنبي کو ڈاکٹر کے
ساتھ دیکھا ھی ھے - میري خادمہ خود
میری تاک میں لگي رھتي ھے ' لیکن میں
نے کہ دیا ھے کہ کوئی ایسي بات نہیں ھے
جس کے متعلق ان کو پریشان ھونا پڑے -
نہ کوئي بات ھے جس کي کچھ اصلیت
ھو -

ھل کرایست — عجب مشکل ھے !

کلو — میں روپیہ پیسہ کے معاملہ میں بہت صاف
اور محتاط ھوں ' اس لئے میري نسبت ان

کو اس پر یقین هي نه آئیگا اور بڑے
صاحب چارلي سے نه بتائیںگے اس کا
مجھے یقین هے -

هل کرایست — هاں ' اب تو یهی سب سے بهتر
صورت معلوم هوتي هے -

کلو —

[ کسي قدر بےخوفي سے ]

مجھ جیسي بیوي بهي ان کو مشکل هي
سے ملیگی -

جل — یه تو ظاهر هے -

هل کرایست — بهئي ' بڑے رنج کا مقام هے - کچھ
کها نهیں جاتا ' دهوکا دینا تو میري
سرشت میں نهیں هے - لیکن .........

کلو —

[ جهٹ پٹ ]

جب میں ان کو دهوکا دیتي هوں تو
سمجھئے کہ خدا کو دهوکا دیتي هوں -

لیکن اب کیا کیا جاے؟ کوئي چارہ‌کار
نہیں - آپ کو تو کبھي ایسي جھنجھٹ
میں پڑنے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا - آپ کو
کیا خبر؟ یہ تو کوئي مجھ سے پوچھے -
مجھ پر کیا کیا گزر چکي ہے!

ہل کرایست — ہاں ، ہاں! تو اس میں کیا ہے؟
میں تو تمہاري جگہ ہوتا تو میري بھي
یہي حالت ہوتي میں اس کو کچھ —
[کلو اپني آنکھیں اپنے ہاتھوں سے بند کر لیتي
ہے]
ہاں ، ہاں! گھبراؤ نہیں -
[اپنا ہاتھ کلو کے شانہ پر رکھ دیتا ہے]

جل —
[اپنے آپ]
میرے ابا ، کیا ہوگا؟

کلو —
[چونک کر]
کوئي دروازہ پر ہے؟ میں جاتي ہوں ،

مجھے یہاں نہیں ٹھہرنا چاہئے -

[ دوڑ کے کھڑکی کے پاس اور پردہ ہٹاکے اُدھر ہو جاتي ھے - ]

[ دروازہ کا کھٹکا پھر سے بند ہو جاتا ھے ]

جل —

[ بالکل سراسیمہ ہوکے ]

ارے ' ارے ! مجھے یاد ہي نہیں رہا ' دروازہ تو مقفل ھے ؟

[ جھپٹ کے دروازہ کے پاس جاتي ھے - قفل کھولتي ھے اور ھل کرایسٹ خانہ دار میز پر جا بیٹھتا ھے - ]

کوئي مضایقہ نہیں - فیلوز آیا ھے - میں ایک بڑی ضروري بات کہنے کو تھي -

فیلوز —

[ دروازہ بند کرنے کے بعد ایک دو قدم آگے بڑھتا ھے - ]

مس صاحب ' چارلس ھارن بلوئر صاحب ھال میں کھڑے آپ سے یا بیگم صاحب سے ملنا چاھتے ھیں -

جل — کیا مشکل ھے ! ابا جان ، آپ ملینگے ؟

ھل کرایست — ھاں ، کیا ھرج ھے ؟ فیلوز ، ان کو اندر بلا لو ۔

[ جب فیلوز باھر جاتا ھے جل کھڑکي کے پاس لپک کے جاتي ھے لیکن صرف اتنا وقت ملتا ھے کہ پردہ برابر کر دے — اور جھٹ پٹ آ کے اپنے والد کے پاس کھڑي ھو جاتي ھے — اتنے میں چارلس آ جاتا ھے — شام کي پوشاک پہنے ھوے جو سفید رنگ کي ھے — اس کے بال اُلجھے ھوئے ھیں جو اس کے جیسے خوش پوشاک آدمي کے لئے کچھ ناموزوں سے ھیں — ]

چارلس — کیا میري بیوي یہاں ھیں ؟

ھل کرایست — جي نہیں !

چارلس — آئي تھیں اس سے پہلے ؟

ھل کرایست — ھاں، آج صبح کے وقت آئی تھیں ۔ کیوں جل ؟

جل — جي ھاں ، آج صبح کو آئی تھیں ۔

چارلس —

[ اس کی طرف گھور کے دیکھتے ہوئے ]

ہاں ' یہ تو میں جانتا ہوں میرا مطلب ہے کہ ابھی یہاں تھیں کہ نہیں ؟

جل — نہیں تو !

[ ہل کرایسٹ اپنا سر ہلا دیتا ہے ]

چارلس — اچھا ' یہ بتائیے کہ آج صبح کیا بات چیت ہوئی تھی ؟

ہل کرایسٹ — میں آج صبح کو یہاں نہیں تھا ۔

چارلس — مجھے چکمہ نہ دیجئے ۔ خوب جانتا ہوں !

[ جل سے ]

آپ ۔

جل — کیوں ابا ؟ میں ......

ہل کرایسٹ — نہیں ' میں بتاؤنگا ۔ آپ تشریف رکھئے ۔

چارلس — نہیں ، اچھا بتائیے -

هل کرایست —

[ اپنے ہونٹھ چاٹتے ہوئے ]

معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ جو میرا مختار ڈاکر ہے اس نے —

[ چارلس جو بھر بھر کے سانسیں لے رہا ہے ایک غصہ کی آواز سے ]

کچھ پتہ لگایا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا آپ کی بیوی کسی کارخانہ میں ملازم تھیں - آپ سے زیادہ میں کہنا مصلحت نہیں سمجھتا - خاص طور سے اس لئے کہ مجھے خود اس بات کا یقین نہیں ہے -

جل — قطعی نہیں ! ہم کو کسی کو یقین نہیں آتا -

چارلس — اچھا پھر کیا ہوا ؟

هل کرایست —خیر ، اگر آپ نہیں مانتے تو سنئے - عام خبر یہ مشہور ہے کہ تحویل میں کچھ

گڑبڑ تھا - اور مشتبہ حالت میں آپ کی
بیوی صاحب کو نوکری سے دست بردار ہونا
پڑا - لیکن جیسا میں نے پہلے ہی کہا '
یہاں کوئی اس کا یقین نہیں کرتا -

چارلس —

[ بہت جوش کے ساتھ ]

جھوٹے ہیں - بے ایمان !

[ جلدی سے دروازہ کی جانب جھپٹتا ہے ]

ھل کرایست —

[ چونک کر ]

کیا کہا ؟ کیا کہا ؟

جل —

[ اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کے ]

ابّا جان !

[ بالکل آہستہ سے ]

جھوٹے تو ہم بھی ہیں ' کیا اس میں کوئی
شک ہے ؟

چارلس —

[ ان کي طرف پيٹھ کرکے ]

کیوں جھوٹ کہتے ھیں بے وجہ ؟ مجھے ابھی
اس کمظرف بد معاش سے سب حقیقت
دریافت هو چکي ھے - میري بیوي ابھي ابھي
یہاں آئی تھی اور اُسي نے یہ قصہ گڑھا
ھے -

[ کلو دونوں هاتھوں سے پردہ بیچ سے کھولے هوئے ھے
اور اس کي صورت بالکل درمیان میں جیسے جمی
هوئي ھے ]

اُسي نے ! اسي نے یہ پٹي پڑھائي ھے جھوٹي
کمبخت ! وہ تو مجسم افترا ھے - تین سال سے
اس نے اپنے کو دروغ بیانی کا مجسمہ ثابت
کر دیا ھے !

[ هل کرایست جس کا رخ پردہ کي طرف ھے دیکھتا
ھے کہ بت کي طرح کلو سب قصہ سن رهي ھے —
جذبات سے بالکل بے قابو هو کے اس کے هاتھہ بلند
هو جاتے ھیں - ]

اور اب مجھ سے کھیلنے کی همت نہیں
پڑتی - بس هو چکا - ایسی کمبخت کے
بطن سے میں اولاد هی لیکر کیا کرونگا ؟

[ ایک سرد آہ بھر کے کلو پردہ سے هاتھ هٹا لیتی
هے اور چلی جاتی هے - ]

هل کرایست — خدا کے لئے ! مرد خدا ، ذرا سوچو تو
کہ کیا کہہ رهے هو تم - اس کی مصیبت کا
بھی کچھ اندازہ هے تم کو ؟

چارلس — اور میری مصیبت ؟

جل — وہ تو تم پر جان دیتی هے -

چارلس — اچھی محبت هے ! اس کمظرف ڈاکٹر
نے مجھ سے کہا هے — خدا کی مار ! —
خدا کی مار —

هل کرایست — مجھے بڑا افسوس هے کہ همارے
جھگڑے کا یہ انجام هوا هے -

چارلس —
[ بے حد شکستہ آواز سے ]

زندگي خاک میں ملا دي آپ لوگوں نے !

[ سب کي نظر بچا کے بیگم هل کرایست بائیں جانب
کے دروازہ سے داخل هوکے کمرہ میں کهڑی هے ]

**بیگم هل کرایست** — کیا آپ جانتے هیں کہ یہ کچھ
حال نہ کهلتا ؟ اور رنگ رلیاں جیسي
هوتي تهیں هوا کرتیں ؟

[ سب کے سب اس کي طرف دیکھنے لگتے هیں ]

**چارلس** —

[ بہت بیقراری سے ]

اب اس سے کیا هے ؟ لیکن تم — یہ سب
بیل تمهیں نے بوئے هیں !

**بیگم هل کرایست** — پہلے کیوں نہ سوچا ؟

**چارلس** — لیکن همارا عمل اور تمهارا عمل برابر هے !
کیوں ؟ هم نے کیا کیا تها ؟

**بیگم هل کرایست** — جو کچھ امکان میں تها ! اور
کیا کر سکتے تهے ؟

ہل کرایست —— بس ، بس ! اب بتائیے ہم کیا کریں آپ کے لئے ؟

چارلس —— صرف یہ بتا دیجئے کہ میری بیوی ہے کہاں ؟

[ جل پردہ ہٹا دیتی ہے - کھڑکی کھل جاتی ہے - جل باہر دیکھتی ہے اور سناٹا چھا جاتا ہے - ]

جل —— معلوم نہیں کہاں ہیں !

چارلس —— اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی ابھی یہاں تھی -

ہل کرایست —— جی ، تھیں تو ! اور آپ کی بات چیت بھی سنتی تھیں !

چارلس —— اچھا ہے ، اگر ہماری بات چیت سنی ہوگی ، اس کو معلوم تو ہوا ہوگا کہ میرے دل پر کیا گزرتی ہے -

ہل کرایست —— صبر کرو - صبر کرو - اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے -

چارلس —— اچھا برتاؤ ؟ قطامہ کے ساتھ ! جس نے ......

ھل کرایست — بڑي بدنصیب ھے بیچاري ! آیں کیا ؟

چارلس — بھاڑ میں جائے تمہاري ھمدردي !

[ چاندني میں باھر چلا جاتا ھے اور بائیں جانب سے ھو کے گزرتا ھے ]

جل — آبا جان ! دیکھنا چاھئے کہ کہاں گئي ! مجھے تو بڑا اندیشہ معلوم ھوتا ھے - خیر نہیں ھے -

ھل کرایست — ابھي تو وھاں کھڑي سب سن رھي تھي - حاملہ ھے ! خدا جانے کیا ھو ! جل ' تم ذرا ادھر کے گڑھے میں تو دیکھو میں تالاب میں دیکھتا ھوں — یا نہیں ' ٹھہرو ساتھ ھی چلینگے -

[ باھر جاتے ھیں ]

[ بیگم ھل کرایست آتشدان کے پاس آتي ھے - گھنٹي بجاتي ھے اور کھڑی ھو جاتی ھے خیالات میں منہمک - فیلوز اندر آتا ھے - ]

**بیگم هل کرایست** — ذرا کوئی هو تو کهو کہ ڈاکر کے پاس چلا جائے -

**فیلوز** — ڈاکر صاحب تو خود هي یہاں هیں ' آپ سے ملنا چاهتے هیں !

**بیگم هل کرایست** — اندر بهیج دو - هاں فیلوز ' تم جیکسین صاحب سے کہ دو کہ اب وہ مکانوں میں جا سکتے هیں -

**فیلوز** — بہت اچها ' سرکار !

[ باهر جاتا هے ]

[ بیگم هل کرایست خانہ دار میز میں تلاش کرتي هے — دستاویز مل جاتي هے اور وہ اس کو نکال لیتي هے — ڈاکر اندر آتا هے — بہت پریشان جهنجهلایا هوا سا معلوم هوتا هے - ]

**بیگم هل کرایست** — چارلس هارن بلوئر سے آخر بات کیا هوئی ؟ کیا هوا ' کیسے هوا ؟

**ڈاکر** — وہ میرے پاس آئے - میں نے کہ دیا کہ میں کچهہ نہیں جانتا - آپ مانتے هي

نہیں - میرے درپے ہو گئے ! جان چھڑانا
مشکل ہو گیا - کوئي دقیقہ اُٹھا نہیں
رکھا — گالي ، تو تو ، میں میں ! کہنے
لگے مجھ کو سب معلوم ھے - دھمکی پر
دھمکي یہ کرینگے وہ کرینگے - مجھے بھي غصہ
آ گیا اور میں نے بھي کھري کھری سنائي ،
پھر —

**بیگم ھل کرایست** — ڈاکٹر ، یہ بہت بیجا بات
هوئي - اس قدر پکا وعدہ کرکے ! صاحب بہت
پریشان هیں !

**ڈاکٹر** —

[ پژمردہ انداز سے ]

اس میں سرکار میرا قصور نہیں ھے -
ایسا بھي کوئی کسي کے پیچھے پڑتا ھے ؟
ناک میں دم کر دیا ! اس کے علاوہ یہ
تو اب عام خبر ہو گئي ھے کہ کچھ بدنامی
ھے - بچہ بچہ جانتا ھے - ممکن ھے واقعات

لوگ نہ جانتے ہوں، لیکن کھچڑی جگہ
جگہ پک رہی ہے۔ اب ان کے پاؤں اُکھڑ
جائینگے - میں تو کہتا ہوں اچھا ہے !
خس کم جہاں پاک ! اس بغلی گھونسہ
سے نجات تو ملي !

**بیگم هل کرایست** — هاں، ہے تو - لیکن ڈاکر یہ
دستاویز تم اپنے هي پاس رکھو -

[ دستاویز دے دیتي ہے ]

یہ لوگ تو جان پر کھیل رہے ہیں -
اور صاحب جب دھن میں آ جاتے ہیں
تو جو کچھ کر بیٹھیں تھوڑا ہے -

[ ایک موٹر رکنے کي آواز سنائي دیتی ہے ]

**ڈاکر** —

[ کھڑکي سے بائیں جانب دیکھ کے ]

شاید هارن بلوئر ہیں - هاں، وهی ہیں !
اُتر رہے ہیں -

**بیگم هل کرایست —**

[ سنبھل کے ]

تو ذرا ٹھہرو !

ڈاکٹر — اب هم سے نه بھڑائیں تو بہتر هے ! هم سے
بہت بھڑ چکے -

[ دروازہ کھلتا هے - هارن بلوئر فیلوز کے اس قدر
قریب پیچھے آتا هے کہ اس کے نام کی اطلاع سنائی بھی
نہیں دیتی - ]

**هارن بلوئر** — مجھے وہ دستاویز دے دو ؟ تم نے بے
ایمانی مکاری سے مجھ سے لکھوا لیا هے ! تم
نے حلف لی کہ کسی کو اس کی کانوں
کان خبر نه هوگی ' اور اب خود میرے ایک
ایک نوکر کو معلوم هے !

**بیگم هل کرایست** — تو اس کو هم لوگ کیا کریں !
آپ کے سپوت آئے ' اور گالی دے دے کے
دھمکا دھمکا کے ' سب حال پوچھ کے چلے
گئے ! کوئی اس کو کیا کرے ؟ اب ایک بات

اور ہے — آدمیت سے بات چیت کرو! نہیں
تو گردن پکڑ کر نکال دئے جاؤگے -

**ہارن بلوئر** — دے دو مجکو وہ دستاویز ؟ ادھر لائیے ،

[ یکایک ڈاکر کی طرف جھک پڑتا ہے ]

کمبخت ، حرامزادے! وہ کیا ہے تیرے
جیب میں دستاویز ہی تو ہے!

[ ڈاکر کے اوپر کی جیب سے دستاویز کا کونا واقعی
نظر آ رہا تھا - ]

**ڈاکر** —

[ لال پیلا ہوکے ]

سنا ، ہارن بلوئر کی دم! میں نے تمہارے
لڑکے کی بہت سنی اب جو منہ سے کچھ
نکالا تو —

**ہارن بلوئر** —

[ بیگم ہل کرایست سے ]

کیا تم سمجھتی ہو کہ تمہارا گھر بچا
جاتا ہے ؟ بچے گا نہیں! غارت کرکے خاک

میں ملاکے چھوڑونگا !

[ڈاکر سے]

دے دو ہم کو دستاویز، نہیں پکڑ کے گردن ......

[ڈاکر سے ھاتھا پائي کرنے لگتا ھے- گتھم گتھا ھو جاتي ھے اور ھارن بلونر دستاویز چھیننے کي کوشش کرتا ھے -

[ ڈاکر بھي اس سے بھڑ جاتا ھے اور دونوں دھکا مکا کرتے ھوئے ایک دوسرے کے حلق کي طرف ھاتھ بڑھاتے ھیں - بیگم ھل کرایسٹ گھنٹي بجانے کے لئے بڑھتي ھے، لیکن چونکہ بیچ میں یہ لوگ دست و گریباں ھیں اس کا ھاتھ نہیں پہنچتا -

[ یکبارگي رولف کھڑکي پر آ جاتا ھے- وحشت سے اس منظر کو دیکھتا ھے اور ڈاکر کے ھاتھ پکڑ لیتا ھے جو قریب ھارن بلونر کے حلق کے پاس تھے- جل جو پیچھے پیچھے آ رھي تھي دوڑ کے اس کے بازو پکڑ لیتي ھے -]

جل — رولف تم، ارے سب کے سب ! — آیں ،

آیں ! یہ کیا ؟

[ ڈاکو کا ہاتھ ذرا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور وہ چکر کھا کے الگ ہو جاتا ہے - ہارن بلوئر لڑکھڑا کے گرتے گرتے بچتا ہے ' ہانپنے لگتا ہے - سب کے سب کھڑکی کی طرف بڑھتے ہیں - کھڑکی سے باہر چاندنی میں ہل کرایست اور چارلس ہارن بلوئر کلو کا بے حس و حرکت قالب اپنی گود میں لئے ہیں - ]

گڈھے میں ! ابھی کچھ کچھ سانس باقی ہے — بالکل نزع کا عالم ہے !

**بیگم ہل کرایست** — اندر لے آؤ ' اندر لے آؤ ! جل ' برانڈی لاؤ !

**ہارن بلوئر** — نہیں ' اس کو موٹر پر لے چلو ' الگ رہو ! بس بیگم صاحب ' میں تم سے کسی سے کوئی مدد نہیں چاہتا ! رولف — چارلی — لے چلو اس کو !

[ وہ لوگ کلو کو لے چلتے ہیں - بائیں جانب پیچھے پیچھے جل جاتی ہے - ]

هل کرایست ' تم نے هم کو تباه کیا اور هماري آبرو مٹی میں ملادي ! تم نے همارے لڑکے کي بیاهي زندگي پر جھاڑو پھیر دي ! همارے پوتے کا خون تمهاري گردن پر هے ! اس جگه تو میں آگ لگانے کے لئے بھي نه ٹھهرونگا - لیکن اگر کبھي چڑھ گئے داؤ پر تو وه پٹخني بتاؤنگا که یاد هی کروگے !

**ڈاکر —**

[بڑبڑاتا هوا]

هاں ' یه ٹھیک ! روتے جاؤ ' دھمکاتے جاؤ ! کمزوري میں غصه مار کھانے کي نشاني ! اور شروع تو آپ هي نے کیا ! اچھے گھر نوید دیا تھا !

**هل کرایست —** ڈاکر ' اب خدا کے واسطے ! هارن بلوئر ' جھوٹ کھنے والا زمین میں سما جائے ! میں دل سے افسوس کرتا هوں -

**هارن بلوئر —** هت ' تیرے مکار کي !

[ کسی قدر متانت کے ساتھ کھڑکی سے ہو کے ان کے پاس سے گزر کے موتر تک جاتا ہے - ]

[ ہل کرایست جو تھوڑی دیر بالکل خاموش کھڑا رہا آہستہ سے بڑھتا ہے اور اپنی گھومتی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے - ]

**بیگم ہل کرایست** — ڈاکر ' فھلوز سے کہو جلدی سے ڈاکٹر رابنسن سے ٹیلیفون میں کہ دے کہ جا کے فوراً ھارن بلوئر کے یہاں دیکھ لیں! کہنا دیر نہ کریں -

[ ڈاکر انگلی سے دستاویز کا نکلا ہوا حصہ جیب میں رکھتے ہوئے جاتا ہے - جاتے جاتے ایک آواز سنائی دیتی ہے جیسے ڈاکر کہہ رہا ہو "کمبخت کتیا کا پلا" ]

[ آتشدان کے قریب خاوند سے ]

جیک ' کیا تم میرا قصور سمجھتے ہو ؟

**ہل کرایست** —

[ بے حس و حرکت ]

نہیں !

بیگم هل کرایست --- پهر کیا ڈاکٹر کو خطاوار سمجھتے
هو؟ جو اس سے بن پڑا سب کچھ تو
کیا غریب نے!

هل کرایست --- نہیں!

بیگم هل کرایست ---

[ پاس آ کے ]

پهر کیا هے؟

هل کرایست --- مکارہ!

[ جل دوڑتی هوئی کھڑکی سے اندر آتی هے ]

جل --- ابا جان، اس نے هاتھ، پاؤں هلائے! اب تو
بولی بھی هے - خدا کرے بچ جائے، جیسے
نکلی جان واپس آئی هے!

هل کرایست --- خدا کا شکر هے، بڑی خیریت هوئی!

[ بائیں جانب سے فیلوز داخل هوتا هے ]

فیلوز --- جیکمین صاحب آئے هیں!

هل کرایست --- کون؟ آخر یہ کیوں؟

[ جیکمین داخل هوکے دروازے سے لگے هوئے کھڑے
هیں - ]

**بیگم جیکمین** — بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم لوگ پھر گھر واپس جا رہے ہیں! سرکار کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں ہم لوگ -

[ خاموشی چھا جاتی ہے - وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کا زیادہ ٹھہرنا بے موقع ہے - ]

آپ کا بہت بہت شکریہ ، آداب عرض!

[ وہ لوگ علحدہ ہو جاتے ہیں ]

**ہل کرایست** — مجھے تو ان کی یاد بھی نہیں آتی تھی -

[ اٹھ بیٹھتا ہے ]

کیا ہو جاتا ہے انسان کو جب اس کو غصہ آتا ہے اور کسی سے مخاصمت ہو جاتی ہے! جیسے کوئی بھوت سوار ہو جاتا ہے جو اپنے آپ میں انسان کو آنے ہی نہیں دیتا! شیطان بالکل اندھا کر دیتا ہے! شیطان کے پھیر میں آ کے جیسے آدمی کو سوجھتا ہی نہیں - آغاز چاہے جو کچھ ہو لیکن انجام ہوتے ہوتے بس جان کی بازی لگ جاتی ہے! جان کی بازی!

**جل —**

[ باپ کے پاس دوڑ کر ]

ابّاً جان، اس میں آپ کا کیا قصور ؟
پیارے ابّاً، اس کو آپ کیا کرتے ؟

**هل کرایست —** نہیں، یہ سب قصور میرا ہے ! اس
گھر میں جب میرا هي کہا نہ هوا تو
غضب ہے ! میرا حکم قطعي هونا چاهئے
تھا -

**بیگم هل کرایست —** میں نہیں سمجھي کیا مطلب
ہے آپ کا !

**هل کرایست —** شروع میں هم بے قصور هي سهي،
مگر ایسي شرافت هي کیا جو ذرا سي
آنچ نہ برداشت کر سکے اور کسوٹي پر
کھري نہ اُترے ؟

پردہ گرتا ہے